

حصہ دوم

آسان نصاب

برائے طلباء مکاتب و مدارس
مع متفرق مسائل سوال و جواب کے آئینہ میں

حسب ارشاد

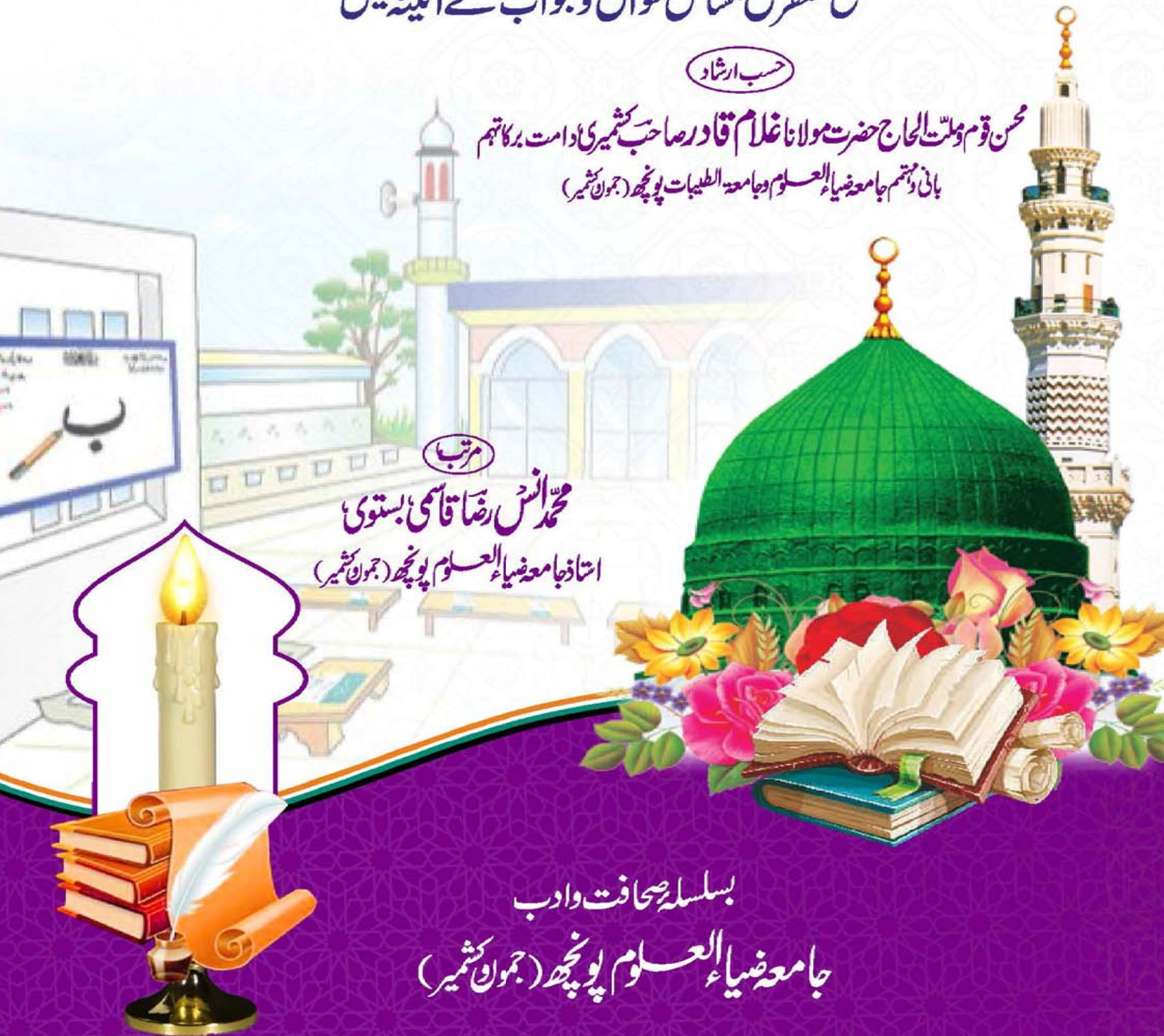
محسن قوم و ملت الحاج حضرت مولانا غلام قادر صاحب کشمیری دامت برکاتہم
بانی و مہتمم جامعہ ضیاء العلوم و جامعہ الطبیات پونچھ (جموں کشمیر)

مرتب

محمد انس رضا قاسمی بستوی
استاذ جامعہ ضیاء العلوم پونچھ (جموں کشمیر)

بلسلسہ صحافت و ادب

جامعہ ضیاء العلوم پونچھ (جموں کشمیر)



آسان نصاب حصہ دوم

برائے طلباء مکاتب و مدارس
مع متفرق مسائل سوال و جواب کے آئینہ میں

حسب ارشاد

محسن قوم و ملت الحاج حضرت مولانا غلام قادر صاحب کشمیری دامت برکاتہم
بانی و مہتمم جامعہ ضیاء العلوم و جامعۃ الطبیات پونچھ (جموں کشمیر)

مرتب

محمد انس رضا قاسمی بستوی
استاذ جامعہ ضیاء العلوم پونچھ (جموں کشمیر)

بسلسلہ صحافت و ادب
جامعہ ضیاء العلوم پونچھ (جموں کشمیر)

جملہ حقوق محفوظ

تفصیلات

نام کتاب: ————— آسان نصاب برائے طلباء مکاتیب و مدارس
مرتب: ————— محمد انس رضا قاسمی بستوی
حسب ارشاد: ————— محسن قوم ولایت الحاج حضرت مولانا غلام قادر صاحب کشمیری ادا امت برکاتہم
بانی و مہتمم جامعہ ضیاء العلوم و جامعہ الطبیات پونچھ (جموں کشمیر)
ترتیب و کتابت: ————— محمد انس رضا قاسمی بستوی
تعداد صفحات: ————— ۱۷۶
ایڈیشن: ————— پہلا ایڈیشن جولائی ۲۰۲۳ء
مطبع: ————— الہدیٰ پرنٹ پوائنٹ دہلی 9810012178
فون نمبرات: ————— 9086641245/9149803700
Email:-anasrazaqasmi@gmail.com

ملنے کا پتہ

- کوہ نور بک ڈپو بانسی سدھارتھ نگر (یو پی)
- حبیب بک ڈپو پونچھ (جموں کشمیر)
- مدرسہ ضیاء العلوم سکھوئی سدھارتھ نگر (یو پی)

فہرست و مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	○
۱۴	پیش لفظ	۱
۱۷	دعاۓ کلمات	۲
۱۹	تقریظ	۳
۲۰	تقریظ	۴
۲۱	تقریظ	۵
۲۲	تائیدی کلمات	۶
۲۳	ایمان کا بیان	✦
۲۵	متفرقات.....	۷
۲۹	ایمان لانے والوں کے لیے بشارتیں.....	۸
۲۹	حوالہ جات.....	۹
۳۱	طہارت کے احکام	✦
۳۱	عام پانی جس سے وضو اور غسل جائز ہے.....	۱۰
۳۱	حوالہ جات.....	۱۱
۳۲	استنجاء کے احکام	✦
۳۲	پیشاب پاخانہ کے ممنوعات اور مکروہات.....	۱۲
۳۳	استنجاء میں کرنے کے کام.....	۱۳
۳۳	کن چیزوں سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے.....	۱۴
۳۳	کن چیزوں سے استنجاء درست ہے.....	۱۵
۳۴	متفرقات.....	۱۶
۳۵	حوالہ جات.....	۱۷
۳۶	وضو کے احکام	✦
۳۶	وضو کی اہمیت.....	۱۸

صفحہ نمبر	مضامین	○
۳۶	وضو میں چار فرض ہیں.....	۱۹
۳۷	وضو کے صحیح ہونے کی شرطیں.....	۲۰
۳۷	متفرقات.....	۲۱
۳۸	وضو کی سنتیں.....	۲۲
۳۸	وضو کی سنتیں ۱۸ ہیں.....	۲۳
۳۹	نواقض وضو.....	۲۴
۳۹	متفرقات.....	۲۵
۴۰	حوالہ جات.....	۲۶
۴۱	غسل کے احکام	✦
۴۱	غسل کے فرائض.....	۲۷
۴۱	غسل کی سنتیں.....	۲۸
۴۲	متفرقات.....	۲۹
۴۲	حوالہ جات.....	۳۰
۴۳	تیمم کے احکام	✦
۴۳	تیمم کب جائز ہے.....	۳۱
۴۳	تیمم کے صحیح ہونے کی شرطیں.....	۳۲
۴۴	تیمم کے فرائض.....	۳۳
۴۴	تیمم کی سنتیں.....	۳۴
۴۴	تیمم کو توڑنے والی چیزیں.....	۳۵
۴۵	متفرقات.....	۳۶
۴۵	حوالہ جات.....	۳۷
۴۶	موزوں پر مسح کے احکام	✦
۴۶	موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرطیں.....	۳۸

صفحہ نمبر	مضامین	○
۴۶	مسح میں دو فرض ہے.....	۳۹
۴۷	مسح کا مسنون طریقہ.....	۴۰
۴۷	مسح کو توڑنے والی چیزیں.....	۴۱
۴۷	متفرقات.....	۴۲
۴۸	حوالہ جات.....	۴۳
۴۹	اذان اور اقامت کے احکام	✦
۴۹	اذان اور اقامت.....	۴۴
۴۹	اذان کے صحیح ہونے کی شرطیں.....	۴۵
۵۰	اذان کا مسنون طریقہ.....	۴۶
۵۰	اقامت کا مسنون طریقہ.....	۴۷
۵۱	بچہ کی پیدائش پر اذان دینا.....	۴۸
۵۱	متفرقات.....	۴۹
۵۵	حوالہ جات.....	۵۰
۵۶	نماز کے احکام	✦
۵۶	نماز کے شرائط.....	۵۱
۵۷	متفرقات.....	۵۲
۵۷	حوالہ جات.....	۵۳
۵۸	نماز کے فرائض.....	۵۴
۵۸	متفرقات.....	۵۵
۶۰	نماز کے واجبات.....	۵۶
۶۱	متفرقات.....	۵۷
۶۳	نماز کی سنتیں.....	۵۸
۶۳	قیام کی سنتیں.....	۵۹
۶۴	قرأت کی سنتیں.....	۶۰

صفحہ نمبر	مضامین	○
۶۴	 رکوع کی سنتیں	۶۱
۶۵	 سجدہ کی سنتیں	۶۲
۶۵	 قعدہ کی سنتیں	۶۳
۶۶	 نماز کے مفسدا ت	۶۳
۶۸	 نماز کے مکروہات	۶۴
۶۸	 مکروہ کا اثر نماز پر	۶۵
۷۰	 متفرقات	۶۶
۷۴	 حوالہ جات	۶۷
۷۶	نماز کا مسنون طریقہ	✦
۷۶	 (جب مصلیٰ پر کھڑے ہوں)	۶۸
۷۶	 جب نماز شروع کریں	۶۹
۷۷	 قیام کی حالت	۷۰
۷۷	 رکوع کی حالت	۷۱
۷۸	 قومہ کی حالت	۷۲
۷۸	 سجدہ میں جانے کا صحیح طریقہ	۷۳
۷۹	 سجدہ کی حالت	۷۴
۷۹	 دونوں سجدوں کے درمیان	۷۵
۸۰	 دوسرا سجدہ	۷۶
۸۰	 سجدہ سے قیام کی طرف	۷۷
۸۰	 قعدے کی حالت	۷۸
۸۱	 سلام	۷۹
۸۱	 نماز کے بعد	۸۰
۸۲	 نماز میں مرد کو کن اعضاء کا چھپانا ضروری ہے	۸۱
۸۲	 حوالہ جات	۸۲

صفحہ نمبر	مضامین	○
۸۴	عورت کی نماز	۸۳
۸۵	نماز میں عورت کو کن اعضاء کو چھپانا ضروری ہے.....	۸۴
۸۶	متفرقات.....	۸۵
۸۹	حوالہ جات.....	۸۶
۹۰	وتر کے احکام	✦
۹۰	وتر کا حکم.....	۸۷
۹۰	متفرقات.....	۸۸
۹۱	حوالہ جات.....	۸۹
۹۲	نماز جمعہ کے احکام	✦
۹۲	جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں.....	۸۹
۹۳	جمعہ کس پر فرض ہے.....	۹۰
۹۳	خطبہ کے سنن و آداب.....	۹۱
۹۴	متفرقات.....	۹۲
۹۷	حوالہ جات.....	۹۳
۹۸	نقشہ (نمازوں میں رکعتوں کی تعداد).....	۹۴
۹۹	سترہ کے احکام	۹۵
۹۹	سترہ کی شرعی حیثیت.....	۹۶
۹۹	متفرقات.....	۹۷
۱۰۱	حوالہ جات.....	۹۸
۱۰۲	عیدین کے احکام	✦
۱۰۲	عید کے مسنون اعمال.....	۹۹
۱۰۳	عیدین کا حکم.....	۱۰۰
۱۰۳	نماز عیدین کے واجب ہونے کی شرائط.....	۱۰۱

صفحہ نمبر	مضامین	○
۱۰۴	متفرقات.....	۱۰۲
۱۰۷	حوالہ جات.....	۱۰۳
۱۰۹	عید الاضحیٰ کے احکام	✦
۱۱۰	قربانی کے واجب ہونے کی شرطیں.....	۱۰۴
۱۱۰	قربانی کے جانور.....	۱۰۵
۱۱۰	قربانی کے جانوروں کی عمریں.....	۱۰۶
۱۱۱	متفرقات.....	۱۰۷
۱۱۴	حوالہ جات.....	۱۰۸
۱۱۵	عقیقہ کے احکام	✦
۱۱۵	کان میں اذان و اقامت کہنا.....	۱۰۹
۱۱۵	تحنیک کرانا.....	۱۱۰
۱۱۶	ولادت کے ساتویں دن مستحب اعمال.....	۱۱۱
۱۱۶	عقیقہ کرنا.....	۱۱۲
۱۱۶	متفرقات.....	۱۱۳
۱۱۹	حوالہ جات.....	۱۱۴
۱۲۰	میت کے احکام	✦
۱۲۰	جب موت کے آثار ظاہر ہو جائیں.....	۱۱۵
۱۲۱	میت کو غسل دینا کب فرض ہوتا ہے.....	۱۱۶
۱۲۲	میت کو نہلانے کا زیادہ حق دار کون ہے.....	۱۱۷
۱۲۳	غسل دینے والوں کے لیے چند ہدایات.....	۱۱۸
۱۲۳	میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ.....	۱۱۹
۱۲۵	متفرقات.....	۱۲۰
۱۲۷	حوالہ جات.....	۱۲۱

صفحہ نمبر	مضامین	○
۱۲۹	تکفین کے احکام	۱۲۲
۱۲۹	تکفین کا حکم.....	۱۲۳
۱۲۹	کفن کی ذمہ داری کس پر ہے؟.....	۱۲۴
۱۳۰	مرد کا مسنون کفن.....	۱۲۵
۱۳۰	مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں.....	۱۲۶
۱۳۰	مرد کو کفن دینے کا مسنون طریقہ.....	۱۲۷
۱۳۱	عورت کا مسنون کفن.....	۱۲۸
۱۳۱	عورت کے کفن کے مسنون کپڑے پانچ ہیں.....	۱۲۹
۱۳۱	عورت کو کفن دینے کا مسنون طریقہ.....	۱۳۰
۱۳۲	نابالغ لڑکے اور لڑکی کا کفن.....	۱۳۱
۱۳۲	متفرقات.....	۱۳۲
۱۳۳	حوالہ جات.....	۱۳۳
۱۳۴	جنازہ اٹھانے کا بیان	✦
۱۳۴	میت اگر بچہ ہو.....	۱۳۴
۱۳۴	میت اگر بڑی ہو.....	۱۳۵
۱۳۵	جنازہ اٹھانے کا مستحب اور سنت طریقہ.....	۱۳۶
۱۳۵	جنازہ کے ہمراہ چلنے کے آداب.....	۱۳۷
۱۳۶	متفرقات.....	۱۳۸
۱۳۶	حوالہ جات.....	۱۳۹
۱۳۷	نماز جنازہ کا بیان	۱۴۰
۱۳۷	نماز جنازہ کا حکم.....	۱۴۱
۱۳۷	نماز جنازہ ادا کرنے کا وقت.....	۱۴۲
۱۳۸	مسلمان پر نماز جنازہ فرض ہونے کی شرائط.....	۱۴۳
۱۳۸	نماز جنازہ کے صحیح ہونے کی شرائط.....	۱۴۴

صفحہ نمبر	مضامین	○
۱۳۸	وہ شرطیں جن کا نمازیوں میں پایا جانا ضروری ہے، یہ چھ شرطیں ہیں.....	۱۳۵
۱۳۸	وہ شرطیں جن کا میت میں پایا جانا ضروری ہے، یہ چھ شرطیں ہیں.....	۱۳۶
۱۳۹	نماز جنازہ کے فرائض.....	۱۳۷
۱۳۹	نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں.....	۱۳۸
۱۴۰	نماز جنازہ میں مسنون چیزیں.....	۱۳۹
۱۴۰	نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں.....	۱۵۰
۱۴۰	نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ.....	۱۵۱
۱۴۰	نماز جنازہ کی دعا.....	۱۵۲
۱۴۰	اگر میت بالغ مرد اور عورت ہو تو یہ دعا پڑھیں.....	۱۵۳
۱۴۰	اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے.....	۱۵۴
۱۴۱	اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھے.....	۱۵۵
۱۴۱	وہ جگہیں جہاں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے.....	۱۵۶
۱۴۱	متفرقات.....	۱۵۷
۱۴۴	حوالہ جات.....	۱۵۸
۱۴۵	تدفین کے احکام	✦
۱۴۵	تدفین کا حکم.....	۱۵۹
۱۴۵	قبر کی اقسام.....	۱۶۰
۱۴۵	کونسی قبر کھودنا افضل ہے؟.....	۱۶۱
۱۴۵	تدفین کا مسنون طریقہ.....	۱۶۲
۱۴۶	قبر کو بند کرنا.....	۱۶۳
۱۴۶	قبر پر مٹی ڈالنا.....	۱۶۴
۱۴۶	تدفین کے بعد دعا کا حکم.....	۱۶۵
۱۴۷	متفرقات.....	۱۶۶
۱۵۱	حوالہ جات.....	۱۶۷

صفحہ نمبر	مضامین	○
۱۵۳	جماعت سے نماز پڑھنے کی اہمیت.....	۱۶۸
۱۵۴	نماز باجماعت ترک کرنے پر وعیدیں.....	۱۶۹
۱۵۵	نماز باجماعت ادا کرنے کی حکمتیں.....	۱۷۰
۱۵۵	حوالہ جبات.....	۱۷۱
۱۵۶	دعاء کی اہمیت	✦
۱۵۷	مسنون دعائیں.....	۱۷۲
۱۵۷	حصول استقامت کی بہترین دعا.....	۱۷۳
۱۵۷	دین اور دنیا کی لیے خیر و برکت کی دُعا.....	۱۷۴
۱۵۸	رحم اور مغفرت کی دُعا.....	۱۷۵
۱۵۸	طلبِ صبر اور انجام بخیر ہونے کی دُعا.....	۱۷۶
۱۵۸	ظالموں سے نجات پانے کی دُعا.....	۱۷۷
۱۵۸	اسلام پر خاتمہ ہونے کی دُعا.....	۱۷۸
۱۵۸	راہِ حق پہ چلتے رہنے کی دعا.....	۱۷۹
۱۵۹	تندرستی اور اچھے اخلاق کے حصول کے لیے دعا.....	۱۸۰
۱۵۹	اپنی نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا ہونے کی دعا.....	۱۸۱
۱۵۹	ایمان، کامیابی اور مغفرت کا سوال.....	۱۸۲
۱۵۹	ایمان اور یقین صادق کی طلب.....	۱۸۳
۱۶۰	بہتر انجام اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچنے کی دعا.....	۱۸۴
۱۶۰	مغفرت، گھر اور رزق میں برکت کی طلب.....	۱۸۵
۱۶۰	علم نافع کی طلب اور دوزخ سے پناہ.....	۱۸۶
۱۶۰	کفار کے لیے محل آزمائش بننے سے بچنے کی دعا.....	۱۸۷
۱۶۰	امت کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے پڑھی جانے والی دعا.....	۱۸۸
۱۶۱	حوالہ جبات.....	۱۸۹

صفحہ نمبر	مضامین	○
۱۶۲	حدیث رسول ﷺ	۱۹۰
۱۶۳	چہل حدیث ترجمہ کے ساتھ.....	۱۹۱
۱۶۳	(۱) مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا.....	۱۹۲
۱۶۳	(۲) قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت.....	۱۹۳
۱۶۳	(۳) جنت کی چابی.....	۱۹۴
۱۶۳	(۴) حیاء ایمان کا ایک جزء ہے.....	۱۹۵
۱۶۴	(۵) زنا کرنے سے ایمان نکل جاتا ہے.....	۱۹۶
۱۶۴	(۶) صلہ رحمی کا حکم.....	۱۹۷
۱۶۴	(۷) کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت.....	۱۹۸
۱۶۴	(۸) ظلم کی ممانعت.....	۱۹۹
۱۶۴	(۹) چغل خوری کی ممانعت.....	۲۰۰
۱۶۵	(۱۰) مریض کی عیادت.....	۲۰۱
۱۶۵	(۱۱) بیماری مؤمن کے گناہوں کا کفارہ.....	۲۰۲
۱۶۵	(۱۲) دعا کی فضیلت.....	۲۰۳
۱۶۵	(۱۳) ختم نبوت.....	۲۰۴
۱۶۵	(۱۴) قرآن کریم کی فضیلت.....	۲۰۵
۱۶۶	(۱۵) عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے.....	۲۰۶
۱۶۶	(۱۶) رحم کرنا.....	۲۰۷
۱۶۶	(۱۷) اچھے اخلاق کی فضیلت.....	۲۰۸
۱۶۶	(۱۸) پڑوسی کو تکلیف دینے کا نقصان.....	۲۰۹
۱۶۷	(۱۹) رشوت کا وبال.....	۲۱۰
۱۶۷	(۲۰) مسلمان کے ساتھ جھگڑنے کی ممانعت.....	۲۱۱
۱۶۷	(۲۱) مسلمان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت.....	۲۱۲
۱۶۷	(۲۲) گانے کا نقصان.....	۲۱۳
۱۶۷	(۲۳) جس گھر میں کتا رہتا ہو.....	۲۱۴

صفحہ نمبر	مضامین	○
۱۶۸	(۲۴) جو شخص مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے.....	۲۱۵
۱۶۸	(۲۵) جو شخص اسلام لایا کامیاب ہے.....	۲۱۶
۱۶۸	(۲۶) ایمان لا کر اس پر ثابت قدم رہو.....	۲۱۷
۱۶۸	(۲۷) قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ.....	۲۱۸
۱۶۹	(۲۸) جو شخص درود شریف پڑھتا ہے.....	۲۱۹
۱۶۹	(۲۹) جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے.....	۲۲۰
۱۶۹	(۳۰) حج کرنا فرض ہے.....	۲۲۱
۱۶۹	(۳۱) عمرہ کرنے کا ثواب.....	۲۲۲
۱۷۰	(۳۲) اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت.....	۲۲۳
۱۷۰	(۳۳) اذان دینے والے کی فضیلت.....	۲۲۴
۱۷۰	(۳۴) مسجد بنانے کی فضیلت.....	۲۲۵
۱۷۰	(۳۵) مردوں کی نیکیاں بیان کرو.....	۲۲۶
۱۷۱	(۳۶) قریب المرگ کے پاس اچھی بات کہو.....	۲۲۷
۱۷۱	(۳۷) جس کا آخری کلام ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہو.....	۲۲۸
۱۷۱	(۳۸) قبر کی طرف رخ کر کے نماز مت پڑھو.....	۲۲۹
۱۷۱	(۳۹) غصہ مت کیا کرو.....	۲۳۰
۱۷۲	(۴۰) چھینا جھٹی کا نقصان.....	۲۳۱
۱۷۲	حوالہ جات.....	۲۳۲
۱۷۴	پردہ کی اہمیت و فضیلت	✦
۱۷۵	پردہ کے فوائد.....	۲۳۳
۱۷۶	حوالہ جات.....	۲۳۴

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ۔

اَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
قارئین کرام! علم کی فضیلت و عظمت، ترغیب و تاکید مذہب اسلام میں جس بلوغ اور دلاویز انداز میں پائی جاتی ہے اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی، تعلیم و تربیت، درس و تدریس تو گویا اس دین برحق کا جزو لا ینفک ہے، کلام پاک کے تقریباً ۷۸ ہزار الفاظ میں سب سے پہلا لفظ جو اللہ رب العزت نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل فرمایا، وہ ”اِقْرَأْ“ ہے، یعنی پڑھ، اور قرآن پاک کی ۶۶۶۶ آیتوں میں سب سے پہلے جو پانچ آیتیں نازل فرمائی گئیں، ان سے بھی قلم کی اہمیت اور علم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ“ یعنی پڑھ اور جان کہ تیرا رب کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا، اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہ جانتا تھا۔

گویا وحی الہی کے آغاز ہی میں جس چیز کی طرف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوع بشر کو توجہ دلائی گئی وہ لکھنا پڑھنا اور تعلیم و تربیت کے جوہر و زیور سے انسانی زندگی کو آراستہ کرنا تھا، گویا علم و حکمت اور دین و دانائی کا درجہ اور علم والوں کا رتبہ اسلام میں کس قدر بلند ہے اس کا اندازہ کلام پاک کی ان دو آیتوں سے ہوتا ہے:

(۱) ”يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا“ یعنی اللہ جسے چاہتا ہے عقل اور دانائی کی باتیں مرحمت فرماتا ہے، اور جسے اللہ عقل اور دانائی کی باتیں بخشتا ہے اسے بہت بڑی نعمت عطا کرتا ہے۔

(۲) ”يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ“ اللہ تم میں سے ان لوگوں کے درجے بلند کر دے گا جو ایمان لائے، اور جنہوں نے علم حاصل کیا۔

خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر اور مختلف پیرایوں میں علم و حکمت کی ترغیب دلائی ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ“

یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (اور عورت) پر فرض ہے۔“ (ابن ماجہ، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴)

مذکورہ بالا آیات و احادیث سے معلوم ہوا کہ اسلام یا قرآن ہم کو تعلیم حاصل کرنے سے روکتا نہیں، بلکہ تعلیم کو ہمارے لئے فرض قرار دیتا ہے، وہ تعلیم کے ذریعے ہم کو صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات کے درجہ پر پہنچانا چاہتا ہے، وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو حقیقی علم ثابت کرتا ہے، اور اس کو بنی نوع انسان کی حقیقی صلاح و فلاح اور کامیابی و بہبودی کا ضامن بناتا ہے، وہ کہتا ہے کہ قرآن حقیقی علم ہے، اور دوسرے تمام علوم و فنون معلومات کے درجہ میں ہیں، ان تمام معلومات کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق حاصل کر سکتے ہیں، کیونکہ ان سب کے اصول حضرت آدم علیہ السلام ہی کے خمیر میں ودیعت کر دئے گئے ہیں جیسا کہ کلام پاک کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے: ”وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا“ اور اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام چیزوں کے نام سکھلا دیئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کا علم سکھایا تھا، جس کے اندر دینی علم اور دنیاوی علم دونوں شامل ہیں۔

لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ دنیوی علوم و فنون سیکھنے سے پہلے دینی علم کا اس قدر سیکھنا ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت کے ذمہ فرض عین ہے کہ جس سے اسے اللہ کی پہچان اور رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اسلامی عقائد کا علم ہو، اسی طرح اتنا علم سیکھنا ہر مؤمن کے ذمہ فرض عین ہے، جو اس کو حرام حلال کی تمیز کرادے، اور یہ علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے جس سے اُسے پاکی ناپاکی کا ادراک ہو جائے۔ اسی طرح فرائض، واجبات، اور ضروریاتِ زندگی سے متعلق شب و روز پیش آمدہ ضروری مسائل سے آشنا ہونا بھی ضروری ہے۔ جن کو حاصل کرنے کے بعد ہر مسلمان مرد و زن اپنی زندگی کو شریعت مطہرہ کے مطابق گزار سکتا ہے۔

قارئین کرام! نصاب تعلیم و تربیت سے متعلق ابتدائی دینی علوم سکھانے کے لیے بہت سی کتابیں موجود ہیں ہر صاحب فکر نے اپنے لحاظ سے ترتیب دینے کی کوشش کی ہے، انہیں کے نقش قدم کو اپناتے ہوئے، احقر نے ۲۰۲۲ء میں ایک رسالہ ”آسان نصاب“ برائے طلبہ دینیات کے نام سے ترتیب دیا جو نہایت ہی آسان اور عام فہم ہے، جو مکاتب و مدارس اور پرائمری اسکول کے طلبہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوا، جس میں ایمان کا بیان، اذکار نماز، طریقہ نماز، طریقہ وضو و غسل، ترکیب نماز، مسنون دعائیں چالیس احادیث وغیرہ بچوں کو سمجھانے اور

سکھانے کے طرز پر جمع کیے گئے ہیں، الحمد للہ یہ رسالہ بہت ہی قلیل مدت میں عوام اور خواص کے درمیان بہت ہی مقبول ہوا، جواب تک چار مرتبہ شائع ہو چکا ہے، یہ میرے اللہ کا فضل و کرم ہے، اور ہمارے کرم نواز محسن قوم و ملت الحاج حضرت مولانا غلام قادر صاحب کی شفقتیں، محبتیں اور اساتذہ، بزرگوں، دوستوں، والدین کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

الغرض! ”آسان نصاب حصہ اول“ کے اندر صرف ابتدائی باتیں درج کی گئی ہیں، جو ابتدائی بچوں کے لیے بہت ہی مفید اور کارآمد ہیں، مگر یہ رسالہ ایک اعتبار سے ناقص تھا، جس میں کچھ باتوں کا اضافہ کرنا ضروری تھا، اہل مدارس اور مکاتب، اساتذہ اور مشفق دوستوں نے مشورہ دیا اور حوصلہ افزائی کے ساتھ یہ حکم دیا کہ اس کا دوسرا حصہ بھی لایا جائے، جس کے اندر فرائض کے ساتھ واجبات، سنن و نوافل، مکروہات و مستحبات وغیرہ کا ذکر ہو، انہی باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے احقر نے ”آسان نصاب“ کا دوسرا حصہ ترتیب دینے کا عزم کیا، الحمد للہ زیر نظر رسالہ میں ایمان کے بیان کے ساتھ ساتھ فرائض، شرائط، واجبات، مکروہات، سنن و نوافل، مستحبات، جمعہ و عیدین، جنازہ کے احکام، مسنون دعائیں، سنت رسول ﷺ کے فضائل اور پردہ کے فضائل چالیس احادیث، متفرق مسائل سوال و جواب کے آئینہ میں بہت ہی حسن و خوبی کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے، اس رسالہ کے مضامین کو حاصل کرنے کے لیے قرآن و حدیث اور فقہ کی معتبر و مستند کتابوں کا سہارا لیا گیا ہے۔

الحمد للہ....! اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کام تکمیل کو پہنچا، اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو شرف قبولیت بخشے، امت کے لیے نافع بنائے، میرے لیے اور میرے اساتذہ کرام، والدین مکرمین، اور جملہ معاونین کے لیے، اور اس رسالہ کی تیاری میں جن جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، ان کے مصنفین کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

احقر: محمد انس رضا قاسمی

مؤرخہ: ۲۸/ ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۶/ جون ۲۰۰۴ء

دعائیہ کلمات

مولانا سعید احمد حبیب صاحب حفظہ اللہ

نائب مہتمم جامعہ ضیاء العلوم و جامعۃ الطبیات پونچھ (جموں کشمیر)

تعلیم و تدریس انسانی کائنات کا سب سے بہترین، سب سے مقدس اور سب سے برتر شعبہ ہے، کائنات کی تمام تر رونقوں اور روشنیوں کا انحصار علم پر ہی ہے، کامیابی دنیوی ہو یا اخروی ہو، ترقی کی ہر معراج کا منبع و ماخذ علم ہی ہے، کامیاب و شاد ماں ہیں ایسے لوگ جو چاہے کسی بھی درجہ میں سہی مگر علم کی خدمت علم کی اشاعت اور علم کی حفاظت کے لیے مامور ہوں، مسند خواہ بادشاہت ہو یا امارت ہو، ہر مسند علم کی مرہون منت اور محتاج ہے، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات عالی کو معلمانہ اوصاف سے منسوب کر کے علم کی فضیلت اور اہمیت کو واضح کیا ہے؛ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ ”إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا“ کہ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ معلم و مدرس چاہے اس کا بھیس فقیرانہ و عاجزانہ ہی کیوں نہ ہو دراصل بادشاہت تو علم اور صاحب علم کی ہی ہے۔

موجودہ زمانہ کے بدلتے نفسیات اور حالات کے پیش نظر علم کی حقیقی تعبیر و تشریح کو بچائے رکھنا اور اس کی اشاعت کے لیے عملی طور پر کام کرنا علم کی بہت بڑی خدمت ہے بالخصوص نئی نسل کی دینی و علمی راہنمائی ایک ایسا معاملہ ہے جس میں ذرا سی غفلت انتہائی نقصان دہ ہو سکتی ہے، حالات کے نباض علماء کرام معلمین و مدرسین اور ماہرین تعلیم اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مکاتب کا قیام عمل میں لایا جائے، ظاہر ہے کہ مکاتب کے قیام کے ساتھ ساتھ سب سے اہم مسئلہ اور سب سے اہم ضرورت ایسے نصاب کی ہے جو سہل بھی ہو جامع بھی ہو اور کارگر بھی، یہ بات باعث اطمینان ہے کہ ملک گیر سطح پر

مکاتب کے قیام اور ان کے بہتر نظم و نسق اور استفادے کی عملی کوششیں ہو رہی ہیں، انہی جامع کوششوں کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ”جامعہ ضیاء العلوم پونچھ“ کا شعبہ مکاتب بھی فعال اور فکر مند ہے، خوشی کی بات ہے کہ جامعہ کے استاذ اور ہمارے عزیز ”مولانا محمد انس رضا قاسمی“ ایک عرصہ دراز سے اس سلسلہ میں فکر مند بھی ہیں اور متحرک بھی۔

مدارس و مکاتب کے طلباء کے لیے ”آسان نصاب“ کے نام سے مولانا موصوف کا دوسرا حصہ شائع ہونے جا رہا ہے اس کتاب کی بہت سی نمایاں اور منفرد خصوصیات ہیں، پہلے حصہ میں جہاں خالص بنیادی ضروریات کو ترجیح دی گئی ہے؛ تو دوسرے حصہ میں مسائل کو بھی شامل نصاب کیا گیا ہے، آسان اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ حوالہ جات کو بھی بہت عمدگی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، جس سے بچوں کو کم عمری میں وہ تمام دینی ضروریات حاصل ہو جائیں گی، جس کے لیے بعد کے طالب علمی کے زمانہ میں توجہ کم رہتی ہے کم عمری کی یادداشت بھی عمدہ ہوتی ہے اس لیے ”آسان نصاب“ کا دوسرا حصہ بہت ہی نافع اور عمدہ لگا۔ امید ہے کہ علمی حلقوں میں اس کتاب کی پزیرائی ہوگی اور اس سے خوب فائدہ اٹھائیں گے۔

اللہ پاک مولانا موصوف کی ان علمی کاوشوں اور تدریسی فکروں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

والسلام

(مولانا) سعید احمد حبیب

۱۶ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

تقریظ

الحاج حضرت مولانا قاری شمس الدین خالد مظاہری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کا اصل مقام ”ماں کی گود“ اور گھر کا ماحول ہے، ماحول کا بچوں کی زندگی پر گہرا اثر پڑتا ہے بچے والدین اور دیگر افرادِ خانہ کے طور طریقوں کی نقل کی کوشش کرتے ہیں محبت، ایثار، خوش اخلاقی اور مہذب طرزِ زندگی بچوں کی کردار سازی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، اور ہر والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے؛ کہ اُس کی اولاد کا مستقبل روشن اور تابناک ہو؛ اس لئے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت ہمارا ایک اہم دینی فریضہ ہے، اور وہ اولاد کے لئے بہترین درس گاہ اور ماہر اساتذہ کا انتخاب کرتے ہیں؛ لیکن اگر نصاب معیاری اور بچوں کی صلاحیت و ذہنیت کے مطابق نہ ہو؛ تو تمام تر کوششوں کے باوجود صلاح و فلاح کی امید کرنا ”خیال است و محال است“ ہے۔

مبتدی بچوں کے لئے ظاہری نشوونما کے ساتھ ان کی تربیت اور سیرت و کردار کے سنورنے میں حصولِ تعلیم کی آسانی کے لئے محترم مولوی ”محمد انس رضا قاسمی“ مدرس جامعہ ضیاء العلوم پونچھ جموں و کشمیر نے مکاتبِ دینیہ کے مبتدی طلباء کے لئے ”آسان نصاب“ نامی ایک نصاب مرتب کیا ہے جو بچوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوا اور جس کو علمی حلقوں میں بڑی پذیرائی ملی ہے، ”آسان نصاب“ حصہ اول کے مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ بہت قلیل مدت میں چار ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ فالحمد لله علی ذالک

موصوف نے اسی ”آسان نصاب“ کا دوسرا حصہ بھی بڑی عرق ریزی سے مرتب کیا ہے جس میں طہارت، نماز، تکفین و تدفین اور مسنون دعائیں وغیرہ، چہل احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ اور متفرق مسائل بڑے ہی خوبصورت انداز میں جمع کیا ہے، راقم الحروف نے آسان نصاب حصہ اول کی طرح حصہ دوم کا بھی بالاستیعاب مطالعہ کیا..... بڑی مسرت ہوئی۔

اللہ رب العالمین موصوف کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر جملہ معاونین و متعلقین

کے لیے دارین میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

بوالفضل
عبدالمجید

۳ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی مسعود احمد قاسمی صاحب مدظلہ العالی

صدر مدرس مدرسہ عربیہ اطہر العلوم امرڈوبھاسنت کبیرنگر (یوپی)

موجودہ دور جس میں ہم اور آپ زندگی گزار رہے ہیں بڑی تیزی کے ساتھ تبدیلی کی طرف رواں دواں ہے اس کی رفتار کا عالم یہ ہے کہ آدمی خود کو بھلا بیٹھا ہے کہ اس کی ذمہ داریاں کیا ہے اس کی حیثیت کیا ہے، طرز زندگی کیسی ہونی چاہیے، کامیابی و کامرانی کس راستہ سے ملے گی اس کو کھویا ہوا وقار و مقام کہاں ملے گا ان حالات میں جب کہ مسلمانوں میں دین و ایمان کی کمزوری روز افزوں ہے اور ایمان کو بچانا مشکل ہو رہا ہے، پے در پے شعائر و تخصصات اسلامیہ پر حملہ زنی جاری ہے علامات و نشانات مٹانے کی پوری پوری پلاننگ ہو رہی ہے، ایسے پر آشوب حالات میں ایمان کو بچانے اور مضبوط کرنے کا راستہ یہی ہے کہ جو ہدایات و طرز زندگی رسول اللہ ﷺ نے امت کو دی ہیں (سنت کا راستہ) اس کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔

اللہ رب العزت نے فرمایا ”جو اللہ اور اس کے رسول کا مطیع و فرمان بردار ہوگا بڑی کامیابی اسی کو ملے گی“ نیز ہر بچہ کی فطرت فطرت سلیمہ و صحیحہ ہوتی ہے اگر آغاز ہی سے اس کی طرز زندگی پر دھیان دیا جائے اور اس کے مطابق اس کو پروان چڑھایا جائے، ایسا ماحول و موقع فراہم کیا جائے تو یقیناً اس کی زندگی میں اسلام مکمل طور سے پختہ و مضبوط ہوگا، پھر تیز آندھی اور طوفان بھی اس کے عقیدہ و ایمان کو نہیں ہلا سکتی۔

اللہ جزائے خیر عطا فرمائے محترم مولانا ”محمد انس رضا قاسمی صاحب“ استاذ جامعہ ضیاء العلوم پونچھ کو جو ایک فکر مند اور درد مند دل رکھتے ہیں جن کے عزائم و ارادے بلند ہیں اللہ قبول فرمائے موصوف کی ”آسان نصاب“ کا دوسرا حصہ ان شاء اللہ نونہالوں کے لیے تربیت اور اسلام پر پختگی کے تعلق سے سنگ میل ثابت ہوگی، یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے ہر ہر جزء مدلل ہے موصوف کی بڑی عرق ریزی اور محنت شامل ہے، اللہ بے حد قبول فرمائے اس کا نفع پورے عالم میں عام فرمائے، اس کے علاوہ موصوف محترم کی کئی کتابیں منصہ شہود پر آچکی ہیں جو بہت نافع ہیں، ”فضائل و آداب عیادت و جنازہ“، ”رفیق حج عمرہ“، آسان نصاب حصہ اول وغیرہ۔

بارگاہ ذوالجلال میں دست بدعا ہیں کہ اللہ ساری کاوشات کو قبول فرمائیں مزید قلم میں پختگی و روانی پیدا فرمائیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو

مسعود احمد قاسمی

۳ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد شریف قاسمی صاحب دامت برکاتہم

مدینہ میڈیکل کلینک پونچھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحٰتُ

دینی تعلیم کی اہمیت و فضیلت مسلم ہے، قرآن و حدیث میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق بہت تاکید آئی ہے اور اس کی اہمیت و فضیلت کو ہمارے نبی پاک ﷺ نے خوب اجاگر کیا ہے، دینی تعلیم جہاں نعمت خداوندی ہے وہیں رحمت ربانی بھی ہے، جہاں ذریعہ برکت ہے تو وہیں باعث نجات اور وجہ سربلندی ہے، اصل علم تو دینی تعلیم ہے، یہی علم دین انسان کو گمراہی سے ہدایت تک پہنچاتا ہے، تاریکی کے اندھیروں سے نکال کر نور ہدایت سے روشناس کرتا ہے، اسی علم دین سے وابستگی نے قوم مسلم کو ہر محاذ پر کامیاب کیا، مگر موجودہ دور میں دینی تعلیم سے نا آشنائی اتنی بڑھ چکی ہے کہ مسلم بچے بچیاں بلکہ بہت سارے لوگ وضو اور غسل کے فرائض سے بھی ناواقف ہیں جو ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے لیے کافی شرمناک ہے۔

بچے کسی بھی قوم کا قیمتی سرمایہ اور روشن مستقبل ہوتے ہیں جو بڑے ہو کر قوم و ملت کی ترقی کا باعث بنتے ہیں، بچوں کی تعلیم و تربیت والدین کا اہم فریضہ ہوتا ہے اور والدین بچوں کے روشن مستقبل کے خواہشمند بھی ہوتے ہیں؛ اگر بچوں کی اچھی اور مناسب تربیت ہوگی تو دنیا و آخرت میں ہمارے لیے نیک نامی کا باعث ہوں گے، بچوں کی عمر کے لحاظ سے نصاب کا انتخاب بھی بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے جو نوعمری ہی میں ان کے قلب صافی پر نقش ہوگا، وہ ان شاء اللہ پائیدار بھی ہوگا اور دین بیزاری کے ماحول میں ان کے لیے ہمیشہ مشعل راہ ثابت ہوگا۔

زیر نظر ”آسان نصاب“ کتاب کو بندہ نے بالاستیعاب مطالعہ کیا قلبی سکون محسوس ہوا، یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے ہر ہر جزء مدلل ہے موصوف کی بڑی عرق ریزی اور محنت شامل ہے، اللہ بے حد قبول فرمائے، یہ کتاب طلباء مکاتب و مدارس کے علاوہ اسلامک اکیڈمی کے لیے بہت ہی مفید اور کارآمد ہے، جس میں دین و ایمان کی باتیں، چہل حدیث و عقائد مزید فرض، واجبات، سنن و نوافل مستحبات مکروہات اور روز مرہ پیش آنے والے آسان مسائل کو مولانا نے نہایت سلیس انداز میں درج کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو دیگر کتابوں کی طرح اس کتاب کو بھی قبولیت سے نوازے، عوام الناس کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، مولانا کی اس مخلصانہ اور گراں قدر محنت کو قبول فرمائے اور اس کے نفع کو عام و تمام فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

ڈاکٹر محمد شریف قاسمی

۳۱ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ

تائیدی کلمات

مولانا عبدالمبین قاسمی صاحب

استاذ حدیث و فقہ جامعہ ضیاء العلوم پونچھ (جموں و کشمیر)

ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ“ (بخاری شریف: ۱۳۸۵)

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اللہ پر ایمان اور اچھائی کی محبت) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں، لیکن وہی بچہ جب کمسنی میں حصول تعلیم کی غرض سے مکتب یا مدرسہ میں داخل ہوتا ہے تو مانند کورہ کاغذ ہوتا ہے اس لیے معلم کو چاہیے کہ شروع سے ہی اس کی نزاکتوں اور نفسیات کا خیال رکھے اور اس کو اسلامی طرز پر ڈھالے اور یہ بھی ممکن ہے جب دو باتوں کا خیال رکھا جائے۔

(۱) معلم ایسا ہو جو طفلان کے نفسیات کو سمجھے اور اپنی تدریسی خدمات سے اس کی عمدہ تعلیم و تربیت کرے۔ (۲) نصاب یعنی نصاب ایسا ہو جو بچے کے فہم و فراست سے بالاتر نہ ہو بلکہ آسان ہوتا کہ بچہ خوش اسلوبی کے ساتھ اس کو قبول کرے اس سلسلے میں کافی حضرات نے مساعی جمیلہ کیں ہیں انہیں حضرات میں سے ایک مولانا ”محمد انس رضا قاسمی“ ہیں، جو ناچیز کے بہت قریبی اور عزیز بھی ہیں انہوں نے ایک رسالہ ”آسان نصاب“ کے نام سے ۲۰۲۲ء میں مرتب فرمایا تھا جس کو بفضلہ تعالیٰ کافی مقبولیت ملی چونکہ اس رسالہ میں ابتدائی اسلامی مسائل مثلاً وضو، اذان، نماز، مسنون دعائیں، وغیرہ کا تفصیلی ذکر ہے، مزید اوقات نماز، نماز پڑھنے کا طریقہ، اذکار نماز، عیدین و جنازہ وغیرہ مدلل و مستند بیان کیے گئے ہیں، لیکن نصاب ادھورہ ہونے کے باعث اہل مدارس کے بار بار اصرار پر موصوف نے آسان نصاب کا دوسرا حصہ مرتب کر دیا جو کہ دینیات کی ابتدائی تعلیم سیکھنے والوں کے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے جس میں دین و ایمان کی باتیں، چہل حدیث و عقائد مزید سنن و نوافل مستحبات مکروہات اور روزمرہ پیش آنے والے آسان مسائل کو مولانا نے نہایت سلیس انداز میں درج کیا ہے۔

اللہ رب العزت مولانا کے اخلاص کو قبول فرما کر ذخیرہ آخرت بنائے اور اس رسالے کو شرف

قبولیت بخشے۔ آمین

عبدالمبین القاسمی

۶ جون ۲۰۲۳ء بروز جمعرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایمان کا بیان

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ..... اَمَّا بَعْدُ!

❖ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہم کو مسلمان بنایا اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا اور سب سے پیارا اور آسان دین ہمیں دیا۔

❖ اس دین کے ذریعے ہم اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے طریقوں پر گزار سکتے ہیں اور اگر ہم دین پر چلیں گے تو اس کے بدلہ میں ہم کو دنیا میں اچھی زندگی اور آخرت میں ہمیشہ ہمیش کی جنت ملے گی جہاں ہم ہمیشہ راحت و آرام سے رہیں گے۔

❖ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہم سب کو ایمان کی نعمت سے نوازا ہے۔

❖ یہ بہت بڑی نعمت ہے، دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔

❖ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جتنی نعمتیں اتاری ہیں، اُن میں سب سے بڑی نعمت ایمان ہے، اس کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے، فقہائے کرام نے اس کی وضاحت کی ہے کہ اگر اسلام کی حفاظت کے لیے مسلمانوں کو جان، مال اور نسل (اولاد) سب کچھ قربان کر دینے کی نوبت آئے تو بھی اس میں دریغ نہ کرے (۱)

❖ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص (احکام الہی پر) ایمان (لانے) سے انکار کرے تو اس کا سارا عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (۲)

❖ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو ایمان پر جمے رہنے اور ایمان پر ہی مرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ (۳)

❖ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے ایمان پر باقی رہنے کا وعدہ لیا تھا، اور فرمایا تھا، تم میرے بعد کس کی بندگی کرو گے؟ انھوں نے کہا: ہم آپ کے اور آپ کے باپ دادا ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے معبود (ایک اللہ) کی بندگی کریں گے جو ایک معبود ہے اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں۔ (۴)

❖ حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی:

”تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ“ (۵)

ترجمہ: (اے اللہ!) مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں موت دیجیے! اور نیک لوگوں سے ملا دیجیے!

❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان و یقین کی دعا مانگتے اور کفر و ارتداد سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے:

”اللَّهُمَّ اَعْطِنِي اِيْمَانًا صَادِقًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ“ - (۶)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایسا سچا ایمان اور یقین عطا فرما یے جس کے بعد کفر (وارتداد) نہ ہو!

❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے:

”اللَّهُمَّ اِنِيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ“ - (۷)

ترجمہ: اے اللہ! میں کفر (وارتداد) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے:

”يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ“ - (۸)

ترجمہ: اے دلوں کو الٹنے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جماد دیجیے!

❖ ہمیں بھی اپنے لیے اپنی اولاد اور امت مسلمہ کے لیے سچے ایمان کی دعا کرنی چاہیے اور

کفر و ارتداد سے اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے!

❖ ایمان سیکھنے کی چیز ہے، جب ہم ایمان سیکھ لیں گے اور ایمان کی حقیقت دل میں اتر جائے گی

تو دین کا ہر عمل آسان ہو جائے گا اگر ایمان کمزور ہو تو دین کا ہر عمل مشکل معلوم ہوگا۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے تھے:

❖ ہم نے پہلے ایمان سیکھا پھر قرآن سیکھا۔ (۹)

❖ ایمان سیکھنے کے لیے جان و مال کی قربانی دینا ضروری ہے۔

❖ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان سیکھنے کی محنت کے لیے قبول فرمائے۔ آمین

متفرقات

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، روزِ قیامت اور اچھی، بری تقدیر کا زبان سے اقرار کرنے اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے۔ (۱۰)

سوال: مؤمن اور مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اللہ پر ایمان لائے، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سچا رسول مانے، اللہ کے تمام رسولوں اور نبیوں اور اللہ کی بھیجی ہوئی تمام کتابوں پر ایمان لے آئے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور تقدیر پر، یعنی بھلا ہو یا برا سب اللہ ہی کی طرف سے ہے، پانچ وقت کی روزانہ نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ دے، استطاعت ہو تو حج کرے تو وہ شخص مؤمن اور مسلمان ہے۔ اگر کوئی شخص ان تمام چیزوں کا انکار کرتا ہے، تو وہ شخص مؤمن اور مسلمان نہیں کہلاتا۔ (۱۱)

سوال: کیا اسلام سچا دین ہے؟

جواب: اسلام ہی سچا مذہب اور سچا دین ہے، جو تمام دین و دنیا کی بھلائیاں اور نیک باتیں سکھاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و پسندیدہ دین اسلام ہی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (۱۲)

ترجمہ: بیشک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا“ (۱۳)

ترجمہ: میں نے تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرمالیا ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص حضور ﷺ کو اللہ کا آخری نبی نہیں مانتا ہے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص حضور ﷺ کو اللہ کا آخری نبی نہیں مانتا ہے تو وہ شخص مسلمان نہیں

ہو سکتا۔ قرآن پاک میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ“ (۱۴)
ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں؛ بلکہ خدا کے پیغمبر اور آخری نبی ہیں۔

سوال: کیا حضور ﷺ پر نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے؟
جواب: ہاں! حضور ﷺ پر نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نہ نیا دین آ سکتا ہے، اور نہ ہی نیا نبی آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:
 ”الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ“ (۱۵)
ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، یعنی آپ ﷺ کے بعد نہ نیا دین آئے گا اور نہ کوئی نیا نبی آئے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے طریقوں کا انکار کرتا ہے؛ تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟
جواب: اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے طریقوں کا انکار کرتا ہے؛ تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے حضور ﷺ کے طریقوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔
 اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ (۱۶)
ترجمہ: تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کا طریقہ بہت اچھا طریقہ ہے۔

سوال: ہماری کامیابی کس چیز میں ہے؟
جواب: ہماری کامیابی اللہ تعالیٰ کے حکم ماننے اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں میں ہے؛ اگر ہم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلیں گے؛ تو دنیا میں بھی کامیاب ہوں گے اور آخرت میں بھی۔
 اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ“ (۱۷)
ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔

سوال: کیا مسلمان ہمیشہ جنت میں رہے گا؟
جواب: مسلمان ہمیشہ جنت میں رہے گا، اور جنت ایک آرام اور سکون کی جگہ ہے

جہاں سے کبھی بھی مسلمان نکالا نہیں جائے گا اور نہ کسی کو کچھ تکلیف ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا“ (۱۸)

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کی مہمانی کے لیے جنت کے

باغات ہیں۔

سوال: کیا ایمان لانے والے مخلوق میں تمام لوگوں سے افضل ہیں؟

جواب: جو لوگ اللہ پر اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کے بتائے ہوئے

طریقوں پر چلتے ہیں وہ دنیا میں تمام مخلوق سے بہتر اور افضل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ“ (۱۹)

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام لوگوں میں بہتر ہیں۔

سوال: اگر کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے تو کیا وہ جنت میں جائے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے؛ تو وہ جنت میں کبھی

داخل نہیں ہوگا، وہ شخص ہمیشہ ہمیش جہنم میں ہی رہے گا اور جہنم ایک تکلیف کی جگہ ہے جہاں

چار و طرف سزا ہی سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا“

ترجمہ: بیشک جو لوگ کافر ہیں، یعنی اہل کتاب اور مشرک وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ

ہمیش پڑے رہیں گے۔ (۲۰)

سوال: اگر کوئی اس زمانہ میں نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو کیا وہ نبی ہو سکتا ہے؟

جواب: ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے بعد جو شخص کسی قسم کے نبی اور رسول ہونے

کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو اس کو سچا مانے وہ بھی ایمان سے خارج ہے۔ (۲۱)

سوال: اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی یا توہین کرنے والا کافر ہے۔ (۲۲)

سوال: ایمان کا حاصل ہونا کتنی بڑی نعمت ہے؟

جواب: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے قیمتی دولت ایمان کی دولت ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بغیر کسی جدوجہد کے عطاء فرمائی ہے، اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ (۲۳)

سوال: ہمیں اپنی ایمان کی حفاظت کس قدر کرنی چاہئے؟

جواب: ایمان کی جتنی بھی حفاظت کی جائے کم ہے، ہمیں ہر وقت اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ (۲۴)

سوال: اگر میاں بیوی میں سے کوئی کافر ہو جائے تو کیا نکاح باقی رہتا ہے؟

جواب: اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک کافر ہو جاتا ہے تو میاں بیوی کے درمیان نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ (۲۵)

سوال: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ (۲۶)

سوال: اگر کوئی شخص قرآن شریف، جنت، جہنم، فرشتوں اور قیامت کا انکار کرے تو وہ کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص قرآن شریف، جنت، جہنم، فرشتوں اور قیامت کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔ (۲۷)

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے کیا ہیں؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے کافر اور مرتد ہیں ان لوگوں سے دور رہنا چاہیے۔ (۲۸)

سوال: اللہ تعالیٰ کو گالی دینے والا برا بھلا کہنے والا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو گالی دینے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (۲۹)

سوال: قرآن شریف کی توہین کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: قرآن کریم کی توہین کرنے والا کافر اور مرتد ہے۔ (۳۰)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے میں شریعت محمدی ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانتا تو کیا وہ مسلمان ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص شریعت محمدی ﷺ کے فیصلے کو نہ مانے انکار کر دے ایسا شخص

کافر ہو جاتا ہے۔ (۳۱)

ایمان لانے والوں کے لیے بشارتیں

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے لیے بہت سی بشارتیں فرمائی ہیں، مندرجہ ذیل کچھ بشارتوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

”وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ“ (۳۲)

ترجمہ: اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے پروردگار کے پاس ان کا سچا درجہ ہے (یعنی ایسی دولت ہے جو ختم ہونے والی نہیں ہے)۔

اللہ رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِآيَاتِهِمْ“ (۳۳)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائے گا۔ (جس میں چین اور آرام ہوگا ایسے باغات ہوں گے جس میں نہریں بہتی ہوں گی)۔

اللہ رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا“

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور کام بھی نیک کرتے رہے تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے، یعنی اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں گے۔ (۳۴)



حوالہ جات

(۱) موافقات امام شاطبی۔

(۲) معارف القرآن خلاصہ تفسیر سورۃ مائدہ آیت نمبر: ۵۔

(۳) سورۃ المائدہ: ۵/۵۔

(۴) سورۃ بقرہ: ۱۳۳۔

(۵) سورۃ یوسف: ۱۰۱۔

(۶) صحیح ابن خزیمہ، حدیث: ۱۱۱۹۔

(۷) سنن نسائی: ۱۳۲۷۔

- (۸) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، رقم الحديث: ۹۸۔
- (۹) التاريخ الكبير: ۲/۲۲۱۔ سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب في الإيمان، رقم الحديث: ۶۱۔
- (۱۰) النساء: ۱۴۶، صحيح البخاری: ۶/۱ کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس۔
- (۱۱) اخرجه البخاری: صفحہ ۳۹۱، كتاب الجهاد والسير، باب درجات المجاهدين في سبيل الله، ۳/۲۶۳، ۲۸۸، ۱۰۲۸۔
- (۱۲) آل عمران: آیت، ۱۹۔
- (۱۳) المائدہ: آیت، ۳۔
- (۱۴) سورۃ احزاب: ۴۰، معارف القرآن احزاب: ۴۰۔
- (۱۵) سورۃ حشر: آیت ۷، معارف القرآن: المائدہ: ۳۔
- (۱۶) معارف القرآن: الاحزاب، ۲۱، معارف القرآن جلد ۱/۲۳، رياض الصالحين جلد ۱/۷۶۱۔
- (۱۷) سورۃ النساء: ۴۔
- (۱۸) سورۃ كهف: ۷۰۔
- (۱۹) معارف القرآن: البینۃ: ۷۔
- (۲۰) معارف القرآن: البینۃ: ۶۔
- (۲۱) سورۃ احزاب: ۴۰۔
- (۲۲) فتاویٰ قاسمیہ: جلد ۱/۸۸۸۔
- (۲۳) معارف القرآن: المائدہ: ۳، اخر جفی صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعاً۔
- (۲۴) معارف القرآن: المائدہ: ۳۔
- (۲۵) زبدۃ الفقہ: کتاب الایمان: ۶۳ (فتاویٰ دار العلوم احکام مرتد: ۲۳۱۔
- (۲۶) فتاویٰ دار العلوم احکام مرتد: ۲۲۹۔
- (۲۷) فتاویٰ دار العلوم احکام مرتد: ۲۳۱۔
- (۲۸) فتاویٰ دار العلوم احکام مرتد: ۲۳۶، امداد الفتاویٰ: ۱۲/۷۸۱۔
- (۲۹) فتاویٰ دار العلوم احکام مرتد: ۲۳۷۔
- (۳۰) فتاویٰ دار العلوم احکام مرتد: ۲۳۹۔
- (۳۱) فتاویٰ دار العلوم احکام مرتد: ۲۴۵۔
- (۳۲) ابن کثیر: سورہ یونس، آیت ۲۔
- (۳۳) معارف القرآن: سورۃ یونس، آیت ۹۔
- (۳۴) سورہ كهف: ۳۰۔

طہارت کے احکام

- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ“
ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ (۱)
 ○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ“ (۲)
ترجمہ: پاکیزگی ایمان کا حصہ۔

- طہارت اور پاکیزگی عبادات کے لیے بنیادی شرط ہے جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی،
 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔ (۳)
 ○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُحُورٍ“
ترجمہ: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز قبول نہیں فرماتے۔ (۴)

وہ پانی جس سے وضو اور غسل جائز ہے

- چونکہ طہارت حاصل کرنے کے لیے سب سے بڑا ذریعہ پانی ہے لہذا ہم سب سے پہلے یہ جان لیتے ہیں کہ کس پانی سے طہارت یعنی غسل اور وضو حاصل کر سکتے ہیں۔
 ❖ آسمان کا پانی جو بارش کی صورت میں برستا ہے۔
 ❖ سمندر کا پانی۔ ❖ دریا کا پانی۔ ❖ کنویں کا پانی۔ ❖ چشمے کا پانی۔
 ❖ برف کا پانی چاہے وہ برف آسمانی ہو، جو ٹھنڈے علاقوں میں جمتی ہے، یا وہ مصنوعی ہو جو فرج وغیرہ کے ذریعے سے بنائی جاتی ہے۔
 ❖ اولوں کا پانی۔
 ❖ بورنگ ٹل وغیرہ کا پانی۔ (۵)



حوالہ جات

- (۱) سورة البقرة: ۲۲۲۔
 (۲) صحیح المسلم: حدیث، ۵۳۴۔
 (۳) المسند، للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۶۶۸، ج ۵، ص ۱۰۳۔
 (۴) صحیح البخاری، باب لا یقبل اللہ صدقۃ من غلول ولا یقبل الا من کسب طیب، سنن ابن ماجہ: باب لا یقبل اللہ صلاۃً بغیر طہور۔
 (۵) تفہیم الفقہ: طہارت کے احکام: ۴۔

استنجاء کے احکام

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کے لیے باپ کے درجے میں ہوں، جب تم میں سے کوئی استنجے کے لیے جائے، تو چاہیے کہ وہ قبلہ کی طرف نہ منہ کرے نہ پیٹھ، اور اپنے داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے۔ (۱)

○ آپ ﷺ استنجے میں تین ڈھیلوں کے استعمال کا حکم دیتے تھے، لید اور ہڈیوں سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (۲)

○ پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد پاکی حاصل کرنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”الطَّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ“ پاکی آدھا ایمان ہے۔ (۳)

پیشاب پاخانہ کے ممنوعات اور مکروہات

- ❖ مسجد یا مسجد کی چھت پر پاخانہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ پانی کے اندر پاخانہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ سایہ دار درخت اور پھل دار درخت کے نیچے پاخانہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ مسجد اور عید گاہ کے قریب پاخانہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ قبرستان میں پاخانہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ بیت الخلاء میں یا پاخانہ پیشاب کے وقت بات نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ بیت الخلاء میں یا پاخانہ پیشاب کے وقت زبان سے ذکر و اذکار نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ راستہ میں پاخانہ پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ سوراخ میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ کھڑے ہو کر استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ پاخانہ یا پیشاب کے وقت اپنی شرم گاہ بلا ضرورت نہیں دیکھنا چاہیے۔ (۴)

استنجاء میں کرنے کے کام

- ❖ لوگوں اور آبادی سے دور ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا چاہیے۔
- ❖ پاخانہ پیشاب کے لیے نرم اور نشیب جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔
- ❖ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے ”بیت الخلاء“ کی دعا پڑھنا چاہیے۔
- ❖ صحرا یا جنگل یا کھیت میں قضائے حاجت کرنے والے کو ستر کھولنے سے پہلے ہی دعا پڑھنا چاہیے۔
- ❖ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر داخل کرنا چاہیے۔
- ❖ بیت الخلاء سے نکلنے کے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالنا چاہیے۔
- ❖ پاخانہ پیشاب کے وقت سر ڈھانپ لینا چاہیے۔
- ❖ پاخانہ پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد ”بیت الخلاء“ سے نکلنے کی دعا پڑھنا چاہیے۔ (۵)

کن چیزوں سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے

- ❖ ہر وہ چیز جس کو انسان ناپاک سمجھتا ہو اس سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ ہڈی اور کھانے کی چیزوں سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ شیشہ، لوہا، چاندی، سونا، پیتل، کوئلہ، چونا سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ وہ چیز جس کو جانور کھاتے ہوں، ان سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ کاغذ اور درختوں کے پتوں سے استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔
- ❖ کنکر، پتھر، پکی اینٹ جس سے زخمی ہونے کا اندیشہ ہو استنجاء نہیں کرنا چاہیے۔ (۶)

کن چیزوں سے استنجاء درست ہے

- ❖ پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔
- ❖ ہر اُس چیز سے جو نجاست کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو استنجاء درست ہے۔
- ❖ ٹشو پیپر اور مٹی کے ڈھیلے سے استنجاء کرنا درست ہے۔ (۷)

متفرقات

سوال: بیت الخلاء میں داخل ہونے کے بعد دعا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بیت الخلاء میں داخل ہونے کے بعد دل ہی دل میں دعا پڑھنی چاہیے، زبان سے پڑھنا مکروہ ہے۔ (۸)

سوال: مشترکہ غسل خانہ اور بیت الخلاء جس میں داخل ہونے کے لیے ایک ہی دروازہ ہوتا ہے ایسے غسل خانہ میں داخل ہونے کے بعد زبان سے دعا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسے غسل خانہ اور بیت الخلاء میں زبان سے دعا نہیں پڑھنی چاہیے، بلکہ دل ہی دل میں زبان کو حرکت دیئے بغیر پڑھ لینا چاہیے۔ (۹)

سوال: استنجاء خانہ میں جاتے وقت کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: استنجاء خانہ میں جاتے وقت ”بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“ پڑھنا چاہیے۔ (۱۰)

سوال: بیت الخلاء سے فارغ ہونے کے بعد، پہلے استنجاء کا مقام دھویا جائے، یا پاخانہ کا مقام کو دھویا جائے؟

جواب: بیت الخلاء سے فارغ ہونے کے بعد پہلے پاخانہ کے مقام کو دھونا چاہیے، اس کے بعد استنجاء کے مقام کو دھونا چاہیے۔ (۱۱)

سوال: استنجاء کے وقت چھینٹے کپڑوں پر یا پیروں پر لگ جائے تو کیا کرے؟

جواب: وہ نجاست غلیظہ جو پتلی اور بہنے والی ہو، جیسے: آدمی کا پیشاب، اگر کپڑے یا بدن میں لگ جائے اور اس کا پھیلاؤ 5.94 مربع سینٹی میٹر (یعنی ایک روپے کے بڑے سکے کے بقدر) یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔ معاف کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کو علم نہ ہونے کی صورت میں ادا کردہ نماز ہو جائے گی؛ اعادہ لازم نہ ہوگا، البتہ نجاست قصداً نہ دھونا اور نجاست لگے کپڑوں میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہوگا۔

○ اور اگر 5.94 مربع سینٹی میٹر (یعنی ایک روپے کے بڑے سکے) کے مقدار سے زائد

نجاست ہو، تو اس کے ساتھ ادا کردہ نماز ادا ہی نہیں ہوگی، خواہ نجاست لگے ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔

○ اسی طرح نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہے، جیسے: پاخانہ، اور اس کا وزن میں ساڑھے چار ماشہ

(یعنی 4.35 گرام) یا اس سے کم ہو تو معاف ہے، یعنی نماز کا اعادہ لازم نہ ہوگا، البتہ قصد انجاست لگے رہنے دینا، اور نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہوگا۔

○ اور اگر پاخانہ، اور اس کا وزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.35 گرام) نجاست سے زائد ہو تو معاف نہیں۔ نجاست کا دھونا ضروری ہوگا، اور نماز کا لوٹنا نا بھی ضروری ہے۔ (۱۲)

سوال: استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھونا کیسا ہے؟

جواب: استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھونا سنت ہے۔ (۱۳)

سوال: بغیر عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ (ناپسندیدہ) ہے، اسلامی تہذیب کے خلاف ہے، موجودہ دور میں بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو غیر مسلموں کا شعار بننے کی وجہ سے حضرات علماء نے مکروہ تحریمی کہا ہے۔ (۱۴)

سوال: منی پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: منی ناپاک ہے۔ اگر کپڑے کو لگ جائے تو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔ (۱۵)

سوال: قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا کیسا ہے؟

جواب: حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب پشت کرنے اور رخ کرنے دونوں سے منع فرمایا ہے۔ (۱۶)



حوالہ جات

- (۱) رواہ أبو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب کراہیۃ استقبال القبلة: ۳/۸۱۔
- (۲) رواہ مسلم فی صحیحہ فی الطہارۃ، باب الاستطابۃ: ۲۶۲۔
- (۳) رواہ مسلم فی صحیحہ فی الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم: ۲۲۳۔
- (۴) کتاب المسائل: جلد اول: ۱۲۵۔ علم الفقہ: حصہ اول: ۷۲، تفہیم الفقہ: جلد ۲/طہارت کے احکام۔
- (۵) کتاب المسائل: جلد اول: ۱۲۵۔
- (۶) الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، صفۃ الاستنجاء بالماء، ۵۵/۱، دار الکتب العلمیۃ۔
- (۷) فتاویٰ قاسمیہ: ۸۲/۵۔
- (۸) الدر المختار وحاشیۃ ابن عبادین "رد المحتار" ۵۶/۱۔
- (۹) فتاویٰ شامی: ۵۶/۱۔
- (۱۰) مشکوٰۃ: ص ۲۳، باب آداب الاستنجاء۔
- (۱۱) فتاویٰ شامی: کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، فصل الاستنجاء، ج ۱: ص ۳۳۸، ط: سعید۔
- (۱۲) طحطاوی علی مراقی الفلاح، طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۸۲۔
- (۱۳) رد المحتار، کتاب الصلاۃ، ج ۱: ص ۱۱۰، ط: سعید۔
- (۱۴) سنن الترمذی، أبواب الطہارۃ، باب النهی عن البول قائماً، ۹/۱۔
- (۱۵) صحیح البخاری، باب غسل المنی و فرکھ، وغسل ما یصیب من المرأة، ج ۱: صفحہ ۵۵، رقم الحدیث: ۲۲۹۔
- (۱۶) مشکات المصابیح، باب آداب الخلاء، ج ۱: ۱۰۹/۱۔

وضو کے احکام

○ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ“
ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ، اور اپنے سروں پر (بھیگا) ہاتھ پھیرو، اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ (۱)

○ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی نماز کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتے ہیں؛ جب تک وہ وضو کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔ (۲)
○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو قیامت کے دن اس حالت میں بلایا جائے گا کہ وضو کے اثر سے ان کی پیشانیاں اور دیگر اعضاء چمک رہے ہوں گے۔ (۳)
○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی کامل (تین تین مرتبہ) اعضاء وضو دھوئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیں گے۔ (۴)

وضو کی اہمیت:

○ وضو صفائی کے ایک عمل کا نام ہے جو مسلمانوں پر نماز پڑھنے کے لیے یا قرآن کریم کو چھونے یا پڑھنے کے لیے ضروری ہے، جو شخص ہر وقت با وضو رہتا ہے تو اس کو ہر وقت وضو رہنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں۔ (۵)

وضو میں چار فرض ہیں

- (۱) پورا چہرہ پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا۔
- (۲) ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔
- (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
- (۴) دونوں پیر ٹخنوں کے ساتھ دھونا۔ (۶)

وضو کے صحیح ہونے کی شرطیں

- تمام اعضاء پر پانی کا پہنچ جانا ضروری ہے۔
- اگر کوئی جگہ بال کے برابر بھی خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔
- جسم پر اگر ایسی کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے جسم پر پانی نہ پہنچ سکے تو وضو نہ ہوگا۔
- اگر اعضاء وضو پر چربی یا موم لگی ہے جس کی وجہ سے پانی نہیں پہنچ رہا ہے تو وضو نہ ہوگا۔
- اگر انگلیوں میں تنگ انگوٹھی ہے جس کی وجہ سے پانی نہیں پہنچ رہا، تو وضو نہ ہوگا۔
- اگر ناخنوں پر ناخن پالس یا پیٹ لگا ہے جس کی وجہ سے پانی نہیں پہنچ رہا، تو وضو نہ ہوگا۔
- ایسی لپ اسٹک (لالی) جس کی وجہ سے پانی نہیں پہنچ رہا ہو، تو وضو نہ ہوگا۔ (۷)

متفرقات

- سوال:** وضو کرنا کس وقت ضروری ہے؟
- جواب:** نماز پڑھنے کے لیے چاہے نفل ہو یا سنت یا واجب ہو یا فرض، یا جنازہ کی نماز ہو یا سجدہ تلاوت ہو، تو وضو کرنا ضروری ہے۔

- سوال:** کعبہ کا طواف اور قرآن مجید چھونے کے لیے وضو کیا ہے؟
- جواب:** کعبہ کا طواف اور قرآن مجید چھونے کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔
- سوال:** سونے سے پہلے اور غسل کرنے سے پہلے وضو کیا ہے؟
- جواب:** سونے سے پہلے اور غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔ (۸)
- سوال:** اگر کسی کی داڑھی گھنی (گنجان) ہو تو کیا چمڑی تک پانی پہنچانا ضروری ہے؟
- جواب:** اگر کسی کی داڑھی گھنی (گنجان) ہو تو چمڑی تک پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔
- سوال:** اگر کسی کی داڑھی گھنی نہ ہو اور جلد نظر آتی ہو، تو کیا پانی پہنچانا ضروری ہے؟
- جواب:** اگر کسی کی داڑھی گھنی نہ ہو اور جلد نظر آ رہی ہو، تو جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔ (۹)

وضو کی سنتیں

یعنی وہ کام جن کے بغیر وضو تو ہو جاتا ہے، لیکن ناقص رہتا ہے

وضو کی سنتیں ۱۸ ہیں:

- (۱) وضو شروع کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرنا۔
- (۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔
- (۳) شروع میں دونوں ہاتھوں کو گٹھوں تک دھونا۔
- (۴) مسواک کرنا۔ اگر مسواک نہ ہو، تو انگلی سے ملنا۔
- (۵) تین مرتبہ کلی کرنا۔
- (۶) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔
- (۷) کلی اور ناک میں خوب اچھی طرح پانی پہنچانا اگر روزہ دار نہ ہو۔
- (۸) گھنی داڑھی میں خلال کرنا۔
- (۹) انگلیوں میں خلال کرنا۔
- (۱۰) ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔
- (۱۱) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔
- (۱۲) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔
- (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا۔
- (۱۴) اعضاء دھوتے وقت انہیں ملنا۔
- (۱۵) مسح کی ابتداء پیشانی کی جانب سے کرنا۔
- (۱۶) ہاتھ پاؤں کو انگلیوں کی طرف سے دھونا شروع کرنا۔
- (۱۷) گردن کا مسح کرنا۔
- (۱۸) پے در پے اعضاء کا دھونا۔ (۱۰)

نواقض وضو

وہ کام یا وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(۱) پیشاب کرنا۔

(۲) پاخانہ کرنا یا ان دونوں راستوں میں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(۳) ریح خارج ہونا۔

(۴) بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔

(۵) منہ بھر کے قے کرنا۔

(۶) چت یا کروٹ سے لیٹ کر سونا۔

(۷) کسی چیز کے سہارے اس طرح سونا کہ اگر وہ چیز ہٹا دی جائے تو وہ گر پڑے۔

(۸) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

(۹) جنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔

(۱۰) نشہ کا ہو جانا۔

(۱۱) رکوع اور سجدہ والی نماز میں کھلکھلا کر ہنسنے۔ (۱۱)

متفرقات

سوال: گلو کو زیا انجکشن لگواتے وقت گلو کو ز کی نلی یا سوئی میں خون آجائے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر گلو کو ز کی نلی یا سوئی میں خون آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر تھوک کے ساتھ خون آئے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر تھوک کو بالکل سرخ کر دیتا ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر کوئی عورت وضو کرنے کے بعد بچے کو دودھ پلائے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بچے کو دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

سوال: اگر بلغم میں جمع خون آجائے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر بلغم میں تھوڑا بہت جمع خون آجائے تو وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

سوال: اگر بلغم میں بہتا خون آجائے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر بلغم میں بہتا ہوا خون آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: کیا بچوں کے پیشاب پاخانہ دھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بچوں کا پاخانہ، پیشاب یا دیگر نجاستوں کو دھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ پیشاب یا پاخانہ دھوتے وقت اپنے بدن اور کپڑوں کو نجاست یا ناپاک چھینٹوں سے بچانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

سوال: کیا وضو کے بعد کسی ناپاک چیز کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: کسی ناپاک چیز کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ جس جگہ گندگی لگی ہے اس کا دھونا ضروری ہے۔ (۱۲)

سوال: اگر کسی نے پیر کے کچھ حصہ یا ہاتھ کے کچھ حصہ یا منہ کے کچھ حصہ پر پٹی باندھ رکھا ہو تو وہ کیسے وضو کرے؟

جواب: اگر کسی نے ہاتھ پیر یا منہ کے کچھ حصہ میں پٹی لگا رکھی ہے تو پٹی پر مسح کر لے اس کا وضو ہو جائے گا۔ (۱۳)

سوال: کیا وضو کے بعد جسم سے بال نکالنے یا ناخن کاٹنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

سوال: جسم سے بال نکالنے یا کاٹنے سے، اسی طرح ناخن کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ البتہ اگر بال نوچنے یا ناخن کاٹنے کی وجہ سے خون نکل آیا اور اپنی جگہ سے بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱۴)



حوالہ جات

(۱) المائدة: ۶۔

(۲) ابوداؤد: کتاب الطہارۃ، باب فَوَضِيَ الْوُضُوءُ، حدیث: ۶۰۔

(۳) الصحيح للبخاری، ۲۵/۱، کتاب: الوضوء، باب: فضل الوضوء، ج: ۱، ص: ۶۳، الرقم: ۱۳۶۔

(۴) صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، حدیث: ۱۵۹۔

(۵) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ج: ۳۶، ص: ۶۰۵، ۶۰۱، -تفهيم الفقہ جلد: ۳۱/۲، طہارت کے احکام۔

(۶) کتاب المسائل: جلد ۱۴۲/۱، کتاب النوازل: ۸۱/۳ (تفهيم الفقہ: ۳۲/۲ طہارت کا بیان۔

(۷) علم الفقہ: حصہ اول: ۸۰۔ کتاب المسائل: جلد ۱۴۲/۱۔

(۸) علم الفقہ: ۸۱/۱۔ شعب الایمان، فضل الوضوء، ج: ۳، ص: ۲۹، ط: دار الکتب العلمیہ۔

(۹) کتاب المسائل: جلد ۱۴۲/۱، در مختار: ۲۱۰/۱۔

(۱۰) نور الایضاح: ۳۰، کتاب المسائل: جلد ۱۴۹/۱۔

(۱۱) نور الایضاح: ۳۵، بہشتی زیور، ماخوذ از عمدة الفقہ۔

(۱۲) کتاب المسائل: جلد اول: ۱۶۵ تا ۱۶۹۔

(۱۳) الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) ۲۸۰/۱۔

(۱۴) آن لائن فتاوی: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن۔ نور الایضاح، کتاب الطہارۃ، فصل فی نواقض الوضوء،

غسل کے احکام

- قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا“ (۱)
ترجمہ: اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرو۔
- احادیث شریفہ میں بلا عذر مسلسل ناپاک رہنے پر سخت وعیدیں آئی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ“ (۲)
ترجمہ: رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر، کتا یا جنبی شخص ہو۔
- غسل جنابت کا خاص اہتمام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور برابر ناپاک رہنا بہت بڑی محرومی اور بد نصیبی کی بات ہے۔ (۳)

غسل کے فرائض

- غسل میں تین فرض ہیں جن میں سے اگر کوئی فرض بھی چھوٹ جائے تو غسل نہیں ہوتا
- (۱) کلی کرنا، اگر روزہ نہ ہو تو غرغره کرنا یعنی منہ میں پانی لیکر منہ میں اچھی طرح گھمانا۔
- (۲) ناک میں پانی ڈالنا، یہاں تک کہ ناک کا نرم حصہ اندر سے تر ہو جائے۔
- (۳) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ جسم میں بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔ (۴)

غسل کی سنتیں

- (۱) سب سے پہلے نیت کرنا یعنی دل میں یہ ارادہ کرنا کہ میں نجاست سے پاک ہونے کے لیے خدا کی خوشنودی اور رضا کے لیے نہاتا ہوں۔
- (۲) دونوں ہاتھوں کو گٹھوں تک دھونا۔
- (۳) بدن سے نجاست کو دور کرنا۔
- (۴) سنت کے مطابق وضو کرنا۔
- (۵) داہنے کندھے پر سے تین مرتبہ پانی بہائے اس کے بعد بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے اس کے بعد سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے۔
- (۶) جسم کو اچھی طرح رگڑ کر دھونا۔
- (۷) قبلہ رخ غسل نہ کرنا۔

- (۸) ضرورت سے زائد پانی کا نہ بہانا۔
 (۹) اگر غسل خانہ میں پانی جمع ہو جاتا ہو تو غسل کے بعد پیر کو پاک کرنا۔ (۵)

متفرقات

- سوال:** غسل جنابت میں اگر کوئی حصہ خشک رہ گیا بعد میں یاد آئے تو کیا کرے؟
جواب: بعد میں یاد آنے پر خشک حصہ پر پانی بہانے سے غسل ہو جاتا ہے۔
- سوال:** کیا عورت چوٹی کھول کر غسل جنابت کرے گی؟
جواب: اگر عورت کی چوٹی پہلے سے بندھی ہوئی ہو، تو غسل جنابت میں چوٹی کھولنا ضروری نہیں ہے، بلکہ چوٹی کے جڑ تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔ لیکن اگر بال پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں تو تمام بالوں کو دھونا لازم ہوگا۔ (۶)
- سوال:** غسل کرنے کے بعد بغیر وضو کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: غسل کرنے کے بعد اگر نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں۔ (۷)
- سوال:** کھلے میدان میں جہاں لوگوں کی نظر پڑتی ہو نہانا کیسا ہے؟
جواب: بلا ضرورت کسی ایسی جگہ نہیں نہانا چاہیے جہاں غیر محرم کی نظر پہنچتی ہو۔
- سوال:** جس کپڑے میں گندگی لگی ہو اس میں غسل کرنا کیسا ہے؟
جواب: کپڑے سے گندگی کو صاف کر کے غسل کرنا چاہیے، اگر گندگی جسم میں لگنے کا اندیشہ ہو، تو دوسرے کپڑے میں غسل کرنا ضروری ہے۔ (۸)
- سوال:** اگر کسی نے ہاتھ پیر یا جسم کے کسی حصہ میں پٹی لگائی ہو، تو غسل کیسے کرے؟
جواب: پٹی اتارنا ممکن ہو، تو پٹی اتار دے، اگر پٹی اتارنا ممکن نہ ہو، تو پٹی پر پلاسٹک وغیرہ لگا کر غسل کرے تو اس کا غسل ہو جائے گا۔ (۹)



حوالہ جات

- (۱) سورہ مائدہ: ۶۔
 (۲) سنن ابو داؤد: جلد ۱/۳۰، باب فی الجنب یؤخر الغسل۔ کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر ۲۲۷۔
 (۳) نسائی: باب: افْتَتَحَ الْمَلَأُ لَکُمْ مِنْ دُخُولِ بَيْتٍ فِيهِ کُلْبٌ، حدیث ۳۲۸۶۔
 (۴) کتاب المسائل: جلد اول: ۱۷۴۔
 (۵) کتاب المسائل: جلد اول: ۱۷۶۔ علم الفقہ: حصہ اول ۱۲۴۔
 (۶) کتاب المسائل: ۱۷۶/۱، شامی: ۲۵۷۱۔
 (۷) ترمذی: ۳۰/۱، کتاب المسائل: ۱۷۹/۱۔
 (۸) کتاب النوازل: ۱۵۲/۳۔
 (۹) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار) (۲۸۰/۱)۔

تیمم کے احکام

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجاء سے آیا ہو، یا تم نے بیویوں کو چھوا ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہیں۔ (۱)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمانوں کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے چاہے اسے مسلسل دس سال تک پانی نہ ملے۔ (۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے پوری زمین کو سجدہ گاہ اور پاکی کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، لہذا میری امت کا کوئی بھی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے فوراً نماز ادا کر لے۔ (۳)

تیمم کب جائز ہے

جب ایک شرعی میل (تقریباً دو کلو میٹر) تک پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے پر قادر نہ ہو یا بیمار ہو جانے یا مرض کے بڑھ جانے کا یا دشمن کا خوف ہو، تو تیمم کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ (۴)

تیمم کے صحیح ہونے کی شرطیں

وہ چیزیں جن کا پایا جانا تیمم کے لیے ضروری ہے

- (۱) مسلمان ہونا، کافر کا تیمم صحیح نہیں ہے۔
- (۲) تیمم کی نیت کرنا یعنی کس چیز کے لیے تیمم کر رہا ہے نماز کے لیے یا تلاوت کیلئے۔
- (۳) تیمم کسی ایسی چیز سے کیا جائے جو زمین کی ہی جنس سے ہو۔
- (۴) مٹی کا پاک ہونا۔
- (۵) پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا۔
- (۶) مسح کرنا یعنی اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کا زمین پر مارنا۔
- (۷) تین یا اس سے زائد انگلیوں سے مسح کرنا۔
- (۸) مکمل چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں کے ساتھ مسح کرنا۔
- (۹) حیض اور نفاس سے پاک ہونا۔ (۵)

تیمم کے فرائض

تیمم کے فرائض تین ہیں: یعنی وہ کام جن کے بغیر تیمم ہوتا ہی نہیں

(۱) پاکی حاصل کرنے کی نیت کرنا۔

(۲) پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر سارے چہرے پر پھیرنا۔

(۳) دوسری مرتبہ پھر دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ (۶)

تیمم کی سنتیں

(۱) تیمم کے شروع میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کہنا سنت ہے۔

(۲) اُسی ترتیب سے تیمم کرنا سنت ہے جس ترتیب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

(۳) پاک مٹی پر ہتھیلیوں کی اندرونی حصے کو ملنا سنت ہے۔

(۴) مٹی پر ہاتھوں کو ملنے کے بعد مٹی کا جھاڑ دینا سنت ہے۔

(۵) مٹی پر ہاتھ مارتے وقت انگلیوں کا کشادہ رکھنا سنت ہے۔

(۶) پہلے دائیں عضو کا مسح کرنا، پھر بائیں عضو کا مسح کرنا کا سنت ہے۔

(۷) چہرے کے مسح کے بعد داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔

(۸) اگر انگوٹھی وغیرہ پہن رکھی ہو تو اس کو اتار دینا یا آگے پیچھے کر لینا سنت ہے۔ (۷)

تیمم کو توڑنے والی چیزیں

(وہ چیزیں جن سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے)

(۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا گیا تھا اس کے ختم ہو جانے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) بقدر ضرورت پانی مل جانے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (۸)

متفرقات

- سوال:** کیا بیمار آدمی کو دوسرا شخص تیمم کروا سکتا ہے؟
- جواب:** اگر بیمار آدمی اپنے ہاتھوں سے تیمم نہ کر سکے تو دوسرا شخص تیمم کروا سکتا ہے۔ (۹)
- سوال:** ایک ہی مٹی پر بار بار تیمم کرنا کیسا ہے؟
- جواب:** ایک ہی مٹی پر بار بار تیمم کر سکتے ہیں، تیمم کرنے سے مٹی ناپاک نہیں ہوتی۔ (۱۰)
- سوال:** کیا تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو پورا ثواب ملے گا؟
- جواب:** تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو پورا ثواب ملے گا ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (۱۱)
- سوال:** کیا چونا والی دیوار یا مٹی والی دیوار سے تیمم کر سکتے ہیں؟
- جواب:** چونا والی دیوار اور مٹی والی دیوار سے تیمم کر سکتے ہیں۔ (۱۲)
- سوال:** وہ مٹی کا برتن یا دیوار یا ٹائل جس کو پینٹ کر دیا گیا ہو، تیمم کرنا کیسا ہے؟
- جواب:** مٹی کا برتن یا دیوار یا ٹائل جس پر پینٹ کر دیا گیا ہو تیمم درست نہ ہوگا۔ (۱۳)
- سوال:** کیا جنازہ کی نماز اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے تیمم کر سکتے ہیں؟
- جواب:** جنازہ کی نماز، اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز، اگر وضو میں مشغول ہونے کی وجہ سے اس کے بالکل چھوٹ جانے کا خوف ہو تو جلدی سے تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۱۴)



حوالہ جات

- (۱) سورہ النساء: ۴۳۔
- (۲) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الخُنبِ یَتِمُّم، رقم الحدیث، ۳۳۲۔
- (۳) صحیح البخاری، کتاب التیمم: حدیث ۳۳۵۔
- (۴) کذا فی المراقع الفلاح: ۶۴۔
- (۵) علم الفقہ: ۱۳۳/۱، کتاب المسائل: ۱۸۵/۱، تفہیم الفقہ، طہارت کے احکام۔
- (۶) نور الایضاح: ۴۳۔ علم الفقہ: ۱۳۷/۱۔
- (۷) علم الفقہ: ۱۳۸/۱، کتاب النوازل: ۱۶۱/۳۔
- (۸) کتاب المسائل: ۱۹۳/۱، ۱۹۴/۱۔
- (۹) شامی بیروت: ۳۵۷/۱، کتاب المسائل: ۱۹۰/۱۔
- (۱۰) ہندیہ: ۳۱/۱، کتاب المسائل: ۱۹۳/۱۔
- (۱۱) کتاب النوازل: ۱۶۰/۳۔
- (۱۲) کتاب النوازل: ۱۶۱/۳۔
- (۱۳) فتاویٰ ہندیہ: ۲۷۱، کتاب النوازل: ۱۶۳/۳۔
- (۱۴) درمختار بیروت: ۳۶۲/۱، کتاب المسائل: ۱۸۸/۱۔

موزوں پر مسح کے احکام

○ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ: اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ فرماتے ہیں اور وہ تنگی کا ارادہ نہیں فرماتے۔ (۱)

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مسافر کو موزوں پر مسح کی اجازت تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات۔ (۲)

○ شریعت مقدسہ نے لوگوں کی سہولت کی پیش نظر پاؤں کے دھونے کے بدلے میں موزوں پر مسح کی اجازت دے دی ہے۔

موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرطیں

خفین (چمڑے کے موزوں) پر مسح صحیح ہونے کی شرطیں

- (۱) موزوں کو مکمل طہارت اور وضو کر کے پہنا ہو تو مسح جائز ہے۔
- (۲) موزے ایسے ہوں جو ٹخنوں کو چھپالیں تو مسح جائز ہے۔
- (۳) موزے ایسے ہوں جو بغیر باندھے پیروں پر ٹھہرے رہیں تو مسح جائز ہے۔
- (۴) موزے اتنے مضبوط ہوں جنہیں پہن کر تین میل یا اس سے زیادہ چل سکے تو مسح جائز ہے۔
- (۵) اتنے موٹے ہوں کہ پانی کو پیروں تک نہ پہنچنے دیں تو مسح جائز ہے۔
- (۶) پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے مقدار کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو تو مسح جائز ہے۔
- (۷) مسح کرنے والا جنبی نہ ہو۔
- (۸) پیروں کے سائز کے بنے ہوں تو مسح جائز ہے۔ (۳)

مسح میں دو فرض ہیں

- (۱) دونوں پیروں کے اگلے حصے پر مسح کرنا۔
- (۲) دونوں پیروں پر ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر مسح کرنا۔ (۴)

مسح کا مسنون طریقہ

○ خفین پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں داہنے موزہ کے اگلے حصہ (پنجہ) پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزہ کے اگلے حصے پر رکھے انگلیاں پوری پوری رکھے صرف سرے نہ رکھے، اور انگلیوں کو کھولے ہوئے ٹخنوں کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ (۵)

مسح کو توڑنے والی چیزیں

- (۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔
- (۲) پورے موزہ کا اتار دینا یا پیر کا اکثر حصہ باہر آ جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔
- (۳) مسح کی مقررہ مدت گزر جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔
- (۴) موزہ پہنے ہوئے کسی ایک پیر کا اکثر حصہ تک موزہ کے اندر پانی پہنچ جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔
- (۵) پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کے بقدر موزہ پھٹ جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ (۶)

متفرقات

سوال: مسح کب شروع ہو جاتا ہے؟

جواب: وضو کے بعد خفین پہننے کے بعد جب پہلی مرتبہ وضو ٹوٹے اسی وقت سے مسح کی مدت شروع ہو جاتی ہے۔ (۷)

سوال: مسافر اور مقیم کے لیے مسح کی مدت کتنی ہے؟

جواب: مسافر کے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں یعنی ۷۲ گھنٹہ ہے، اور مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات یعنی ۲۴ گھنٹہ ہے۔ (۸)

سوال: کیا باریک موزوں پر مسح درست ہے؟

جواب: باریک موزوں پر مسح درست نہیں ہے۔ (۹)

سوال: اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے موزوں پر مسح کروائے تو کیا درست ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص خفین پر کسی دوسرے سے مسح کرا لے تو درست ہے۔ (۱۰)

سوال: اگر موزہ کی سلائی کھل گئی ہو مگر پیر نظر نہیں آتا ہے تو مسح کرنا کیسا ہے؟

جواب: سلائی کھلنے کے بعد اگر چلنے میں تین انگلی کے برابر یا زیادہ حصہ نظر آجاتا ہے

تو مسح درست نہیں ہے۔ (۱۱)



حوالہ جات

(۱) سورہ البقرة: ۱۸۶۔

(۲) جامع ترمذی: باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم، جلد اول رقم الحدیث: ۹۶۔

(۳) کتاب المسائل: ۱/۹۷، تفہیم الفقہ: ۲/طہارت کے احکام ۶۱

(۴) تفہیم الفقہ: ۲/طہارت کے احکام، زبدۃ الفقہ: کتاب الطہارۃ ۱۲۲۔

(۵) زبدۃ الفقہ: کتاب الطہارۃ، ۱۲۴، کتاب المسائل: ۱/۹۸۔

(۶) درمختار: ۱/۴۰۱، کتاب المسائل: ۱/۲۰۴۔

(۷) کتاب النوازل: ۳/۶۴۔

(۸) کتاب المسائل: ۱/۲۰۱۔

(۹) کتاب النوازل: ۳/۱۳۷۔

(۱۰) کتاب المسائل: ۱/۹۹۔

(۱۱) تفہیم الفقہ، طہارت ۶۱۔

اذان اور اقامت کے احکام

○ اذان اسلام کی اہم ترین نشانی ہے اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ جس جگہ سے اذان کی آواز آتی ہے وہ جگہ اسلامی آبادی ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔

○ احادیث شریفہ میں اذان کی بڑی فضیلت آئی ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اتنی ہی لمبی، چوڑی اس کے لیے مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے، اور جس تر یا خشک چیز تک وہ آواز پہنچتی ہے وہ سب اشیاء اس کے لیے قیامت کے دن گواہ بنیں گی۔ (۱)

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اذان کی فضیلت اور خیر و برکت کا علم ہو جائے تو تم اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنے لگو گے، یعنی ہر ایک اذان کا اتنا شوقین ہو جائے گا کہ اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لیے قرعہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ (۲)

اذان اور اقامت

○ پانچوں فرض نمازوں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے، ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لیے اذان سنت نہیں ہے۔ اقامت بھی پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کے لیے سنت ہے۔ (۳)

اذان کے صحیح ہونے کی شرطیں

- (۱) جس نماز کے لیے اذان دیجائے اس نماز کے وقت کا ہونا ضروری ہے۔ (۴)
- (۲) اذان اور اقامت عربی میں جو نبی ﷺ سے منقول ہے اسی میں ہونا ضروری ہے۔
- (۳) کسی اور زبان میں اذان دینا درست نہیں ہے۔
- (۴) اذان دینے والے کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں۔
- (۵) اذان دینے والے کا عقل مند ہونا ضروری ہے۔
- (۶) چھوٹا بچہ یا مجنون شخص کا اذان دینا درست نہیں ہے۔ البتہ سمجھدار بڑے بچے کی

اذان درست ہے (۵)

اذان کا مسنون طریقہ

- (۱) اذان دینے والے کا پاک اور صاف ہونا سنت ہے۔
- (۲) اگر لاؤڈ اسپیکر نہ ہو تو کسی اونچی جگہ پر اذان دینا سنت ہے۔
- (۳) قبلہ کی طرف منہ کر کے اذان دینا سنت ہے۔
- (۴) دونوں کانوں کے سوراخوں میں شہادت کی انگلی ڈال کر اذان دینا سنت ہے۔ (۶)
- (۵) ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ چار مرتبہ، پھر ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ دو مرتبہ۔
- پھر ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ دو مرتبہ، پھر ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ دو مرتبہ۔
- پھر ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ دو مرتبہ، پھر ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ دو مرتبہ، پھر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ایک مرتبہ کہنا سنت ہے۔
- (۶) ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ کہتے وقت منہ کو داہنی طرف پھیرنا اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کے وقت منہ کو بائیں طرف پھیرنا سنت ہے۔
- (۷) فجر کی اذان میں ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کے بعد ”الصلوة خير من النوم“ دو مرتبہ کہنا سنت ہے۔ (۷)

اقامت کا مسنون طریقہ

- (۱) ایک سانس میں چار مرتبہ ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہنا سنت ہے۔
 - (۲) ایک سانس میں ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا سنت ہے۔
 - (۳) ایک سانس میں ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ کہنا سنت ہے۔
 - (۴) ایک سانس میں ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ دو دو مرتبہ کہنا سنت ہے۔
 - (۵) ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ الگ الگ دو سانس میں کہنا سنت ہے۔
 - (۶) ایک سانس میں ”اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہنا سنت ہے۔
 - (۷) ایک سانس میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا سنت ہے۔ (۸)
- نوٹ: اذان اور اقامت میں اس بات کا خیال رکھیں، ہر کلمہ کے آخر کو ساکن پڑھیں، اور اگر ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کو ملا کر پڑھنا ہے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کی ”راء“ کو زبر پڑھیں ”اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ“

بچہ کی پیدائش پر اذان دینا

○ بچہ یا بچی پیدا ہونے کے بعد بچہ یا بچی کے کان میں اذان اور اقامت کہنا مسنون اور مستحب ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان دے اور بائیں کان میں تکبیر کہے، تو اس کو ”ام الصبیان“ (سوکڑہ کی بیماری) سے ضرر نہیں پہنچے گا۔ (۹)

○ بچہ پیدا ہونے کے بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنت ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بچے کو ہاتھوں پر اٹھا کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے اور ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ کہتے وقت دائیں طرف اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیرنا سنت ہے۔ (۱۰)

متفرقات

سوال: پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان دینا کیسا ہے؟

جواب: پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان دینا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی شہر یا گاؤں میں سے ایک شخص نے اذان دے دیا تو کافی ہے اور اگر کسی نے اذان نہیں دیا تو پورے گاؤں والے گنہگار ہوں گے۔ (۱۱)

سوال: اذان کے بعد اذان کی دعا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اذان کے بعد اذان کی دعا پڑھنا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو شخص اذان سننے کے بعد اس کی دعا پڑھے گا ایسے شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (۱۲)

سوال: اذان کا جواب دینا کیا ہے؟

جواب: زبان سے اذان کا جواب دینا مستحب ہے۔ (۱۳)

سوال: اقامت میں ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ پر منہ پھیرنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت میں بھی ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ پر چہرہ دائیں بائیں پھیرنا مستحب ہے۔ (۱۴)

سوال: عورت کے لیے اذان اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: عورت کے لیے اذان اور اقامت کہنا درست نہیں ہے۔ (۱۵)

سوال: اذان سن کر مسجد میں نہ جانے والا شخص کیسا ہے؟

جواب: اذان کی آواز سن کر مسجد میں نہ جانے والا اور جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والا شخص گنہگار ہے۔ (۱۶)

سوال: اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: اذان کا جواب دینا بہت ثواب کا کام ہے اذان کا جواب دینا چاہیے۔

سوال: اذان کے جواب میں ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کے وقت کیا کہے؟

جواب: ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کے جواب میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ کہنا چاہیے۔ (۱۷)

سوال: اذان کے جواب میں ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کہنے کے بعد ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ کہنا ٹھیک ہے کہ نہیں؟

جواب: اذان کے جواب میں ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کہنے کے بعد ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ کہنا بھی ٹھیک ہے۔ (۱۸)

سوال: ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

جواب: ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کے جواب میں ”صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ“ کہنا چاہیے۔ (۱۹)

سوال: اذان کے وقت دعا مانگنا کیسا ہے؟

جواب: اذان کے وقت دعا مانگنا چاہیے اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (۲۰)

سوال: گھر میں نماز پڑھنے کے لیے اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب: اگر محلہ یا گاؤں کی مساجد میں اذان ہو چکی ہے تو گھر میں تنہا یا جماعت سے نماز

پڑھنے کے لیے اذان کہنے کی ضرورت نہیں۔ (۲۱)

سوال: مردے کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟

جواب: مردے کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا بے اصل اور بدعت ہے۔ (۲۲)

سوال: ایسے شخص کا اذان دینا جو اذان کے الفاظ صحیح ادا نہ کر سکتا ہو کیسا ہے؟

جواب: اذان ایسے شخص کو دینا چاہیے جو اذان کے الفاظ صحیح ادا کر سکتا ہو چاہے عالم ہو یا

غیر عالم۔ (۲۳)

سوال: اذان اور اقامت فرض نمازوں کے لیے ہے یا سنتوں کے لیے بھی؟

جواب: اذان اور اقامت صرف فرض نمازوں کے لیے ہے سنتوں کے لیے نہیں ہے۔ (۲۴)

سوال: اذان دیتے وقت کان میں انگلی ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: اذان دیتے وقت کان میں انگلی ڈالنا مستحب ہے۔ (۲۵)

سوال: کیا فرض نماز اکیلے پڑھنے والے کیلئے، اقامت پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: فرض نماز گھر میں اکیلے پڑھنے والے کے لیے اقامت کہنا مستحب ہے، ضروری

نہیں ہے۔ (۲۶)

سوال: اقامت کہنا کس کے لیے افضل ہے؟

جواب: جو شخص اذان دے اس کے لیے اقامت کہنا افضل ہے، اگر مؤذن نہ ہو تو

دوسرے شخص کے لیے اقامت کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲۷)

سوال: کن حالتوں میں اذان کا جواب دینا منع ہے؟

جواب: آٹھ حالتوں میں اذان کا جواب دینا منع ہے:

(۱) نماز کی حالت میں اذان کا جواب دینا منع ہے۔

(۲) جمعہ کے خطبہ کے دوران اذان کا جواب دینا منع ہے۔

(۳) نماز جنازہ کے دوران اذان کا جواب دینا منع ہے

(۴) دینی تعلیم کے وقت اذان کا جواب دینا منع ہے۔

(۵) ہم بستری کی حالت میں اذان کا جواب دینا منع ہے۔

(۶) غسل خانہ میں اذان کا جواب دینا منع ہے۔

(۷) پیشاب کرتے وقت اذان کا جواب دینا منع ہے۔

(۸) قضاء حاجت کے وقت اذان کا جواب دینا منع ہے۔ (۲۸)

سوال: اگر نماز کھڑی ہونے میں ایک منٹ یا آدھا منٹ باقی ہو تو کیا کرے؟

جواب: مسجد میں پہنچنے کے بعد اگر نماز کھڑی ہونے میں ایک یا آدھا منٹ باقی ہے تو

بیٹھ کر انتظار کرنا چاہیے، کھڑے کھڑے جماعت کھڑی ہونے کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔ (۲۹)

سوال: اقامت کہتے وقت امام کو مصلیٰ پر کب کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: شروع تکبیر سے ہی امام کو مصلیٰ پر کھڑا ہونا چاہیے۔ (۳۰)

سوال: اقامت کھڑے ہو کر سننا چاہیے یا بیٹھ کر؟

جواب: مقتدیوں کو اقامت کھڑے ہو کر ہی سننا چاہیے، تاکہ اقامت ختم ہوتے ہوتے

صفیں مکمل طور پر درست ہو جائیں۔ (۳۱)

سوال: اقامت سے پہلے صفیں درست کرنا کیسا ہے؟

جواب: صفوں کو درست کرنا واجب کے درجہ میں ہے، اس لیے اقامت شروع ہونے

سے پہلے پہلے صفوں کو درست کر لینا بہتر ہے۔ (۳۲)

سوال: اقامت کا جواب دینا چاہیے کہ نہیں؟

جواب: جس طرح اذان کا جواب دینا مستحب ہے اسی طرح اقامت کا بھی جواب دینا

مستحب ہے۔ (۳۳)

سوال: ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

جواب: ”أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا“ کہنا چاہیے۔ (۳۴)

سوال: بیٹھ کر اذان دینا کیسا ہے؟

جواب: جماعت کی نماز کے لیے بلا عذر بیٹھ کر اذان دینا مکروہ اور سنت کے خلاف ہے۔ (۳۵)

سوال: اذان سے پہلے مانک پر صلاۃ و سلام پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: اذان سے پہلے مانک پر صلاۃ و سلام پڑھنا نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہ

کرام اور نہ تابعین سے ثابت ہے، نہ ہی ائمہ اربعہ سے اور نہ ہی بزرگان دین سے ثابت ہے، اس کو

لازم سمجھنا بدعت ہے، اس سے کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا، اس کا ترک کرنا لازم ہے۔ (۳۶)

حوالہ جات

- (۱) ابو داؤد شریف باب رفع الصوت بالاذان، کتاب الصلاة: ۶/۱، رقم الحديث: ۵۱۵۔
- (۲) بخاری: ۸۶/۱، سنن نسائی، کتاب الاذان، باب: الاستهام علی التأذین، رقم الحديث: ۶۷۲۔
- (۳) شامی، جلد ۱/۲۵۷، تفہیم الفقہ، نماز کے احکام: ۱۰۳۔
- (۴) کتاب النوازل: ۲۸۹/۳۔
- (۵) علم الفقہ: ۱۵۵/۲، کتاب المسائل: ۲۵۶/۱۔
- (۶) سنن ابن ماجہ، باب السنۃ فی الاذان، کتاب الاذان والسنۃ فیہا، رقم الحديث: ۷۱۰۔
- (۷) مؤطا امام مالک، صفحہ ۲۴، باب ماجاء فی التراء للصلاۃ، کتاب الصلاۃ، رقم الحديث: ۸۔
- علم الفقہ: ۱۵۵/۲، تفہیم الفقہ دوم نماز کے احکام، ۱۰۷۔
- (۸) کتاب المسائل: ۲۶۲/۱، تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۰۶/۲۔
- (۹) جامع الترمذی: ابواب الاضحی، باب الاذان فی اذان المولود ۸۷: ۱۔
- (۱۰) روي أن عمر بن عبد العزيز كان يؤذن في اليمنی و یقیم فی الیسری إذا ولد الصبی: ۲۷۳/۱۱۔
- (۱۱) شامی، جلد ۱/۲۵۷، (زبدۃ الفقہ: کتاب الصلوۃ: ۱۶۷، تفہیم الفقہ، نماز کے احکام: ۱۰۴/۲۔
- (۱۲) صحیح البخاری: ۸۶/۱، حدیث: ۶۰۶، کتاب النوازل: ۳۹۴/۳۔
- (۱۳) فتاویٰ دارالعلوم: ۶۹/۲۔
- (۱۴) درمختار بیروت: ۴۹/۲، کفایت المفتی: ۷۳، کتاب المسائل: ۱۶۲/۱۔
- (۱۵) کتاب المسائل: ۱۵۵/۱۔
- (۱۶) فتاویٰ دارالعلوم: ۹۲/۷۔
- (۱۷) کتاب المسائل: ۱۵۰/۱۔
- (۱۸) مرافی الفلاح، ص: ۸۰، فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۹، ط: ذابھیل۔
- (۱۹) تفہیم الفقہ: ۱۰۴/۲۔
- (۲۰) تفہیم الفقہ: ۱۰۴/۲۔
- (۲۱) درمختار: ۵۸/۲، کتاب المسائل: ۲۵۴/۱۔
- (۲۲) شامی ذکر یا: ۵۰/۲، کتاب المسائل: ۱۲۶۲۔
- (۲۳) فتاویٰ دارالعلوم کتاب الصلوۃ: ۸۷/۲۔
- (۲۴) فتاویٰ دارالعلوم کتاب الصلوۃ: ۸۶/۲۔
- (۲۵) کتاب النوازل: ۲۹۷/۳۔
- (۲۶) کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ج: ۳۸۴/۱، فتاویٰ دارالعلوم کتاب الصلوۃ: ۹۸/۲۔
- (۲۷) ترمذی، جلد ۱/۷۶، باب من اذن فهو یقیم کتاب الصلاۃ، رقم الحديث: ۱۹۹۔ کتاب النوازل: ۲۳۸/۳۔
- (۲۸) کتاب النوازل: ۳۸۴/۳۔
- (۲۹) شامی: ۷۱/۲، کتاب المسائل: ۲۶۳/۱۔
- (۳۰) کتاب النوازل: ۳۵۳/۳۔
- (۳۱) صحیح مسلم: ۲۲۰/۱، کتاب النوازل: ۳۵۸/۳۔
- (۳۲) صحیح البخاری: ۱۰۰/۱، کتاب النوازل: ۳۷۶/۳۔
- (۳۳) مشکوٰۃ باب فضل الاذان واجابة المؤذن، فتاویٰ دارالعلوم: ۹۲/۷۔
- (۳۴) بدائع الصنائع فی ترتیب الشریع: ج ۱/۵۵۔
- (۳۵) کتاب النوازل: ۳۰۳/۳۔
- (۳۶) صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب: إذا اُصلحوا علی صلح جور فالصلح مردود، ۹۵۹/۲۔
- البحر الرائق، جلوس المؤذن بین الاذان والإقامة، ۲۷۵/۱۔

نماز کے احکام

نماز دین اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان کے بعد اہم ترین رکن ہے۔ اس کی فرضیت قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ یہ شبِ معراج کے موقع پر فرض کی گئی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”وَأَقِمُْوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّائِعِينَ“ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (۱)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان نمازوں کے لئے بہترین وضو کیا اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا، کامل رکوع کیا اور نماز کے اندر خشوع اور خضوع اختیار کیا، تو اللہ عز و جل نے اس کی بخشش کا وعدہ فرمایا ہے، اور جس نے یہ سب کچھ نہ کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی ذمہ نہیں، چاہے تو اسے بخش دے، چاہے تو اسے عذاب دے۔ (۲)

نماز کے شرائط

نماز کے صحیح ہونے کے لیے سات شرطیں ہیں، یعنی جن کا نماز کے شروع کرنے سے پہلے اہتمام کرنا ضروری ہے۔

(۱) حدیث اکبر: ”جس میں غسل ضروری ہوتا ہے“ (جیسے: جنابت، حیض و نفاس)
حدیث اصغر: ”جس میں وضو ضروری ہوتا ہے“ (جیسے: پیشاب، پاخانہ، ریح، نیند، دیوانگی، بے ہوشی اور استخاضہ وغیرہ) سے پاک ہونا ضروری ہے۔

(۲) نمازی کے بدن، کپڑے اور جگہ کا (یعنی جس جگہ نماز پڑھنی ہو) پاک ہونا ضروری ہے۔
(۳) ستر ڈھانکنا یعنی مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک اور آزاد عورت کے لیے چہرہ، ہتھیلیاں اور قدم چھوڑ کر بقیہ پورا بدن چھپانا ضروری ہے۔
(۴) قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے۔

- (۵) نماز کا وقت ہونا، یعنی جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے۔
 (۶) نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کرنا ضروری ہے۔
 (۷) تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے۔ (۳)

متفرقات

- سوال:** خشک ناپاک زمین پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: اگر ناپاک زمین خشک ہو جائے اس پر گندگی کا اثر ظاہر نہ تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۴)
- سوال:** گٹر کے اوپر نماز پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: گٹر کے اوپری حصہ پر جب کہ کوئی ناپاک یا ظاہر نہ ہو اور پاک فرش بچھا ہوا ہو؛ تو اس کے اوپر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۵)
- سوال:** ناپاک زمین پر کپڑا یا چٹائی بچھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: تر یا خشک ناپاک زمین پر ایسا موٹا کپڑا یا چٹائی یا پلاسٹک بچھا کر نماز پڑھیں جس سے نجاست کا اثر اوپر ظاہر نہ ہو؛ تو نماز درست ہو جائے گی۔ (۶)
- سوال:** خشک گھاس اور تر گھاس پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: خشک گھاس اور تر گھاس پر نماز پڑھنا درست ہے، البتہ گھاس کا پاک ہونا ضروری ہے۔ (۷)



حوالہ جات

- (۱) سورۃ البقرہ: ۲۳۔
 (۲) أبو داود، السنن، کتاب الصلوٰۃ، باب فی المحافظة فی وقت الصلوات، رقم: ۴۲۵۔
 (۳) ہندیہ: ۵۸/۱، کتاب المسائل: ۲۶۴/۱، کتاب النوازل: ۳۹۶/۳۔
 (۴) مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۳۰/۱، کتاب النوازل: ۴۰۳/۳۔
 (۵) کتاب النوازل: ۴۰۴/۳۔
 (۶) کتاب النوازل: ۴۰۴/۳۔
 (۷) کتاب النوازل: ۴۰۸/۳۔

نماز کے فرائض

نماز کے فرائض چھ ہیں:

جس شخص نے بھی اس میں سے کسی ایک کو بھی جان بوجھ کر یا بھول کر چھوڑا؛ تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، اور فرض چھوٹ جانے کی صورت میں سجدہ سہو کی بھی اجازت نہیں ہے۔ (۱)

(۱) تکبیر تحریمہ: یعنی ”اللہ اکبر“ سے نماز شروع کرنا۔

(۲) قیام: یعنی فرض، واجب اور نذر کی نمازوں میں کھڑا ہونا۔

(۳) قرأت: یعنی فرض نماز کی دو رکعتوں اور سنن، نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں قرآن

کریم کی کوئی آیت پڑھنا فرض ہے۔

(۴) رکوع کرنا فرض ہے۔

(۵) دونوں سجدے کرنا فرض ہے۔

(۶) تشہد پڑھنے کے بعد رقعہ اخیرہ میں بیٹھنا فرض ہے۔ (۲)



متفرقات

سوال: امام کے تکبیر تحریمہ کہتے وقت مقتدی کو زبان ہلا کر تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب: امام کے تکبیر تحریمہ کہتے وقت مقتدی کو زبان ہلا کر تکبیر کا دوہرا نما فرض نہیں ہے۔

سوال: مقتدی کا امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: مقتدی کا امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا افضل اور مستحب ہے۔

سوال: امام کے تکبیر تحریمہ کے بعد مقتدی کو نماز میں داخل ہونے کے لیے تکبیر تحریمہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: امام کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد مقتدی کو نماز میں داخل ہونے کے لیے تکبیر

تحریمہ کہنا ضروری ہے۔ (۳)

سوال: تکبیر تحریمہ زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: تکبیر تحریمہ زبان سے کہنا جس سے ہلکی آواز پیدا ہو ضروری ہے، دل میں کہہ لینا

کافی نہیں ہے۔ (۴)

سوال: مقتدی امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ کس وقت کہے؟

جواب: مقتدی کو تکبیر تحریمہ امام کے تکبیر تحریمہ کہنے کے فوراً بعد کہنا چاہیے۔ (۵)

سوال: اُن پڑھ اور گونگا آدمی نماز کیسے شروع کرے؟

جواب: اگر کوئی شخص بالکل اُن پڑھ اور جاہل، یا گونگا ہے جو حروف زبان سے ادانہ کر سکے، اس کے لیے تکبیر تحریمہ زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں، دل میں ہی نیت کر لے۔ (۶)

سوال: مقتدی کا امام کی تکبیر سے پہلے تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب: امام کی تکبیر سے پہلے مقتدی کا تکبیر کہنا درست نہیں ہے، امام کی تکبیر کے بعد ہی مقتدی کو تکبیر کہنا چاہیے۔ (۷)

سوال: رکوع کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے، اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر ”اللہ اکبر“ کہنے کے بجائے سیدھا رکوع میں چلا جاتا ہے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (۸)

سوال: رکوع میں امام کے ساتھ شرکت کرنے کے لیے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ کونہ باندھنا کیسا ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھوں کو باندھنا ضروری نہیں، لہذا تکبیر تحریمہ کہہ کر بغیر ہاتھ باندھے ہوئے رکوع میں چلے جانے سے نماز ہو جاتی ہے۔ (۹)

سوال: بلا عذر بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہو، اس کے لیے فرض یا واجب نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱۰)

سوال: نماز کی نیت کر کے ہاتھ نیچے چھوڑنا چاہیے کہ نہیں؟

جواب: نماز کی نیت کر کے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لینا چاہیے۔ (۱۱)



نماز کے واجبات

(یعنی وہ کام جن کے چھوٹ جانے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے بغیر سجدہ سہو کے نماز نہیں ہوگی)

(۱) نماز شروع کرتے وقت ”اللہ اکبر“ کے لفظ سے تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے۔

(۲) سورہ فاتحہ کا فرض کی دو رکعتوں اور وتر اور سنن و نوافل کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

(۳) سورہ فاتحہ کے ساتھ فرض کی دو رکعتوں میں سورت ملا نام از کم قرآن کی تین آیتوں یا

ایک لمبی آیت کے بقدر قرأت کرنا واجب ہے۔

(۴) جن رکعتوں میں سورہ فاتحہ ملانا ضروری ہے ان میں سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے

پڑھنا واجب ہے۔

(۵) جہری نمازوں جیسے فجر، جمعہ، عیدین، مغرب، اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور وتر،

تراویح کی سب رکعتوں میں امام کے لیے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

(۶) سری نمازوں جیسے ظہر اور عصر کی سب رکعتیں، مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی

آخری دو رکعتوں میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے۔

(۷) تعدیل ارکان یعنی نماز کے افعال جیسے قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ اخیرہ، قومہ اور جلسہ کی

ادائیگی میں اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا واجب ہے۔

(۸) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑا ہونا واجب ہے۔

(۹) سجدہ میں پیشانی کے ساتھ ناک کا زمین پر ٹیکنا واجب ہے۔

(۱۰) ہر رکعت میں دونوں سجدوں کا لگاتار ادا کرنا واجب ہے۔

(۱۱) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ کرنا) واجب ہے۔

(۱۲) تین یا چار رکعت والی فرض یا نفل نمازوں میں دو رکعتوں پر بیٹھنا یعنی قعدہ اولیٰ

کرنا واجب ہے۔

(۱۳) قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں تشہد یعنی ”التحیات“ پڑھنا واجب ہے۔

- (۱۴) نماز کے سب افعال کو بغیر کسی فصل کے ترتیب کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔
- (۱۵) لفظ ”السلام“ دو مرتبہ کہہ کر نماز کی تکمیل کرنا واجب ہے۔
- (۱۶) وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔
- (۱۷) عیدین کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں (تین پہلی رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں) اور ان میں سے ہر ایک تکبیر مستقل واجب ہے۔
- (۱۸) عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر واجب ہے۔ (۱۲)
- (۱۹) فرض کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے متعین کرنا واجب ہے۔ (۱۳)



متفرقات

- سوال:** امام کی قرأت کے وقت مقتدی کا خاموش رہنا کیسا ہے؟
- جواب:** امام کی قرأت کے وقت مقتدی کو خاموش رہنا واجب ہے۔ (۱۴)
- سوال:** سنن اور نوافل کی چاروں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا کیسا ہے؟
- جواب:** سنن اور نوافل کی چاروں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے۔ (۱۵)
- سوال:** اگر کوئی شخص پہلی دو رکعتوں کو چھوڑ کر تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملائے تو کیا کرے؟
- جواب:** اگر کسی نے تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملایا تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔
- سوال:** زبان سے تلفظ کے بغیر دل میں قرأت کرنا کیسا ہے؟
- جواب:** نماز میں قرأت کا تلفظ زبان سے ادا کرنا ضروری ہے، دل میں پڑھنے سے فرض قرأت ادا نہ ہوگی۔ (۱۶)
- سوال:** گونگا شخص نماز کیسے پڑھے؟

- جواب:** گونگا شخص خاموش رہ کر پوری نماز ادا کرے گا اس کی نماز اسی طرح ہو جائے گی۔ (۱۷)
- سوال:** چار رکعت والی نماز میں قعدہ اولیٰ تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھنا شروع

کر دیا تو کیا کرے؟

جواب: قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھتے ہی تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا واجب ہے، اگر بھول سے دیر کردی اور درود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔

سوال: نماز میں ترتیب کے خلاف کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کسی نے ترتیب کے خلاف عمل کیا جیسے رکوع کے بعد کھڑے ہونے کے بجائے سجدہ میں چلا گیا یا دو مرتبہ رکوع کر لیا یا تین مرتبہ سجدہ کر لیا تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا۔

سوال: نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔

سوال: منفرد کارات کی نماز میں زور سے تکبیر اور قرأت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جہری نمازوں کے وقت میں منفرد کو اختیار ہے چاہے جہر کرے یا آہستہ پڑھے، و ترا و ررات کے نوافل کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دن کی نوافل میں جہر نہیں کرے گا۔ (۱۸)

سوال: اگر امام سری رکعت میں آواز سے قراءت کر لے یا جہری رکعت میں خاموش قراءت کر لے تو کیا سجدہ سہو واجب ہو جائے گا؟

جواب: جن نمازوں میں آہستہ آواز سے قراءت کرنا ضروری ہے، اس میں اگر امام بلند آواز سے تلاوت کر لیتا ہے، یا سری نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر لیتا ہے، تو اگر اتنی مقدار بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قراءت کر لے کہ جتنی مقدار قراءت سے نماز درست ہو جاتی ہے، یعنی تین مختصر آیتوں یا ایک لمبی آیت کے بقدر، تو سجدہ سہو کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ (۱۹)



نماز کی سنتیں

سنت کا حکم: سنت پر عمل کرنا ضروری ہے اور بڑے ثواب کا باعث ہے، لیکن اس کے چھوٹے سے نہ تو نماز میں سجدہ مسہو واجب ہوتا ہے اور نہ وہ فاسد ہوتی ہے۔
 سنت چھوڑنے کا حکم درج ذیل مختلف صورتوں میں الگ الگ ہے:
 (۱) اگر بلا ارادہ کوئی سنت چھوٹ گئی تو گناہ نہیں ہے۔
 (۲) اگر قصداً کوئی سنت چھوڑی، لیکن دل میں سنت کی حقارت اور ہلکا سمجھنے کا ارادہ نہیں ہے تو گناہ گار ہوگا۔

(۳) اگر نعوذ باللہ سنت کو حقارت اور ہلکا سمجھ کر چھوڑا ہے تو ایسا شخص اسلام سے خارج ہے۔
 اس لیے بہر حال نماز کو سنت کے مطابق پڑھنے کا مکمل اہتمام کرنا چاہیے، اور کوشش کرنی چاہیے کہ نماز کی کوئی سنت ہم سے فوت نہ ہو۔ (۲۰)

قیام کی سنتیں

- (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا سر کو نہ جھکانا سنت ہے۔
- (۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی (انگلی) کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا سنت ہے۔
- (۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا سنت ہے۔
- (۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنت ہے۔
- (۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے
- (۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا سنت ہے۔
- (۷) دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا سنت ہے۔
- (۸) انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا سنت ہے۔
- (۹) ہاتھ کی درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا سنت ہے۔

(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

(۱۱) ثناء پڑھنا سنت ہے۔

(۱۲) ثناء کے بعد ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنا سنت ہے۔ (۲۱)

قرأت کی سنتیں

(۱) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ“ پڑھنا سنت ہے۔

(۲) سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد آہستہ سے آمین کہنا سنت ہے۔

(۳) فجر کی پہلی رکعت کی قرأت کو دوسری رکعت کی قرأت سے لمبی کرنا سنت ہے۔

(۴) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

(۵) قرأت نہ زیادہ جلدی جلدی پڑھنا اور نہ زیادہ ٹھہر ٹھہر پڑھنا، بلکہ درمیانی رفتار سے

پڑھنا سنت ہے۔ (۲۲)

رکوع کی سنتیں

(۱) رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَظِيمِ“ کہنا سنت ہے۔

(۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔

(۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا سنت ہے۔

(۴) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا سنت ہے۔

(۵) رکوع میں پیٹھ کو بچھا دینا سنت ہے۔

(۶) سر اور ٹہریں کو برابر رکھنا سنت ہے۔

(۷) رکوع سے اٹھنے میں امام ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَهُ“ اور مقتدی کو ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“

اور منفرد یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے کو ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَهُ“ ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“

کہنا سنت ہے۔ (۲۳)

سجدہ کی سنتیں

- (۱) سجدہ کی تکبیر کہنا سنت ہے۔
- (۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا سنت ہے۔
- (۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا سنت ہے۔
- (۴) اس کے بعد چہرہ رکھنا سنت ہے۔
- (۵) چہرہ میں پہلے ناک اس کے بعد پیشانی رکھنا سنت ہے۔ (۲۴)
- (۶) دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا سنت ہے۔
- (۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا سنت ہے۔
- (۸) پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا سنت ہے۔
- (۹) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا سنت ہے۔
- (۱۰) سجدہ میں کم سے کم تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھنا سنت ہے۔
- (۱۱) سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کہنا سنت ہے۔
- (۱۲) سجدہ سے اٹھتے ہوئے پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہتھیلی اور اس کے بعد گھٹنوں کو اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا سنت ہے۔ (۲۵)

قعدہ کی سنتیں

- (۱) بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا سنت ہے۔
- (۲) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا سنت ہے۔
- (۳) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا سنت ہے۔
- (۴) تشهد میں ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پر شہادت کی انگلی اٹھانا اور ”إِلَّا اللَّهُ“ پر گرا دینا سنت ہے۔
- (۵) قعدہ اخیرہ میں ”التَّحِيَّاتُ“ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔
- (۶) قعدہ اخیرہ میں ”درود شریف“ کے بعد دعاء ماثورہ پڑھنا سنت ہے۔
- (۷) سلام پھیرتے وقت دونوں جانب چہرہ گھمانا سنت ہے۔

- (۸) سلام کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا سنت ہے۔
 (۹) امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا سنت ہے۔
 (۱۰) منفرد تنہا نماز پڑھنے والے کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا سنت ہے۔
 (۱۱) مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا سنت ہے۔
 (۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا سنت ہے۔ (۲۶)



نماز کے مفسدات

- (وہ کام جن کے کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)
- (۱) بات کرنا اگرچہ بھول کر ہو یا غلطی سے ہو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۲) ایسی دعا جو لوگوں کی بات چیت کے مشابہ ہو، نماز کو فاسد کر دیتی ہے۔
 (۳) کسی کو سلام کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۴) سلام کا جواب زبان سے دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۵) عمل کثیر یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس کے کرنے والے کو دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو اس طرح نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۶) سینہ کو قبلہ کی طرف سے پھیر دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۷) کسی چیز کا جو منہ سے باہر ہو کھالینا اگرچہ تھوڑی ہو نماز کو فاسد کر دیتی ہے۔
 (۸) جو چیز دانتوں کے درمیان میں چنے کے برابر ہو کھالینا نماز کو فاسد کر دیتی ہے۔
 (۹) پانی وغیرہ پینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۱۰) بلا ضرورت کھنا کرنا کہ جس سے حروف پیدا ہو جائیں نماز کو فاسد کر دیتی ہے۔
 (۱۱) آہ، اوہ، اُف یا تَف وغیرہ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۱۲) چھینکنے والے کے جواب میں ”یٰۤاَیُّہُمَّ اللّٰہُ“ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
 (۱۳) کسی مشرک کے جواب میں ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کہنا یا رنج کی بات سن کر ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ“ پڑھنا اور اچھی خبر سن کر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ“ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

- (۱۴) تعجب کی بات پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ یا ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۱۵) قرآن کی کسی آیت کو خطاب اور جواب کی نیت سے پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۱۶) تیمم کرنے والے کا پانی پر قادر ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۱۷) موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت ختم ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۱۸) موزوں کو نکال دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۱۹) ان پڑھ کا ایک آیت یاد کر لینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۰) ننگے کو کپڑا مل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۱) اشارے سے نماز پڑھنے والے کا رکوع سجدے پر قادر ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۲) صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (یعنی ایسا شخص جس کے ذمہ کوئی نماز پہلے کی قضا نہ ہو اور اس نے وقت میں گنجائش کے باوجود بھول کر وقتیہ نماز کی نیت باندھ لی ہو، پھر نماز کے دوران اسے یاد آ جائے کہ اس پر تو کچھلی نماز بھی قضا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی)۔
- (۲۳) جو امامت کے قابل نہ ہو اس کو خلیفہ (امام) بنانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۴) نماز فجر میں سورج نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۵) عیدین کی نماز میں زوال ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۶) نماز جمعہ میں عصر کا وقت ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۷) پٹی کا زخم سے اچھا ہو کر گر جانے سے (یعنی جس پٹی پر مسح کیا ہو) نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۸) معذور کے عذر کے جاتے رہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۲۹) قصداً وضو توڑ دینا یا کسی دوسرے کے فعل سے وضو ٹوٹ جانا مثلاً کسی نے کوئی چیز ماری اور خون نکل آیا تو اس طرح سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۰) بے ہوش جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۱) پاگل ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۲) نہانے کی حاجت ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

- (۳۳) رکوع سجدے والی نماز میں کسی عورت کا بلا حائل کے مرد کے برابر کھڑا ہونا بشرطیکہ تحریمہ میں دونوں شریک ہوں اور ایک ہی نماز پڑھ رہے ہوں اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو، تو اس طرح سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۴) اپنے امام کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو نماز میں غلطی بتانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۵) قرآن کریم دیکھ کر نماز میں پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۶) ایک رکن کی مقدار ستر کھل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۷) مقتدی کا اپنے امام سے پہلے کوئی رکن پورا کر لینے اور امام کے ساتھ بالکل شریک نہ ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- (۳۸) نماز کے درمیان قرآن کریم پڑھتے ہوئے فحش غلطی ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۲۷)



نماز کے مکروہات

مکروہ کا اثر نماز پر!

- جو نماز مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ (۲۸)
- (۱) ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جس میں تصویریں بنی ہوئی ہوں مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲) چادر یا رومال سر یا دونوں کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں سرے ایک دوسری جانب چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۳) آستین اور دامن سمٹے ہوئے حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۴) نماز کی حالت میں کپڑے یا بدن کے کسی حصے سے کھلتے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۵) نماز کے درمیان دانت سے ناخن کترنا، دامن یا آستین درست کرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۶) پیشاب، پاخانہ یا ریاح کے دباؤ کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۷) کسی مرد کا اپنے بالوں کی چوٹیاں یا بڑ وغیرہ سے باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

- (۸) نماز کے درمیان سجدے کی جگہ کنکری وغیرہ کو بار بار صاف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۹) نماز کے درمیان انگلیاں چٹکانا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۰) نماز کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۱) نماز پڑھتے ہوئے اپنی کوکھ پر ہاتھ ٹیکنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۲) نماز کے درمیان چہرہ کا ادھر ادھر گھمانا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۳) فرض نماز بغیر ضرورت ٹیک لگا کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۴) نماز میں کتے کی طرح سرین ٹیک کر اور پاؤں کھڑے کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۵) کرتا یا چادر وغیرہ موجود ہونے کے باوجود صرف لنگی یا پاجامہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۶) تمام بدن کو ایک چادر میں اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا جس میں ہاتھ نکالنے کا موقع نہ ہو تو اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۷) رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۸) نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو خود ایک دو مرتبہ پنکھا جھلنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۱۹) جماعت کی نماز میں امام سے پہلے ارکان نماز ادا کرنا ممنوع اور مکروہ ہے۔
- (۲۰) بیت الخلاء، غسل خانہ اور ہر ایسی جگہ جہاں نجاست کا شبہ ہو وہاں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۱) قبرستان میں اس طرح نماز پڑھنا کی قبریں سامنے ہوں مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۲) بیچ راستہ پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۳) سر پر کوئی رومال وغیرہ اس طرح باندھا کہ بیچ سر کا حصہ کھلا رہا اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۴) بغیر کسی عذر کے ناک کو چھوڑ کر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۵) سجدہ کی حالت میں مرد کا کہنیاں زمین پر ٹیکنا اور زمین سے چپک کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۶) کسی شخص کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

- (۲۷) نماز میں آواز کے بغیر ہنسا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۸) نماز کے درمیان آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔
- ترتیب کے خلاف قرأت کرنا یعنی پہلی رکعت میں پڑھی گئی سورت سے پہلی سورت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۲۹) اگر جماعت ہو رہی ہے اور اگلی صف میں جگہ خالی ہونے کے باوجود پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۳۰) جماعت کی نماز میں امام کا اکیلے بلند مقام (ایک فٹ یا اس سے زائد) پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۳۱) امام کا آنے والے کے انتظار میں قرأت یا رکوع لمبا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲۹)
- ہدایت:** اگر نماز کے دوران کسی داخلی عمل کی وجہ سے نماز میں کراہت آئی ہے؛ تو اس نماز کا اعادہ (شروع سے دوبارہ پڑھنا) واجب ہے (مثلاً: واجب ترک کرنا، تعدیل ارکان چھوڑ دینا، یا تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔ وغیرہ (۳۰))
- لیکن اگر نماز سے خارج کسی امر کی وجہ سے کراہت آئی ہے؛ تو اس صورت میں نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے۔ (مثلاً: امام کا فاسق ہونا، سورتوں کا الٹ پلٹ کر کے پڑھنا۔ وغیرہ)



متفرقات

- سوال:** امام صاحب کا تعوذ، تسمیہ اور ثنا بہت جلدی پڑھنا لینا کیسا ہے؟
- جواب:** امام کو ثناء اور تعوذ، تسمیہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنی چاہیے، تاکہ مقتدی حضرات بسہولت اپنی ثناء پوری کر سکیں، جلد بازی یا سرے سے ثناء کو چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے۔ (۳۱)
- سوال:** جماعت میں امام کے پیچھے رکوع اور سجدے کی تسبیحات پڑھنا کیسا ہے؟
- جواب:** جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت میں مقتدی کے لیے رکوع و سجدہ کی تسبیحات پڑھنا مسنون ہے۔ (۳۲)
- سوال:** نماز میں تلاوت کے کتنے درجے ہیں؟

جواب: اہل تجوید کے نزدیک قرآن کریم کی تلاوت کے چار درجے ہیں۔

(۱) ترتیل: یعنی مخارج و صفات کی رعایت رکھتے ہوئے خوش الحانی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، اس طرح کی تلاوت فرض نماز میں ہوتی ہے۔

(۲) تحقیق: یعنی ترتیل سے بھی زیادہ اطمینان سے پڑھنا جیسا کہ جلسوں میں تلاوت ہوتی ہے۔

(۳) حدر: یعنی قواعد تجوید کی رعایت رکھتے ہوئے قدرے رواں پڑھنا جیسا کہ تراویح

میں پڑھا جاتا ہے۔

(۴) تدویر: یعنی ترتیل و حدر کے درمیانی انداز میں تلاوت کرنا۔

ان میں سب سے افضل مرتبہ ترتیل کا ہے چنانچہ قرآن پاک میں فرمایا گیا: ”وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا“ اس لیے افضل یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں میں ترتیل کا لحاظ رکھا جائے، اور دیگر سنن و نوافل میں اگر حدر آیا تدویر تلاوت کی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳۳)

سوال: قعدہ میں کلمہ شہادت کہتے وقت انگلی اٹھانے کے بعد مٹھی بند رکھی جائے یا کھول

دینی چاہیے؟

جواب: قعدہ میں ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ“ کہتے وقت انگلی اٹھائی جائے اور ”اِلَّا اللّٰهُ“ پر انگلی

جھکا دی جائے گی، اور حلقہ (مٹھی) کو اخیر نماز تک باقی رکھنا سنت ہے۔ (۳۴)

سوال: ننگے سر بغیر ٹوپی وغیرہ کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے، بلا عذر بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۳۵)

سوال: ٹخنوں سے نیچے پا عجامہ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مرد کے لیے نماز اور نماز کے علاوہ دونوں حالتوں میں ٹخنوں سے نیچے پا عجامہ

پہننا جائز ہے، ٹخنے سے نیچے پا عجامہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۳۶)

سوال: نماز کے درمیان جیب سے موبائل نکال کر گھنٹی بند کرنا کیسا ہے؟

جواب: جیب سے باقاعدہ موبائل نکال کر سوئچ بند کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، لہذا

اگر دوران نماز موبائل بند کرنے کی ضرورت ہو تو جیب سے نکالے بغیر بند کرنا چاہیے۔ (۳۷)

سوال: مقامی لوگوں کے لیے مسجد کے اندر دوسری جماعت کرنا کیسا ہے؟

جواب: آبادی اور محلہ کی مسجد میں مقامی لوگوں کے لیے ایک مرتبہ جماعت ہو جانے کے

بعد دوبارہ جماعت کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳۸)

سوال: مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسبوق اس مقتدی کو کہتے ہیں جو پہلی رکعت ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل

ہوا ہو۔ (۳۹)

سوال: وہ شخص جس کی ایک رکعت چھوٹی ہو وہ نماز کیسے ادا کرے گا؟

جواب: جس شخص کی ایک رکعت چھوٹی ہو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو پہلے ثناء اور سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر ایک رکعت مکمل کر کے سلام پھیرے۔

سوال: جس شخص کی دو رکعت چھوٹی ہو، وہ نماز کیسے ادا کرے؟

جواب: جس شخص کی دو رکعت چھوٹی ہو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو پہلے ثناء اور سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکعت مکمل کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر دوسری رکعت مکمل کر کے سلام پھیرے۔

سوال: جس شخص کی تین رکعت چھوٹی ہو وہ نماز کیسے ادا کرے؟

جواب: پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت ملائے پھر رکوع اور سجدہ کے بعد قعدہ کرے، ”التحیات“ سے فارغ ہو کر قیام میں جا کر سورہ فاتحہ اور سورت ملا کر رکعت کو مکمل کرے، آخری رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر نماز کو مکمل کرے۔ (۴۰)

سوال: جس شخص کو مغرب کی صرف ایک رکعت ملی تو نماز کیسے پورا کرے؟

جواب: جس شخص کو امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی تو دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے، بہتر ہے کہ ان دونوں رکعتوں کے درمیان قعدہ کرے، اگر قعدہ نہیں کیا تو بھی نماز درست ہو جائے گی۔ (۴۱)

سوال: عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد نفل وغیرہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عصر کی فرض نماز نماز پڑھنے کے بعد کوئی نفل نماز پڑھنی جائز نہیں ہے۔ (۴۲)

سوال: کن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: درج ذیل تین اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱) سورج طلوع ہونے سے اشراق کا وقت شروع ہونے تک، یعنی تقریباً ۱۵ سے

۲۰/ منٹ۔ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۲) زوال کے وقت: یعنی جنتریوں میں جو زوال (نصف النہار) کا وقت درج ہوتا ہے اس سے احتیاطاً پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۳) غروب شمس کے وقت: یعنی جب سورج ڈوبنا شروع ہو جائے، تو مکمل ڈوبنے تک نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔ (۴۳)

سوال: جہری نماز میں مسبوق شاکب پڑھے گا؟

جواب: جہری نماز میں امام کے ساتھ شامل ہو کر تحریمہ کے بعد ثناء نہیں پڑھے گا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب فوت شدہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اس وقت ثناء پڑھے۔ (۴۴)

سوال: مسبوق سری نماز میں ثناء کب پڑھے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص سری نماز میں قرأت شروع ہونے کے بعد شامل ہو تو ثناء پڑھ لے اور اگر کوئی رکعت چھوٹ گئی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ثناء پڑھے۔ (۴۵)

سوال: اگر امام کو سجدہ سہو کی ضرورت ہے تو کیا مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا؟

جواب: مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا۔ (۴۶)

سوال: مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیر دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: اگر مسبوق شخص نے بھول سے سلام پھیر دیا تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) امام سے پہلے سلام پھیرا تو مسبوق پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

(۲) امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیرا ہے تو مسبوق پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

(۳) امام کے بعد سلام پھیرا (جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے) تو اس صورت میں مسبوق پر

سجدہ واجب ہوگا۔ (۴۷)

سوال: مسبوق کو اپنی نماز پوری کرنے کے لیے کب کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: مسبوق کو چاہیے کہ جب امام دونوں سلام مکمل (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) پھیر چکے اور اس

کو اطمینان ہو جائے کہ امام پر سجدہ سہو لازم نہیں ہے تو وہ کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز مکمل کر لے۔ (۴۸)

سوال: اگر مسبوق جان بوجھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسبوق جان بوجھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو اس کو نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ (۴۹)

سوال: اگر کسی مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز ہو جائے گی، البتہ مقتدی کے لیے ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔ (۵۰)

سوال: اگر مقتدی نے سہو یا کسی عذر کی وجہ سے امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سہو یا کسی عذر کی وجہ سے یا وضو ٹوٹ جانے کا خوف ہو اور سخت مجبوری کی وجہ سے سلام پھیر دیا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۵۱)

سوال: اگر کوئی نمازی نماز پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر کسی مجبوری کی وجہ سے اٹھ جائے، تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کوئی شخص نماز کے آخر میں ایک طرف سلام پھیرے اور دوسری طرف سلام پھیرے بغیر اٹھ جائے، تو ایسی صورت میں اس شخص پر نماز کے وقت کے اندر نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے، اور نماز کا وقت نکل جانے کے بعد اعادہ کرنا مستحب ہے۔ (۵۲)

سوال: آدمی آستین، بنیائُن یا شرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: آدمی آستین، بنیائُن یا شرٹ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۵۳)



حوالہ جات

(۱) تنہیم الفقہ ۲/۱۱۶، نماز کے احکام۔ فتاویٰ ہندیہ: کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ۱/۱۲۶، ط: رشیدیہ۔

(۲) کتاب النوازل: ۷۰/۳، ۷۲/۳۔

(۳) ذکر اسم ربہ فصلی، الأعلى: ۱۵، المبسوط للسرخسی: ۱/۱۱۱۔

(۴) و اقم الصلاة لذكری، طہ: ۱۳۔ المبسوط للسرخسی، ۱/۱۱۱۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: فتویٰ۔

(۵) شامی اشرفی: ۲/۲۶۱، بحث شروط التحريم۔

(۶) کتاب النوازل: ۷۹/۳۔

(۷) کتاب النوازل: ۸۰/۳۔

(۸) کتاب النوازل: ۸۱/۳۔

(۹) کتاب النوازل: ۷۷/۳۔

(۱۰) کتاب النوازل: ۸۵/۳۔

(۱۱) فتاویٰ دارالعلوم کتاب الصلوۃ: ۱۱۸/۲۔

(۱۲) کتاب المسائل: ۱۲/۱، ۱۸/۳۔

(۱۳) کتاب النوازل: ۵۹/۳۔

(۱۴) کتاب المسائل: ۱۲/۱۔

(۱۵) کتاب المسائل: ۱۲/۱۔

- (۱۶) فتاویٰ رشیدیہ: ۳۱۹، کتاب النوازل: ۵۱۰/۳۔
- (۱۷) کتاب النوازل: ۵۱۲/۳۔
- (۱۸) کتاب النوازل: ۵۷۱/۳۔ تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۲۱۔
- (۱۹) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین ”رد المحتار“، ۸۱/۲۔
- (۲۰) کتاب المسائل: ۳۳۹/۱۔
- (۲۱) نور الایضاح: ۶۴، تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۲۰/۲، زبدۃ الفقہ کتاب الصلوٰۃ: ۲۱۳، کتاب المسائل: ۳۴۲/۱۔
- (۲۲) نور الایضاح: ۶۴، تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۲۰/۲، زبدۃ الفقہ کتاب الصلوٰۃ: ۲۱۳، کتاب المسائل: ۳۴۲/۱۔
- (۲۳) نور الایضاح: ۶۴، تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۲۰/۲، زبدۃ الفقہ کتاب الصلوٰۃ: ۲۱۳، کتاب المسائل: ۳۴۲/۱۔
- (۲۴) علم الفقہ: حصہ ۲، ۲۱۲/۲، سنن الترمذی: ۵۶/۲۔
- (۲۵) نور الایضاح: ۶۴، زبدۃ الفقہ کتاب الصلوٰۃ: ۲۱۴، کتاب المسائل: ۳۴۵/۱۔
- (۲۶) نور الایضاح: ۶۴، تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۲۲/۲، زبدۃ الفقہ کتاب الصلوٰۃ: ۲۱۵، کتاب المسائل: ۳۶۰/۱۔
- (۲۷) نور الایضاح: ۸۰، کتاب المسائل: ۳۸۵/۱ تا ۴۰۲، تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۲۴/۲، علم الفقہ: ۲۴۷/۲۔
- (۲۸) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، رد المحتار: ۴۵۷/۱، کتاب المسائل: ۳۶۷/۱۔
- (۲۹) کتاب المسائل: ۳۶۱/۱ تا ۳۷۷، علم الفقہ: ۲۵۴/۲۔
- (۳۰) کتاب المسائل: ۳۶۷/۱، الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار) ۴۵۷/۱۔
- (۳۱) کتاب النوازل: ۵۰/۴۔
- (۳۲) کتاب النوازل: ۵۸/۴۔
- (۳۳) مستفاد: تسہیل القرآن: ۵، ۶، کتاب النوازل: ۵۱۵/۳۔
- (۳۴) کتاب النوازل: ۷۲/۴۔
- (۳۵) کتاب النوازل: ۸۶/۴۔
- (۳۶) کتاب النوازل: ۱۰۸/۴۔
- (۳۷) کتاب النوازل: ۱۸۹/۴۔
- (۳۸) فتاویٰ قاسمیہ: ۲۱۳/۶۔
- (۳۹) کتاب المسائل: ۴۲۶/۲۔
- (۴۰) کتاب المسائل: ۴۲۷/۱۔
- (۴۱) کتاب المسائل: ۴۲۷/۱۔
- (۴۲) ترمذی: ۴۵/۱، کتاب النوازل: ۲۳/۳، فتاویٰ دارالعلوم: جلد ۲، ۵۹/۲۔
- (۴۳) صحیح مسلم، الصلاة، باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها: ۲۷۶/۱، کتاب النوازل: ۲۶۲/۲۔
- (۴۴) کتاب المسائل: ۴۲۸/۱۔
- (۴۵) فتاویٰ ہندیہ: ۹۰/۱۔
- (۴۶) کتاب المسائل: ۴۲۸/۱۔
- (۴۷) کتاب المسائل: ۴۲۸/۱، فتاویٰ شامی، باب سجود السهو: ۸۳/۸۲/۲۔
- (۴۸) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار) ۵۹۷/۱۔ کتاب المسائل: ۴۲۸/۱۔
- (۴۹) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، رد المحتار: ۵۲۵/۱۔
- (۵۰) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، رد المحتار: ۵۲۵/۱۔
- (۵۱) الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، رد المحتار: ۵۲۵/۱۔
- (۵۲) فتاویٰ شامی کتاب الصلاة، واجبات الصلاة ج: ۱، ص: 468، ط: سعید، کتاب المسائل: ۳۱۸/۱۔
- (۵۳) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح: ”وتشیر کمیہ عنہما“ للنہی عنہ لما فیہ من الجفاء المنافی للخشوع۔
- کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فی المکروہات، ۱۲۸/۱۔

نماز کا مسنون طریقہ

(جب مصلیٰ پر کھڑے ہوں)

- نماز شروع کرنے سے پہلے مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ دربارِ خداوندی میں حاضر ہونے کا تصور کریں اور دنیوی وساوس اور خیالات ذہن سے نکال دیں۔ (۱)
- چہرہ اور سینہ قبلہ کی طرف کر لیں۔ (۲)
- سیدھے کھڑے ہوں، سر یا کمر جھکا کر نہ رکھیں۔ (۳)
- پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ رکھنے کا اہتمام کریں، ان کا رخ دائیں بائیں نہ ہو۔
- مرد حضرات دونوں پیر ملا کر نہ رکھیں، بلکہ ان کے درمیان (اگر کوئی عذر نہ ہو تو) بہتر ہے کہ چار انگل کا فاصلہ رکھیں۔ (۴)
- نماز میں ٹخنے کھلے رکھنے کا خاص اہتمام رکھیں۔
- جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو صف سیدھی رکھنے کا اہتمام کریں۔
- صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کر لیں، اس کی مسنون شکل یہ ہے کہ ہر نمازی اپنا بازو دوسرے نمازی کے بازو سے ملا کر کھڑا ہو۔ (۵)

- نمازی کی ہیئت اور لباس باوقار ہونا چاہیے، ننگے سر نماز پڑھنا، کہنیاں کھول کر نماز پڑھنا، یا حقارت آمیز کپڑے پہن کر نماز پڑھنا بارگاہِ خداوندی کے آداب کے خلاف ہے۔ (۶)

جب نماز شروع کریں

- نماز شروع کرتے وقت دل میں ارادہ کریں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، بہتر ہے کہ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لیں، لیکن زبان سے نیت کرنا لازم اور ضروری نہیں ہے۔ (۷)
- اس کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں، اور انگھوٹے کان کی لو کے بالمقابل آجائیں۔ (۸)
- پھر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لیں اور درمیان کی تین انگلیاں سیدھی کر کے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ (۹)

○ خواتین دوپٹے کے اندر سے صرف کندھے تک ہاتھ اٹھائیں، اور پھر اپنے سینہ پر دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے اوپر رکھ دیں مرد کی طرح حلقہ نہ بنائیں۔ (۱۰)

قیام کی حالت

- تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھیں۔
- ثناء کے بعد ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھیں۔ (۱۱)
- اس کے بعد ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ“ پڑھیں۔ (۱۲)
- ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ“ کے بعد سورہ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھیں، اور بہتر یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس کی ہر آیت الگ الگ سانس میں تلاوت کریں۔ (۱۳)
- پھر ہر نماز کے اعتبار سے جو سورت مستحب ہو (یا جو سورت یاد ہو) اسے پڑھیں۔
- اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثناء پڑھنے کے بعد خاموش کھڑے رہیں، تعوذ و تسمیہ اور قرأت نہ کریں، چاہے جہری نماز ہو یا سری نماز ہو۔ (۱۴)
- جب امام ”وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو سب مقتدی آہستہ آواز سے ”آمین“ کہیں۔ (۱۵)
- کھڑے ہوتے وقت بالکل پرسکون رہیں جسم کو خواہ مخواہ حرکت نہ دیں، کھجلی کے تقاضے کو حتی الامکان برداشت کریں، بہت ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ کا بقدر ضرورت استعمال کریں، اس طرح ممکن حد تک جمائی کو روکنے کی کوشش کریں، نیز ایک پاؤں پر مکمل زور دے کر نہ کھڑے ہوں، بلکہ اعتدال کے ساتھ دونوں پیروں پر برابر وزن رکھیں۔ (۱۶)

رکوع کی حالت

- قرأت ختم ہونے کے فوراً بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔
- رکوع میں جاتے وقت رفع یدین (ہاتھ اٹھانا) مستحب نہیں ہے۔ (۱۷)
- رکوع میں اتنا جھکیں کہ کمر اور سر ایک سطح پر آجائیں۔ (۱۸)
- رکوع کے درمیان سر اور گردن درمیان میں رکھیں، نہ اتنا اوپر اٹھائیں کہ کمر سے اوپر ہو جائے اور نہ اتنا نیچے کریں کہ ٹھوڑی سینے سے لگ جائے۔ (۱۹)

○ پاؤں بالکل سیدھے رکھیں ان کو ٹیڑھا نہ کریں۔

○ دونوں پیر برابر رکھیں، انگلیاں قبلہ رخ رکھیں، اور دونوں پیروں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ رکھیں۔ (۲۰)

○ ہاتھ کی انگلیاں کھول کر گھٹنے اچھی طرح سے پکڑ لیں۔ (۲۱)

○ رکوع میں نظریں دونوں قدموں پر جمائے رکھیں۔ (۲۲)

○ عورت رکوع میں صرف اس حد تک جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اور وہ انگلیاں

کھول کر گھٹنوں کو نہ پکڑے، بلکہ صرف انگلیاں گھٹنوں پر رکھ لے۔ (۲۳)

○ رکوع میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ پڑھیں۔ (۲۴)

قومہ کی حالت

○ رکوع کے بعد ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں،

ذرا بھی جھکے نہ رہیں۔ (۲۵)

○ اس کے بعد ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہیں۔ (۲۶)

○ اگر مقتدی ہو تو ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ نہ کہے، بلکہ صرف ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہے۔ (۲۷)

○ قومہ کی حالت میں ہاتھ نہ باندھیں بلکہ اپنی حالت پر چھوڑے رکھیں۔

○ قومہ میں جلد بازی نہ کریں، بلکہ اتنی دیر ضرور کھڑے رہیں کہ تمام اعضاء اپنی اپنی جگہ

پر ٹھہر جائیں، بسا اوقات اس میں جلد بازی کرنے سے نماز واجب الاعداد ہو جاتی ہے۔ (۲۸)

سجدہ میں جانے کا صحیح طریقہ

○ ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں، جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سجدہ میں

جاتے وقت کمر سیدھی رکھتے ہوئے اولاً گھٹنے موڑ کر زمین پر رکھیں، اس کے بعد سینہ کو زمین کی

طرف جھکاتے ہوئے پہلے ہتھیلیاں زمین پر رکھیں، اس کے بعد ہتھیلیوں کے بیچ میں ناک اور

پیشانی رکھ دیں۔ (۲۹)

سجدہ کی حالت

- سجدہ میں ہر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔ (۳۰)
- دونوں ہاتھ کے انگوٹے کان کی لو کے بالمقابل رہنے چاہیں۔ (۳۱)
- مردوں کے لیے سجدہ کی حالت میں کہنیاں زمین یا رانوں پر ٹیکنا صحیح نہیں ہے، ہمیشہ کہنیاں اوپر اٹھا کر رکھیں۔
- جماعت سے نماز پڑھتے وقت دائیں بائیں کہنیاں اس طرح نہ نکالیں جس سے دیگر نمازیوں کو زحمت ہو۔
- مرد نمازی سجدہ میں اپنی رانیں اور پیٹ الگ الگ رکھیں، انہیں آپس میں نہ ملائیں۔
- عورتیں زمین سے بالکل چمٹ کر سجدہ کریں، نہ تو کہنیاں اوپر اٹھائیں اور نہ ہی رانیں پیٹ سے الگ کریں، بلکہ دونوں کو ملا کر سجدہ کریں اور پیروں کو بچھائے رکھیں۔ (۳۲)
- سجدہ میں پیروں کی انگلیاں موڑ کر قبلہ رخ ہی رکھیں پیروں کے سرے کو بلا عذر سیدھا زمین کی طرف رکھنا درست نہیں ہے۔ (۳۳)
- سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھنا مسنون ہے، اس سے پہلے سجدہ سے سر نہ اٹھائیں۔ (۳۴)
- سجدہ کے دوران نظریں اپنی ناک کے بانسوں پر رکھیں۔ (۳۵)
- اس کا خیال رکھیں کہ سجدہ کے دوران دونوں پیر زمین سے نہ اٹھے رہیں، ورنہ نماز فاسد ہو سکتی ہے۔ (۳۶)

دونوں سجدوں کے درمیان

- پھر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائیں۔
- اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائیں پھر ہتھیلیاں۔ (۳۷)
- اس کے بعد بائیں قدم بچھا کر اس پر دوزانو بیٹھ جائیں جب کہ دایاں قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کر لیں۔ (۳۸)

- دونوں پیر کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا بلا عذر صحیح نہیں ہے۔ (۳۹)
- اس وقت عورتوں کے بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہ دونوں پیر بچھا کر دائیں طرف نکالیں اور بائیں پہلو پر بیٹھ جائیں۔ (۴۰)
- عورتیں بیٹھتے وقت نظریں اپنی گود پر رکھیں۔ (۴۱)
- عورتیں بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں ان کو گھٹنوں پر نہ رکھیں۔ (۴۲)

دوسرا سجدہ

- جلسہ میں کم از کم ایک مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰہ“ کہنے کے بعد راطمینان سے بیٹھنے کے بعد ”اللّٰہ اکبر“ کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں چلے جائیں۔ (۴۳)
- سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں، اس کے بعد ناک اور پیشانی۔ (۴۴)
- اس کے بعد دوسرے سجدہ کو پہلے سجدہ کے مطابق ادا کریں۔

سجدہ سے قیام کی طرف

- جب سجدہ سے قیام کی طرف جائیں تو پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں اس کے بعد ہتھیلیاں اور پھر گھٹنے۔ (۴۵)
- اٹھتے وقت قدموں کے بل اٹھیں اور بلا عذر زمین کا سہارا لینے کی عادت نہ بنائیں، البتہ کوئی عذر ہو تو سہارے میں حرج نہیں۔ (۴۶)
- اس کے بعد اُسی طرح رکوع اور سجدہ کریں جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا ہے۔

قعدے کی حالت

- دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد اس طرح دو زانو بیٹھ جائیں جیسا کہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ لکھا گیا ہے، اور نظریں اپنی گود پر جمائے رکھیں۔
- اس کے بعد ”التحیات“ پڑھیں۔

○ التحيات میں جب ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ“ پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی اس حد تک اٹھائیں کہ انگلی کا رخ قبلہ کی طرف ہی رہے، آسمان کی طرف رخ نہ ہو، اور جب ”اَللّٰهُ“ پر پہنچیں تو انگلی نیچی کر لیں۔ (۴۷)

○ اور یہ حلقہ سلام پھیرنے تک برقرار رکھیں۔

○ اگر پہلا قعدہ ہو تو ”التحيات“ پڑھتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں بالکل تاخیر نہ کریں۔ (۴۸)

○ اگر قعدہ اخیرہ ہو تو ”التحيات“ کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں، اس کے بعد کوئی دعائے مانثرہ پڑھیں۔ (۴۹)

سلام

○ نماز کے اختتام پر اولاً دائیں پھر بائیں سرگھماتے ہوئے ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہیں۔

○ سلام پھیرتے وقت گردن اتنی موڑیں کہ پیچھے سے رخسار نظر آجائے۔

○ چہرہ گھماتے وقت نظریں کندھوں پر رکھیں۔ (۵۰)

○ سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں نماز میں شریک ملائکہ اور جنات و انسان سب کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

○ اکیلے نماز پڑھنے والا صرف محافظ فرشتوں پر سلام کی نیت کرے۔

○ بہتر ہے کہ دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام سے پست ہو۔ (۵۱)

نماز کے بعد

○ جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر، ان میں اولاً استغفار، تسبیحاتِ فاطمی پڑھیں

یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، اس کے بعد دعا کریں۔ (۵۲)

○ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء ان میں سلام پھیرتے ہی مختصر

دعاء کر کے سنتیں ادا کریں، نماز کے بعد کا وقت بھی دعاء کے مقبول اوقات میں ہے، پھر سنتوں

کے بعد تسبیحاتِ فاطمی پڑھیں۔ (۵۳)

نماز میں مرد کو کن اعضاء کو چھپانا ضروری ہے

مرد کو نماز میں درج ذیل اعضاء کو چھپانا فرض ہے:

- (۱) پیشاب کا مقام اور اس کے ارد گرد کا چھپانا ضروری ہے۔
- (۲) خصیتین اور اس کے ارد گرد کا چھپانا ضروری ہے۔
- (۳) پانچخانہ کا مقام اور اس کے آس پاس کا چھپانا ضروری ہے۔
- (۴، ۵) دونوں کو لہجے کا چھپانا ضروری ہے۔
- (۶، ۷) دونوں رانیں گھٹنے کے ساتھ چھپانا ضروری ہے۔
- (۸) ناف سے لے کر زیر ناف بالوں اور ان کے مقابل میں کوکھ پیٹ اور پیٹھ کا حصہ چھپانا ضروری ہے۔ (۵۴)



حوالہ جات

- (۱) مجمع الانہر ۱/۱۳۷۔
- (۲) درمختار زکریا ۲/۱۳۱۔
- (۳) شامی ۲/۱۳۱۔
- (۴) شامی زکریا ۲/۱۳۱۔
- (۵) درمختار زکریا: ۲/۳۱۰۔
- (۶) درمختار: ۲/۴۰۷۔
- (۷) درمختار: ۲/۹۱۔
- (۸) درمختار: ۲/۱۸۲۔
- (۹) شامی زکریا: ۲/۱۸۷۔
- (۱۰) شامی زکریا: ۲/۱۸۸۔
- (۱۱) درمختار ۲/۱۹۰۔
- (۱۲) درمختار ۲/۱۹۱۔
- (۱۳) مستفاد: مسلم شریف: ۱/۱۷۷۔
- (۱۴) مجمع الانہر: ۱/۹۵۔
- (۱۵) ترمذی شریف: ۱/۵۸۔
- (۱۶) مراقی الفلاح مع الطحطاوی: ۱/۵۱۔
- (۱۷) مؤطا امام محمد رحمہ اللہ: ۲/۹۲۔
- (۱۸) درمختار زکریا: ۲/۱۹۶۔
- (۱۹) درمختار: ۲/۱۹۷۔
- (۲۰) حلبی کبیر: ۳۱۵۔
- (۲۱) درمختار زکریا: ۲/۱۹۶۔
- (۲۲) درمختار: ۲/۱۷۵۔

- (۲۳) شامی زکریا: ۱۹۷۲۔
 (۲۴) مراقی الفلاح: ۱۵۴۔
 (۲۵) شامی زکریا: ۲۰۲ تا ۲۰۰/۲۔
 (۲۶) درمختار زکریا: ۲۰۱/۲۔
 (۲۷) درمختار زکریا: ۲۰۱/۲۔
 (۲۸) شامی زکریا: ۱۵۷/۳۔
 (۲۹) شامی زکریا: ۲۰۲/۲۔
 (۳۰) شامی زکریا: ۲۰۳/۲۔
 (۳۱) شامی زکریا: ۲۰۳/۲۔
 (۳۲) درمختار: ۲۱۱/۲۔
 (۳۳) درمختار زکریا: ۲۱۰/۲۔
 (۳۴) درمختار زکریا: ۱۹۷/۲۔
 (۳۵) درمختار زکریا: ۱۷۵/۲۔
 (۳۶) فتح القدیر: ۳۰۵/۱۔
 (۳۷) درمختار مع الشامی زکریا: ۲۰۳/۲۔
 (۳۸) درمختار زکریا: ۲۱۶/۲۔
 (۳۹) البحر الرائق: ۲۲/۲۔
 (۴۰) حلی کبیر: ۳۳۳۔
 (۴۱) درمختار زکریا: ۷۵/۲۔
 (۴۲) درمختار زکریا: ۲۱۶/۲۔
 (۴۳) شامی زکریا: ۲۱۶/۲۔
 (۴۴) درمختار زکریا: ۲۰۲/۲۔
 (۴۵) درمختار زکریا: ۲۰۳/۲۔
 (۴۶) شامی: ۲۱۳/۲۔
 (۴۷) شامی: ۲۱۷/۲۔
 (۴۸) درمختار: ۲۲۰/۲۔
 (۴۹) درمختار: ۲۲۲/۲۔
 (۵۰) درمختار: ۱۷۵/۲۔
 (۵۱) درمختار: ۲۴۱/۲۔
 (۵۲) شامی زکریا: ۲۴۷/۲۔
 (۵۳) مستفاد: شامی زکریا: ۲۴۶/۲۔
 کتاب المسائل: ۳۶۱ تا ۵۴/۱۔
 (۵۴) کتاب النوازل: ۴۰۹/۳۔

عورت کی نماز

حضرات فقہاء نے احادیث شریفہ اور آثارِ صحابہؓ وغیرہ کو سامنے رکھ کر عورت اور مرد کی نماز کی کیفیت میں چوبیس باتوں میں فرق رکھا ہے:

- (۱) عورت تکبیر تحریمہ میں صرف کندھوں اور سینوں تک ہاتھ اٹھائے گی۔
- (۲) عورت دوپٹہ اور چادر کے اندر سے ہاتھ اٹھائے گی۔ (۱)
- (۳) عورت تکبیر تحریمہ کے بعد اپنے سینے پر ہاتھ باندھے گی۔
- (۴) عورت رکوع میں معمولی سا جھکے گی۔
- (۵) عورت رکوع میں گھٹنوں پر حلقہ نہیں بنائے گی۔
- (۶) عورت گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے وقت انگلیاں ملائے رکھے گی، مردوں کی طرح انگلیوں کو نہیں کھولے گی۔ (۲)
- (۷) عورت رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے گی، مرد کی طرح گھٹنوں کو نہیں پکڑے گی۔
- (۸) عورت رکوع میں گھٹنوں کو ذرا جھکائے گی۔
- (۹) عورت کے لیے قیام اور رکوع میں اپنے دونوں ٹخنوں کو ملانا بہتر ہے۔
- (۱۰) عورت رکوع اور سجدہ میں سمٹ کر رہے گی، مرد کی طرح ہر عضو کو الگ الگ نہیں رکھے گی۔
- (۱۱) عورت کے لیے سجدہ میں دونوں قدم کھڑے کرنے کا حکم نہیں ہے، بلکہ وہ بیٹھے زمین سے چمٹ کر سجدہ کرے گی۔ مردوں کی طرح سجدہ نہیں کرے گی۔ (۳)
- (۱۲) عورت سجدے میں اپنی کہنیوں کو بچھا کر رکھے گی، مرد کی طرح کہنیوں کو اٹھا کر نہیں رکھے گی۔
- (۱۳) عورت تشهد میں ”تَوَرَّك“ کرے گی یعنی دونوں پیردائیں جانب نکال کر بیٹھے گی۔
- (۱۴) عورت تشهد کے وقت اپنی انگلیاں ملا کر رکھے گی۔
- (۱۵) اگر جماعت میں کوئی بات پیش آئے تو عورت الٹے ہاتھ سے تالی بجا کر متوجہ کرے گی۔ مرد کی طرح بلند آواز سے تسبیح و تکبیر نہیں کہے گی۔ (۴)
- (۱۶) عورت کے لیے کسی مرد کی امامت کرنا جائز نہیں ہے۔

- (۱۷) تنہا عورتوں کے لیے جماعت مکروہ ہے۔
- (۱۸) اگر عورتیں اپنی جماعت کریں تو ان کی امام صف ہی کے اندر بیچ ہی میں کھڑی ہوگی، مرد کی طرح آگے ہونے کا حکم نہیں ہے۔
- (۱۹) عورتوں کے لیے جماعت میں شرکت ناپسندیدہ ہے۔
- (۲۰) اگر عورتیں جماعت میں شریک ہوں تو ان کو مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے۔
- (۲۱) عورتوں پر جمعہ فرض نہیں ہے۔
- (۲۲) عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں۔
- (۲۳) عورتوں کے لیے فجر کی نماز اسفار (روشنی) میں پڑھنا مستحب نہیں (بلکہ انہیں اول وقت فجر کی نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- (۲۴) جہری نماز میں عورتوں کے لیے جہر (یعنی اونچی آواز سے قرأت تسبیح وغیرہ) جائز نہیں۔ (۵)

نماز میں عورت کو کن اعضاء کو چھپانا ضروری ہے

نماز میں آزاد عورت کے لیے درج ذیل چوبیس اعضاء بدن کا چھپانا فرض ہے:

- (۱) پیشاب کا مقام چھپانا فرض ہے۔
- (۲) پاخانہ کا مقام چھپانا فرض ہے۔
- (۳، ۴) دونوں کو لہے کا چھپانا فرض ہے۔
- (۵، ۶) دونوں رانیں گھٹنوں کے ساتھ چھپانا فرض ہے۔
- (۷) پیٹ کا چھپانا فرض ہے۔
- (۸) پیٹھ (دونوں پہلوؤں کے ساتھ) چھپانا فرض ہے۔
- (۹، ۱۰) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں کے ساتھ چھپانا فرض ہے۔
- (۱۱، ۱۲) دونوں ابھرے ہوئے پستان چھپانا فرض ہے۔
- (۱۳، ۱۴) دونوں کان چھپانا فرض ہے۔
- (۱۵، ۱۶) دونوں بازو کہنیوں کے ساتھ چھپانا فرض ہے۔
- (۱۷، ۱۸) دونوں کلائیائیں گٹوں کے ساتھ چھپانا فرض ہے۔

(۱۹) سینہ کا چھپانا فرض ہے۔

(۲۰) سر کا چھپانا فرض ہے۔

(۲۱) سر کے بالوں کا چھپانا فرض ہے۔

(۲۲) گردن کا چھپانا فرض ہے۔

(۲۳، ۲۴) دونوں مونڈھے کا چھپانا فرض ہے۔ (۶)



متفرقات

سوال: اگر کسی عورت نے بچے کو دودھ پلایا تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: بچے کو دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (۷)

سوال: کیا عورت کے پستان یا ناف سے پانی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: عورت کے پستان یا ناف سے بیماری کی وجہ سے پانی نکل جائے تو وضو ٹوٹ

جاتا ہے، اگر عورت کے پستان سے بغیر بیماری کے پانی نکلے تو وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (۸)

سوال: حیض اور نفاس کی حالت میں نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں نماز تو بالکل معاف ہے یعنی اس کی قضا بھی نہیں، اور

روزہ حیض و نفاس کی حالت میں رکھنا جائز نہیں، لیکن بعد میں ان دنوں کی قضا لازم ہے۔ (۹)

سوال: اگر فرض نماز پڑھنے کے درمیان حیض آگیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر فرض نماز پڑھنے کے دوران حیض آگیا تو وہ نماز بالکل معاف ہے۔

سوال: اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آگیا؟

جواب: اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آگیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تو اس وقت کی

نماز معاف ہو جائے گی۔ (۱۰)

سوال: اگر عادت سے پہلے خون بند ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی کی عادت مثلاً پانچ دن خون آنے کی ہے اور چار دن خون آکر بالکل بند

ہو گیا، تو اس پر غسل کر کے اسی وقت سے احتیاطاً نماز پڑھنا لازم ہے۔ (۱۱)

سوال: خواتین کے لیے حالت حیض میں کیا مستحب عمل ہے؟

جواب: خواتین کے لیے حیض کے زمانے میں مستحب عمل یہ ہے کہ نماز کے اوقات میں وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر تسبیح پڑھ لیا کریں، تاکہ عبادت کا اہتمام برقرار رہے، اور پاکی کے بعد نماز پڑھنے سے دل نہ گھبرائے۔ (۱۲)

سوال: کیا حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ کی آیت پڑھنے یا سننے والی عورت پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱۳)

سوال: حیض کی حالت میں قرآن کریم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: حیض اور نفاس کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں ہے۔ (۱۴)

سوال: حیض و نفاس کے دنوں میں قرآن کریم کو چھونا کیسا ہے؟

جواب: حیض و نفاس کے دنوں میں قرآن کریم کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ (۱۵)

سوال: حیض کی حالت میں دعائیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: حیض کی حالت میں ہر طرح کی دعائیں پڑھنا جائز ہے، وہ دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں جن کے الفاظ قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں وارد ہیں۔ (۱۶)

سوال: کیا حیض کی حالت میں دعائے قنوت پڑھنا درست ہے؟

جواب: حیض کی حالت میں دعائے قنوت پڑھنا درست ہے۔ (۱۷)

سوال: حیض کی حالت میں سلام اور اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: حیض کی حالت میں سلام اور اذان کا جواب اور اس کے بعد دعاء پڑھنا درست ہے۔ (۱۸)

سوال: حیض کی حالت میں دینی کتابوں کا مطالعہ اور سبق پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ناپاکی کے ایام میں دینی کتابوں کا پڑھنا، مطالعہ کرنا اور درس دینا جائز ہے، لیکن ان میں جہاں قرآن کریم کی آیت لکھی ہو، اس جگہ ہاتھ لگانا اور وہ آیت زبان سے پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱۹)

سوال: حیض کی حالت میں وعظ کی مجلس میں جانا کیسا ہے؟

جواب: حائضہ عورت کے لیے وعظ و نصیحت کی مجلس میں شرکت کرنا درست ہے، بشرطیکہ

یہ مجلس مسجد میں منعقد نہ ہو۔ (۲۰)

سوال: حیض کی حالت میں مسجد میں جانا کیسا ہے؟

جواب: حیض کی حالت میں مسجد کے اندر جانا جائز نہیں ہے۔ البتہ مسجد سے ملے کمروں اور باہری احاطہ میں جاسکتے ہیں۔ (۲۱)

سوال: اگر کسی عورت کو حمل کے زمانے میں خون نظر آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی عورت کو حمل کے زمانے میں خون نظر آئے تو وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے، یعنی وہ اس کی وجہ سے روزہ اور نماز نہیں چھوڑے گی۔ (۲۲)

سوال: مرض یا کمزوری کی وجہ سے نکلنے والے سفید مادہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرض یا کمزوری کی وجہ سے نکلنے والا سفید مادہ ناپاک ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور کپڑے پر لگ جائے تو اسے پاک کرنا ضروری ہوتا ہے۔

○ جس عورت کو کبھی کبھی یہ مرض لاحق ہو وہ وضو کر کے نماز پڑھتی رہے اس پر غسل لازم نہیں ہے۔
○ اگر اس مرض کی اتنی کثرت ہو جائے کہ کسی نماز کا پورا وقت اس طرح گزر جائے کہ فرض نماز بھی پڑھنے کا موقع نہ مل پائے تو پھر یہ عورت معذور کے حکم میں ہو جاتی ہے ایسی عورت کے لیے ایک نماز کے پورے وقت میں ایک مرتبہ وضو کافی ہوگا، سفیدی نکلنے سے بار بار اسے وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ (۲۳)

سوال: جس عورت کو سفید پانی آرہا ہو اس کا قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جس عورت کو سفید پانی آرہا ہو اس کا وضو کر کے نماز اور قرآن پڑھنا درست ہے۔ (۲۴)

سوال: عورت کا آدھی آستین پہن کر دوپٹے سے چھپا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: آدھی آستین پہننے والی عورت اگر موٹا دوپٹے سے اپنے ہاتھ کا کھلا ہوا حصہ چھپا کر نماز پڑھے تو درست ہے، لیکن اگر دوپٹہ اتنا باریک ہو کہ اندر کا بدن صاف نظر آتا ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔ (۲۵)

سوال: عورت کا ایسا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھنا جس سے بال صاف نظر آتے ہوں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: عورت کا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں جس سے بال صاف نظر

آتے ہوں۔ (۲۶)

سوال: کیا عورت کو چٹیا بھی چھپانا ضروری ہے؟**جواب:** عورت کی چٹیا کے بال بھی ستر ہیں لہذا چٹیا کے بالوں کو بھی چھپانا عورت پر لازم

ہے۔ (۲۷)



حوالہ جات

- (۱) شامی زکریا: ۲/۲۱۱۔
- (۲) شامی زکریا: ۲/۲۱۱۔
- (۳) مراسیل أبي ابو داؤد: ۸۔
- (۴) شامی زکریا: ۲/۲۱۱۔
- (۵) کتاب المسائل: ۱/۳۶۵ تا ۱/۳۶۲۔
- (۶) کتاب النوازل: ۳/۱۰۳۔
- (۷) در مختار بیروت: ۱/۲۳۴، کتاب المسائل: ۱۶۳۔
- (۸) کتاب المسائل: ۱/۶۲، الدر المختار: کتاب الطہارۃ، سنن الوضوء: ج: ۱، ص: ۱۷۷، ط: سعید۔
- (۹) ہدایہ: ۱/۶۳، کتاب المسائل: ۱/۲۱۸۔
- (۱۰) شامی بیروت: ۱/۴۲۱، کتاب المسائل: ۱۲۱۸۔
- (۱۱) ہندیہ: ۳۹/۱، کتاب المسائل: ۲۱۸/۱۔
- (۱۲) تاتر خانیہ زکریا: ۱/۷۷۸، کتاب المسائل: ۱/۲۱۹۔
- (۱۳) البحر الرائق: ۲/۱۱۹، کتاب المسائل: ۱/۲۲۱۔
- (۱۴) کتاب المسائل: ۱/۲۲۲۔
- (۱۵) در مختار بیروت: ۱/۴۲۳، کتاب المسائل: ۱/۲۲۲۔
- (۱۶) کتاب المسائل: ۱/۲۲۲۔
- (۱۷) کتاب المسائل: ۱/۲۲۲۔
- (۱۸) ہندیہ: ۳۸/۱، کتاب المسائل: ۲۲۳/۱۔
- (۱۹) شامی بیروت: ۱/۲۸۶، کتاب المسائل: ۲۲۳/۱۔
- (۲۰) مسلم شریف: ۱/۲۹۱، کتاب المسائل: ۲۲۵/۱۔
- (۲۱) در مختار و شامی بیروت: ۱/۴۲۱، کتاب المسائل: ۱/۲۲۵۔
- (۲۲) تنویر الابصار مع الدر بیروت: ۱/۴۱۴، کتاب المسائل: ۱/۲۳۴۔
- (۲۳) فتاویٰ محمودیہ جدیدہ ۵/۲۳ تا ۲۲۴۔
- (۲۴) کتاب النوازل: ۳/۲۰۷۔
- (۲۵) کتاب النوازل: ۳/۱۲۲۔
- (۲۶) کتاب النوازل: ۳/۲۲۰۔
- (۲۷) کتاب النوازل: ۳/۲۲۱۔

وتر کے احکام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”أَلَوْ تَرَوْ حَقَّ فَمَنْ لَّمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا“
ترجمہ: وتر کی نماز حق ہے، جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۱)

وتر کا حکم

وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض نماز کے ہے، چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے تو فوراً اس کی قضاء پڑھنا چاہیے۔
وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق سے پہلے تک بلا کراہت درست ہے۔
وتر کی تین رکعتیں ہیں جن کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے اور ”التحیات“ پڑھے اور درود شریف بالکل نہ پڑھے بلکہ ”التحیات“ پڑھنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہو اور ”الحمد شریف“ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر ”اللہ اکبر“ کہے، اور مردکانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے جبکہ عورت کندھے تک ہاتھ اٹھائے، اور پھر باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر ”التحیات“ درود شریف اور دعاء ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (۲)



متفرقات

سوال: جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

جواب: جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ پڑھ لیا کرے ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“

○ اور اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو تین بار (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) پڑھ سکتا ہے۔ (۳)

سوال: وتر کی تیسری رکعت میں سورت ملانا کیسا ہے؟

جواب: وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملانا فرض ہے۔ (۴)

سوال: رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے۔ (۵)

سوال: رمضان المبارک کے علاوہ وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے علاوہ وتر کی نماز جماعت سے نہیں پڑھنا چاہیے۔ (۶)

سوال: رمضان المبارک کے مہینہ میں جس شخص کی فرض نماز جماعت سے چھوٹ گئی ہو تو

کیا وہ وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جس شخص کی عشاء کی جماعت چھوٹ جائے، تنہا عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد وہ

وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ (۷)

سوال: وتر کی نماز میں سری یا جہری قرأت کرنا چاہیے؟

جواب: وتر کی نماز اگر جماعت کے ساتھ ادا کریں تو جہری قرأت کرنا واجب ہے، اگر

کوئی شخص تنہا وتر کی نماز ادا کرے تو سری قرأت کرنا چاہیے۔ (۸)



حوالہ جات

(۱) سنن ابوداؤد: باب فیمن لم یوتر، حدیث: ۱۴۱۹۔

(۲) تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۴۹/۲۔

(۳) تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۱۵۰/۲، کتاب النوازل: ۲۵۷۰، الفتاویٰ الہندیہ (۳/۵۰۳)۔

(۴) فتاویٰ دارالعلوم کتاب الصلوٰۃ: ۱۸۸/۲، کتاب النوازل: ۳۷۰/۳۔

(۵) تفہیم الفقہ نماز احکام: ۱۵۰/۲۔

(۶) تفہیم الفقہ نماز احکام: ۱۵۰/۲، مراقی الفلاح یا ممداد الفتح شرح نور الإیضاح ونجاة الأرواح - (۱/۲۳۱)۔

(۷) کتاب النوازل: ۵۵۶/۳۔

(۸) زبدۃ الفقہ کتاب الصلوٰۃ وتر کا بیان: ۲۷۶۔

نماز جمعہ کے احکام

جمعہ کی فرضیت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے، جمعہ کا انکار کرنے والا کافر ہے، قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو دوڑو واللہ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت، یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھو۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن انہیں جنت میں بھیجا گیا، اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔ (۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس بھلائی سے سرفراز فرماتے ہیں۔ (۳)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین جمعے سستی اور غفلت سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔ (۴)

جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

کسی جگہ جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے درج ذیل سات شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے

- (۱) بڑی آبادی ہونا۔
- (۲) حاکم یا اس کا قائم مقام ہونا۔
- (۳) ظہر کا وقت پایا جانا۔
- (۴) خطبہ پڑھنا۔
- (۵) خطبہ کا جمعہ سے پہلے ہونا، اور اتنے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھنا جن سے جمعہ قائم ہو سکے۔
- (۶) کم از کم ۳ مردوں کا جمعہ میں شامل ہونا۔
- (۷) جمعہ میں شرکت کی عام اجازت ہونا۔

جمعہ کس پر فرض ہے

جمعہ کی فرضیت اس شخص پر ہے جس میں درج ذیل ۹ شرائط پائی جائیں:

- (۱) بڑی آبادی میں مقیم ہونا۔ (گاؤں دیہات میں رہنے والوں پر جمعہ فرض نہیں)
- (۲) تندرست ہونا۔ (مریض شخص پر جمعہ فرض نہیں)
- (۳) آزاد ہونا۔ (غلام پر جمعہ فرض نہیں)
- (۴) مرد ہونا۔ (عورتوں پر جمعہ فرض نہیں)
- (۵) عاقل بالغ ہونا۔ (بچہ اور پاگل پر جمعہ فرض نہیں)
- (۶) پینا ہونا۔ (ناپینا پر جمعہ فرض نہیں)
- (۷) چلنے پر قادر ہونا۔ (اپاہج پر جمعہ فرض نہیں)
- (۸) قید اور خوف نہ ہونا۔ (قیدی اور گرفتاری کے خوف سے چھپنے والے پر جمعہ فرض نہیں)
- (۹) سخت بارش اور کیچڑ نہ ہونا۔ (سخت بارش وغیرہ کی وجہ سے ترک جمعہ کی رخصت ہو جاتی ہے)

نوٹ: مذکورہ اعذار کے باوجود اگر کوئی شخص جمعہ ادا کر لے تو اس کا جمعہ ہو جائے گا۔ (۵)

خطبہ کے سنن و آداب

خطبہ کے سنن و آداب پندرہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

- (۱) طہارت کے ساتھ خطبہ دینا (بلا وضو خطبہ دینا مکروہ ہے)
- (۲) کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ (بیٹھ کر بلا عذر خطبہ دینا مکروہ ہے)
- (۳) حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ دینا۔ (قبلہ رو ہو کر خطبہ دینا مکروہ ہے)
- (۴) خطبہ سے پہلے آہستہ سے ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنا۔
- (۵) خطبہ میں اتنا جہر کرنا کہ لوگوں تک آواز پہنچ جائے۔
- (۶) خطبہ ”الحمد لله“ سے شروع کرنا۔
- (۷) خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا۔

(۸) خطبہ میں ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُهُ“ پڑھنا۔

(۹) درود شریف پڑھنا۔

(۱۰) لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا۔

(۱۱) قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا۔

(۱۲) دوسرے خطبہ میں دوبارہ حمد و ثناء اور درود شریف پڑھنا۔

(۱۳) تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعاء مانگنا، بالخصوص خلفاء راشدین اور حضرات صحابہؓ کا ذکر کرنا۔

(۱۴) خطبہ کو زیادہ لمبا نہ کرنا۔

(۱۵) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔ (۶)

متفرقات

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟

جواب: عاقل، بالغ، آزاد، مقیم شخص پر جمعہ کی نماز فرض ہے، بغیر شرعی عذر کے اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (۷)

سوال: جمعہ کی دوسری اذان کہاں کہی جائے؟

جواب: جمعہ کی دوسری اذان خطیب کے سامنے مسجد کے اندر کہنا سنت ہے۔ (۸)

سوال: عورت پر جمعہ کی نماز فرض ہے کہ نہیں؟

جواب: عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے عورتیں جمعہ کی جگہ ظہر کی نماز ادا کریں گی۔ (۹)

سوال: اگر عورت پردے کے اندر مسجد آ کر جمعہ کی نماز پڑھ لے جیسے حرمین شریفین میں ہوتا ہے تو کیا جمعہ کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر عورت پردے کے اندر مسجد آ کر جمعہ کی نماز پڑھ لے تو جمعہ کی نماز ہو جائے گی۔ (۱۰)

سوال: جمعہ کے اندر دو خطبہ دینا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کے اندر دو خطبہ دینا سنت ہے۔ (۱۱)

سوال: خطبہ کے درمیان ہاتھ میں عصا لینا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ کے درمیان ہاتھ میں عصا لینا مستحب ہے۔ (۱۲)

سوال: کھڑے ہو کر خطبہ دینا کیسا ہے؟

جواب: کھڑے ہو کر خطبہ دینا سنت ہے۔ (۱۳)

سوال: خطبہ دیتے وقت کس سیڑھی پر کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: خطبہ دیتے وقت تینوں سیڑھیوں میں جس پر چاہے کھڑا ہو سکتا ہے۔ (۱۴)

سوال: جس شخص کو خطبہ کی آواز نہ پہنچے وہ کیا کرے؟

جواب: جو شخص امام سے اتنے دور ہے کہ اسے خطبہ کی آواز بالکل سنائی نہیں دے رہی ہو اس کے لیے بھی افضل یہی ہے کہ خاموش بیٹھا رہے۔ (۱۵)

سوال: خطبہ جمعہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دینا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ جمعہ صرف عربی زبان میں دینا درست ہے، کسی اور زبان میں خطبہ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱۶)

سوال: جمعہ کے دونوں خطبہ کے درمیان دعا اور ذکر واذکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ قبولیت کا وقت ہے، دل دل میں دعا کرنی چاہیے، زبان سے کوئی کلمہ ادا نہیں کرنا چاہیے۔ (۱۷)

سوال: خطبہ کے دوران نمازی کو کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

جواب: خطبہ کے دوران جس طرح آسانی ہو بیٹھ سکتے ہیں، البتہ تشہد کی حالت میں بیٹھنا بہتر ہے۔ (۱۸)

سوال: خطبہ کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو درود کس طرح پڑھنا چاہیے؟

جواب: خطبہ کے درمیان جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو دل دل میں درود شریف پڑھنا چاہیے، زبان سے نہیں پڑھنا چاہیے۔ (۱۹)

سوال: خطبہ کے درمیان چندہ کا ڈبہ گھمانا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ کے درمیان چندہ کا ڈبہ گھمانا جائز نہیں ہے۔ (۲۰)

سوال: رمضان المبارک میں خطبہ الوداع پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے اخیر جمعہ میں الوداعی خطبہ پڑھنے کا اہتمام نہیں کرنا چاہیے۔ (۲۱)

سوال: منبر کتنے درجہ کا ہونا چاہیے؟

جواب: بہتر ہے کہ منبر کے تین درجے ہوں تاکہ نبی اکرم ﷺ کے منبر مبارک سے موافقت ہو جائے۔ (۲۲)

سوال: خطبہ کے وقت گفتگو کرنا سنت پڑھنا اور چندہ کا باکس ادھر ادھر لے جانا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ کے وقت گفتگو کرنا، سنت پڑھنا اور چندہ کا باکس ادھر ادھر کرنا سب ممنوع اور مکروہ ہیں۔ (۲۳)

سوال: جمعہ کی فرض نماز کے بعد فوراً بغیر سنت پڑھے ہوئے نکل جانا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کے بعد کی سنتیں بلا عذر مستقل چھوڑنے کی عادت بنالینا جائز نہیں ہے یہ سخت گناہ ہے۔ (۲۴)

سوال: جمعہ کی دوسری اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کی دوسری اذان کا جواب زبان سے نہیں دینا چاہیے۔ دل میں سوچنے سے کافی ہو جاتا ہے۔ (۲۵)

سوال: جمعہ کی دوسری اذان کے بعد دعاء پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کی دوسری اذان کے بعد زبان سے دعاء پڑھنا منع ہے، دل میں خیال کر لینا کافی ہو جائے گا۔ (۲۶)

سوال: جمعہ کی نماز سے پہلے مسجد میں وعظ اور نصیحت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز سے پہلے مسجد میں وعظ اور نصیحت کرنا درست ہے۔ (۲۷)

سوال: جمعہ کی نماز سے پہلے تقریر کے بعد ۵ منٹ پہلے سنت پڑھنے کا موقع دینا کیسا ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز سے پہلے تقریر کو نماز کے وقت سے ۵ منٹ پہلے ختم کرنا بہت اچھا ہے تاکہ لوگ سنت آسانی سے پڑھ لیں، یہی بہتر طریقہ ہے۔

سوال: جمعہ کی نماز چھوٹ جانے کے بعد کیا کرے؟

جواب: جمعہ کی نماز چھوٹ جانے کے بعد ظہر کی نماز ادا کرے۔ (۲۸)

حوالہ جات

- (۱) سورۃ جمعہ: ۹۔
- (۲) صحیح مسلم، جلد: ۱/۲۲۲، باب فضل يوم الجمعة، کتاب الجمعة، رقم الحديث: ۸۵۴۔
- (۳) صحیح البخاری، جلد: ۱/۲۸، باب الساعة في يوم الجمعة، کتاب الجمعة، رقم الحديث: ۹۲۵۔
- (۴) سنن ابو داؤد، جلد: ۱/۱۵۱، باب الشدید فی ترک الجمعة، کتاب الصلاة، رقم الحديث: ۱۰۵۲۔
- (۵) کتاب المسائل: ۱/۵۴۔
- (۶) کتاب المسائل: ۱/۶۱۔
- (۷) کتاب النوازل: ۵/۶۸۱۔
- (۸) سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب التّداءِیومُ الْجُمُعَةُ، رقم الحديث: ۱۰۸۸۔ کتاب المسائل: ۱/۶۰۔
- (۹) کتاب النوازل: ۵/۷۰۱۔
- (۱۰) کتاب النوازل: ۱۸۰۔
- (۱۱) مسلم، جلد: ۱/۲۸۴، باب ذکر الخطبتین، کتاب الجمعة، حديث: ۸۶۲۔
- (۱۲) کتاب المسائل: ۱/۶۱۔
- (۱۳) صحیح مسلم، جلد: ۱/۲۸۳، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة، کتاب الجمعة، حديث: ۸۶۲، کتاب المسائل: ۱/۶۲۔
- (۱۴) کتاب النوازل: ۵/۲۶۵۔
- (۱۵) کتاب المسائل: ۱/۶۳۔
- (۱۶) کتاب المسائل: ۱/۶۳۔ عمدة الرعاية: ج ۱، ص ۲۴۲۔
- (۱۷) کتاب المسائل: ۱/۶۴۔
- (۱۸) ہندیہ: ۱/۴۸، کتاب المسائل: ۱/۶۴۔
- (۱۹) شامی زکریا: ۳/۳۵، کتاب المسائل: ۱/۶۴۔
- (۲۰) شامی زکریا: ۳/۳۵، کتاب المسائل: ۱/۶۴۔
- (۲۱) فتاویٰ دارالعلوم: ۵/۵۳۔
- (۲۲) کتاب المسائل: ۱/۶۵۔
- (۲۳) کتاب النوازل: ۵/۲۶۶، بخاری: ۱/۲۷، باب النصائح يوم الجمعة والامام يخطب حديث: ۹۳۴۔
- (۲۴) کتاب النوازل: ۵/۲۸۹، در مختار شامی: ۲/۵۱۔
- (۲۵) کتاب النوازل: ۵/۲۹۸۔
- (۲۶) کتاب النوازل: ۵/۲۹۸۔
- (۲۷) کتاب النوازل: ۵/۳۰۲۔
- (۲۸) کتاب النوازل: ۵/۷۰، سنن دارقطنی: جلد: ۱/۱، باب فیمن یدرک فی الجمعة، کتاب الجمعة: ۷۔

نمازوں میں رکعتوں کی تعداد

نام نماز	سنت غیر مؤکدہ فرض سے پہلے	سنت مؤکدہ فرض سے پہلے	فرض	سنت مؤکدہ فرض کے بعد	نفل	وتر	کل رکعتیں
فجر	x	2	2	x	x	x	4
ظہر	x	4	4	2	2	x	12
عصر	4	x	4	x	x	x	8
مغرب	x	x	3	2	2	x	7
عشاء	4	x	4	2	4 2 وتر سے پہلے 2 وتر کے بعد	3 وتر رکعت واجب ہے	17
جمعہ	x	4	2	2 پہلے / 4 بعد میں	2	x	14

سنت نماز مؤکدہ: جو نمازیں حضور ﷺ نے تو اتر اور اکثر پابندی کے ساتھ ادا کی ہوں، وہ سنت مؤکدہ کی ذیل میں آتی ہیں۔ امت محمدیہ کے لیے ان نمازوں کے ترک کو لائق ملامت قرار دیا گیا ہے۔ سنت مؤکدہ کا چھوڑنا برا ہے اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ میں شمار ہے۔

سنت نماز غیر مؤکدہ: یہ وہ نمازیں ہیں جو حضور ﷺ نے فرض نمازوں کے علاوہ پڑھیں لیکن ان کی پابندی نہیں کی۔ جن نمازوں کی ترغیب دی گئی ہو مگر ان کے چھوڑنے پر ملامت نہ کی گئی ہو، وہ سنت غیر مؤکدہ ہیں اور اسی کو مستحب اور مندوب بھی کہا جاتا ہے۔ سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں اختیار ہے، خواہ پڑھے یا چھوڑ دے۔

ہدایت: فرائض و واجبات کے ساتھ نوافل و سنن کا اہتمام بھی ضروری ہے، اس لیے کہ بسا اوقات فرائض کی ادائیگی میں دانستہ یا نادانستہ طور پر کچھ کمی رہ جاتی ہے، تو اس کمی کی تلافی آخرت میں سنن و نوافل کے ذریعہ کی جائے گی۔ (کتاب المسائل: ۴۸۱/۱) کتاب المسائل: ۴۸۲۔

سترہ کے احکام

”سترہ“ کے لغوی معنی ہیں: وہ چیز جس کے ذریعہ انسان خود کو چھپا سکے۔

○ شریعت کی اصطلاح میں ”سترہ“ سے مراد وہ لاٹھی یا چھڑی وغیرہ ہے جو کم از کم ایک گز شرعی کے برابر اونچی اور کم از کم ایک انگلی کے برابر موٹی کوئی چیز ہو، جو نمازی نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلْيَصِلْ إِلَى سِتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا“

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ سترہ رکھ کر پڑھے اور اس کے قریب کھڑا ہو۔ (۱)

○ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر یہ جان لے کہ اس کی کیا سزا ہے؛ تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے بجائے چالیس دن تک یا چالیس ماہ تک یا چالیس سال تک کھڑا رہنے کو بہتر خیال کرے۔ (۲)

سترہ کی شرعی حیثیت

سترہ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عام گزرگاہ پر نماز پڑھ رہا ہے تو سترہ گاڑنا واجب ہے، اور سترہ نہ گاڑنے کی صورت میں گنہگار ہوگا، اور اگر عام گزرگاہ نہ ہو؛ تو سترہ گاڑنا مستحب ہے۔ (۳)



متفرقات

سوال: سترہ کی لمبائی اور چوڑائی کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟

جواب: سترہ کی مقدار لمبائی میں ایک ذراع (تقریباً ڈیڑ فٹ) اور موٹائی میں ایک انگلی

کے برابر ہونی چاہیے۔ (۴)

سوال: سترہ کہاں ہونا چاہیے؟

جواب: سترہ دائیں آنکھ یا بائیں آنکھ کے سامنے ہونا چاہیے۔ (۵)

سوال: کیا امام کا سترہ تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے؟

جواب: امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے۔ (۶)

سوال: اگر لکڑی لاٹھی وغیرہ گاڑنا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر لکڑی لاٹھی وغیرہ گاڑنا ممکن نہ ہو؛ تو اس کو زمین پر سامنے لمبائی میں رکھ کر نماز

پڑھ سکتا ہے۔ (۷)

سوال: نمازی کے سامنے کوئی چیز رکھ کر گزرنا کیسا ہے؟

جواب: جو چیز سترہ کے قابل ہو مثلاً کرسی تپائی وغیرہ تو اسے نمازی کے سامنے رکھ کر گزرنا

درست ہے۔ (۸)

سوال: اگر نمازی کے سامنے کوئی شخص پیٹھ کر کے بیٹھا ہو؛ تو اس کے سامنے سے گزرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر نمازی کے سامنے کوئی شخص پیٹھ کر کے بیٹھا ہو؛ تو اس کے سامنے سے گزرنا درست ہے۔ (۹)

سوال: کیا وہ شخص جو نمازی کے سامنے بیٹھا ہے وہ نمازی کے دائیں بائیں سے ہو کر نکل سکتا ہے؟

جواب: جو شخص نمازی کے سامنے بیٹھا ہے تو وہ نمازی کے دائیں بائیں سے ہو کر نکل سکتا ہے۔ (۱۰)

سوال: نمازی کے آگے سے گزر کر خالی صف کو پر کرنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت شروع ہو جانے کے بعد اگر کوئی شخص سنت یا نفل نماز پڑھ رہا ہو، اور

نمازی کے سامنے اگلی صف میں جگہ خالی ہو؛ تو اس کے آگے سے ہو کر صف کی خالی جگہ جا کر کھڑ

ہو جانا درست ہے۔ (۱۱)

سوال: مسجد کبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسجد کبیر وہ ہے جو پیمائش کے لحاظ سے چالیس شرعی گز لمبی اور چالیس شرعی گز

چوڑی ہو وہ مسجد کبیر ہے، اور ایک شرعی گز ڈیڑھ فٹ (اٹھارہ انچ) کا ہوتا ہے، اس حساب سے

مسجد کبیر وہ ہوگی جو ۶۰ فٹ لمبی اور ۶۰ فٹ چوڑی ہو۔ (۱۲)

سوال: اگر کوئی میدان یا بڑی مسجد میں بغیرہ سترہ نماز پڑھ رہا ہے، اور کسی کو گزرنے کی

ضرورت ہو تو کیسے گزرے؟

جواب: اگر مسجد بڑی ہے یا کھلی جگہ میں نماز پڑھ رہا ہے تو اتنے آگے سے گزرنا جائز ہے

کہ اگر نماز پڑھنے والا سجدہ کی جگہ نظر رکھے تو اسے گزرنے والا نظر نہ آتا ہو، تقریباً نمازی کے

آگے سے تین صف چھوڑ کر گزرنا جائز ہے۔ (۱۳)

سوال: قد آدم چبوترے پر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا چبوترہ جو اتنا اونچا ہو کہ نیچے سے گزرنے والے شخص کے اعضاء کا مقابلہ

نمازی کے کسی عضو سے نہیں ہوتا؛ تو اس کے سامنے نیچے سے گزرنا درست ہے۔ (۱۴)

سوال: سونے اور گفتگو کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سونے اور گفتگو کرنے والے کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے۔ (۱۵)

سوال: پلاسٹک کا پردہ یا شیشہ کا دروازہ جو ٹرانسپیرینٹ (باریک / شفاف) ہے کیا سترہ

کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: شیشہ کا دروازہ یا پلاسٹک کا پردہ ایسا ہے کہ دیکھنے والے کو باسانی نظر آسکے تو وہ

سترے کا کام کرے گا، اس دروازہ اور پردے کے بعد گزرنا جائز ہوگا۔ (۱۶)

سوال: کیا سترہ کا زمین سے چپکا ہونا ضروری ہے؟

جواب: سترہ کا زمین سے چپکا ہوا اور متصل ہونا ضروری نہیں۔ (۱۷)



حوالہ جات

- (۱) سنن ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ باب مایؤمر المصلی ان یدرأ عن الممر بین یدیه، صفحہ ۱۰۱: رقم الحدیث ۶۹۳
- (۲) سنن ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ باب مایہی عن من المرو بین ید المصلی، صفحہ ۱۰۱: رقم الحدیث ۶۹۶
- (۳) فتاویٰ قاسمیہ: ۳۳/۶
- (۴) فتاویٰ قاسمیہ: ۳۳/۳۳، کتاب النوازل: ۳۶۶/۴
- (۵) سنن ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی الی ساریۃ او نحوھا ینجعلھامنہ، صفحہ ۱۰۰، رقم الحدیث: ۶۸۸
- (۶) سنن ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ تفریع ابواب السترة باب مایستر المصلی، صفحہ ۱۰۲، رقم الحدیث: ۶۸۲، فتاویٰ قاسمیہ: ۳۳/۶
- (۷) تفہیم الفقہ، نماز کے احکام: ۱۴۶/۲
- (۸) تفہیم الفقہ، نماز کے احکام: ۱۴۶/۲
- (۹) تفہیم الفقہ، نماز کے احکام: ۱۴۶/۲
- (۱۰) فتاویٰ قاسمیہ: ۳۷/۶
- (۱۱) فتاویٰ قاسمیہ: ۳۷
- (۱۲) فتاویٰ قاسمیہ: ۵۱/۶، کتاب النوازل: ۲۳۵/۱۳، فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱، ص: ۳۸۵، ط: فاروقیہ
- (۱۳) فتاویٰ قاسمیہ: ۳۳/۶
- (۱۴) کتاب النوازل: ۳۷۲/۴
- (۱۵) سنن ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الی المتحدین والنیام، صفحہ ۱۰۱، رقم الحدیث: ۶۸۹
- (۱۶) رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ۲: ۴۰۰، ط: مکتبۃ زکریا دیوبند
- (۱۷) فتاویٰ محمودیہ جدید، ۱۴۳، ۲۲، ۱۴۴، سوال: ۱۰۳۶۳، مطبوعہ: ادارہ صدیق ڈاہیل۔

عیدین کے احکام

○ ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ چند دنوں کا انتخاب کر کے ان میں خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں، اور ان میں وہ عمدہ لباس پہنتے ہیں، لذیذ کھانے کھاتے ہیں، گویا کہ خوشی و مسرت کے اظہار کے لیے دن کی تعیین یہ انسانی فطرت کا تقاضہ ہے، لیکن خوشی کے دن میں اظہار مسرت کے ساتھ ہر قوم کا تہوار اپنی تاریخ اور روایات اور اپنے عقائد اور تصورات کا آئینہ دار بھی ہوتا ہے، اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اہل مدینہ بھی دو عیدیں مناتے تھے، اس میں ہر طرح کی جاہلی رسوم شامل تھیں، آپ ﷺ نے مسلمانوں کی خوشی و مسرت کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوسرے دو دن تجویز فرمائے اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ دو دن تمہارے لیے ان سے بہتر ہیں اور یہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن دنوں آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو دن مخصوص تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے اور عید مناتے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ دو دن کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم زمانہ جاہلیت سے ان دنوں میں کھیل کود کرتے چلے آئے ہیں۔..... تو!

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قَدْ أَبَدَلَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهَا، يَوْمَ الْأَضْحَىٰ وَيَوْمَ الْفِطْرِ“۔

”ان دو دنوں کے عوض اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ

کا دن، دوسرے عید الفطر کا دن۔ (۱)

عید کے مسنون اعمال

(۱) عید کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

(۲) عید کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

(۳) عید کے دن خوشبو لگانا سنت ہے۔

(۴) عید الفطر کی نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھا کر عید گاہ جانا سنت ہے۔ (۲)

- (۵) اگر صدقہ فطر واجب ہو تو عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا سنت ہے۔
- (۶) عید الاضحیٰ میں نماز عید سے فارغ ہو کر قربانی کے گوشت سے کھانا سنت ہے۔ (۳)
- (۷) عید کی نماز عید گاہ (شہر کے باہر میدان) میں پڑھنا سنت ہے۔
- (۸) عید کی نماز کے لئے پیدل جانا، بلا ضرورت سواری پر نہ جانا سنت ہے۔
- (۹) عید کے لئے ایک راستہ سے جانا دوسرے راستہ سے واپس آنا سنت ہے۔ (۴)
- (۱۰) عید کے دن زیادہ سے زیادہ تکبیرات: ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، واللہ الحمد“ (عید الفطر میں آہستہ آواز سے اور بقر عید میں بلند آواز سے) پڑھنا سنت ہے۔ (۵)
- (۱۱) عید الاضحیٰ کے دن راستے میں بلند آواز سے تکبیر تشریق کہنا سنت ہے۔ (۶)



عیدین کا حکم

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنا واجب ہے۔

عید الفطر (یکم شوال) اور عید الاضحیٰ (دسویں ذی الحجہ) کے دن جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہو جائے (یعنی ہمارے کیلنڈروں کے حساب سے اشراق کا وقت ہو جائے) تو باجماعت دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ (۷)



نماز عیدین کے واجب ہونے کی شرائط

- نماز عیدین کے واجب ہونے کی وہی شرائط ہیں جو نماز جمعہ کے واجب ہونے کے لیے ہیں۔
- (۱) مرد پر نماز عیدین واجب ہے، عورت پر نماز عیدین واجب نہیں۔
- (۲) تندرست پر نماز عیدین واجب ہے، بیمار پر نماز عیدین واجب نہیں۔
- (۳) مقیم پر نماز عیدین واجب ہے، مسافر پر نماز عیدین واجب نہیں۔
- (۴) آزاد پر نماز عیدین واجب ہے، غلام پر نماز عیدین واجب نہیں۔
- (۵) پینا پر نماز عیدین واجب ہے، ناپینا پر نماز عیدین واجب نہیں۔

(۶) مامون پر نماز عیدین واجب ہے، ایسا شخص جسے راستے کا امن حاصل نہ ہو کسی بھی دشمن یا حیوان کا خوف ہو تو اس پر نماز عیدین واجب نہیں ہے۔

(۷) راستہ چلنے پر قدرت رکھنے والے پر نماز عیدین واجب ہے، ایسا شخص جو کسی بھی وجہ سے چلنے پر قدرت نہیں رکھتا، اس پر نماز عیدین واجب نہیں۔ (۸)



متفرقات

سوال: اگر کسی شخص پر نماز عیدین واجب نہ ہو اور وہ پڑھ لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: جس شخص پر نماز عیدین واجب نہ ہو اور وہ پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی۔ (۹)

سوال: عید کی نماز شہر سے باہر عید گاہ میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عید کی نماز شہر سے باہر عید گاہ میں پڑھنا سنت ہے۔ (۱۰)

سوال: شہر کی متعدد مسجدوں میں عید کی نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب: شہر کی متعدد مسجدوں میں عید کی نماز ادا کرنا جائز ہے۔ (۱۱)

سوال: عید کی نماز سے پہلے گھریا عید گاہ میں نقلیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عید کی نماز سے پہلے گھریا عید گاہ میں نقلیں پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱۲)

سوال: کیا صدقہ فطر کے لیے سال گذرنا ضروری ہے؟

جواب: صدقہ فطر کے لیے سال گذرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال: کیا عورتوں پر عیدین کی نماز واجب ہے؟

جواب: عورتوں پر عیدین کی نماز واجب نہیں ہے۔ (۱۳)

سوال: عیدین میں عورتوں کے کیا احکام ہیں؟

جواب: عیدین کے دن عورتیں بھی مردوں کی طرح غسل کریں اور عمدہ کپڑہ پہنیں،

کیوں کہ یہ خوشی اور زیب و زینت کا دن ہے۔ (۱۴)

سوال: کیا عورتیں عیدین کے دن اپنے گھروں میں تنہا تنہا بطور شکرانہ نفل نماز پڑھ سکتی ہیں؟

جواب: ہاں عورتیں اپنے گھروں میں تنہا تنہا بطور شکرانہ نفل نماز پڑھ سکتی ہیں۔ (۱۵)

سوال: عید گاہ میں چندہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: عید گاہ میں عیدین کی نماز سے پہلے یا خطبہ کے بعد چندہ کر سکتے ہیں، البتہ خطبہ کے درمیان چندہ نہیں کرنا چاہیے۔ (۱۶)

سوال: عیدین کی نماز کے بعد ملنا اور معانقہ یا مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: عیدین کی نماز کے بعد خاص عید کی سنت سمجھ کر ملنا یا معانقہ اور مصافحہ کرنا مسنون نہیں ہے۔ (۱۷)

سوال: تکبیر تشریق کب پڑھنا فرض ہے؟

جواب: تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۱۸)

سوال: تکبیر تشریق کب سے کب تک پڑھنا چاہیے؟

جواب: تکبیر تشریق نوی ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے فوراً بعد مردوں کے لیے بلند آواز سے اور عورتوں کے لیے آہستہ آواز سے ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۱۹)

سوال: تکبیر تشریق کن لوگوں پر واجب ہے؟

جواب: تکبیر تشریق مقیم، مسافر، منفرد، جماعت، عورت، اہل شہر اور دیہات کے رہنے والوں پر واجب ہے۔ (۲۰)

سوال: مسبوق تکبیر تشریق کب پڑھے گا؟

جواب: مسبوق شخص اپنا سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق پڑھے گا۔ (۲۱)

سوال: اگر تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور مسجد سے باہر نکل گیا یا کوئی بات چیت کر لی یا وضو توڑ دیا تو ان تمام صورتوں میں تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی۔ (۲۲)

سوال: کیا عورتوں پر تکبیر تشریق واجب ہے؟

جواب: عورتوں پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے، لیکن وہ بالکل آہستہ آہستہ پڑھیں گی۔ (۲۳)

سوال: عید گاہ میں عید کی نماز کے لیے اذان پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عید گاہ میں عید کی نماز کے لیے اذان کہنا خلاف سنت اور بدعت ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (۲۴)

سوال: عیدین کی نماز میں تکبیرات زوائد کتنے ہیں؟

جواب: عیدین کی نماز میں زائد تکبیرات حنفیہ کے نزدیک صرف چھ کہنا ہی واجب ہے۔ (۲۵)

سوال: عید الفطر میں تکبیر تشریق کہنا کیسا ہے؟

جواب: عید الفطر میں بھی تکبیر تشریق کثرت سے پڑھنے کا حکم ہے، البتہ عید الفطر میں تکبیر تشریق آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ (۲۶)

سوال: عیدین کی نماز کے لیے سواری پر جانا کیسا ہے؟

جواب: عیدین کی نماز کے لیے پیدل جانا بہتر اور سنت ہے، لیکن اگر عید گاہ دور ہو تو سواری سے بھی جانا درست ہے۔ (۲۷)

سوال: عذر کی وجہ سے عید گاہ کے بجائے مسجد میں عیدین کی نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب: عیدین کی نماز عید گاہ میں افضل اور مسنون ہے، مگر کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں عیدین کی نماز ادا کرنا درست ہے۔ (۲۸)

سوال: اگر معذور اور ضعیف لوگ یعنی جن پر عیدین کی نماز واجب نہیں ہے اگر وہ نماز پڑھ لیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر معذور اور ضعیف لوگ عیدین کی نماز پڑھ لیں تو نماز ہو جائے گی۔

سوال: عیدین میں دعاء نماز کے بعد کرنی چاہیے یا خطبہ کے بعد؟

جواب: عیدین میں دعاء نماز کے بعد کرنا اولیٰ اور سنت ہے، خطبہ کے بعد دعاء کا ثبوت نہیں ہے۔ (۲۹)

سوال: نماز عیدین کے بعد عید گاہ میں نفل نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز عیدین کے بعد زوال تک عید گاہ میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ (۳۰)

سوال: عید کے موقع پر ایک دوسرے کے گھر جانا کیسا ہے؟

جواب: عید کے موقع پر ایک دوسرے کے گھر جانا درست ہے، کیونکہ یہ کام عبادت سمجھ کر انجام نہیں دیئے جاتے ہیں۔ (۳۱)

سوال: عیدین کے موقع پر کھانے کے لیے چیزیں اور روپیہ وغیرہ دینا کیسا ہے؟

جواب: عید کے دن اظہار مسرت، مبارک باد اور بلا کسی التزام و جبر کے بخوشی عیدی وغیرہ

لینے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳۲)

سوال: عیدین کا خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عیدین کا خطبہ عیدین کی نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔ (۳۳)

سوال: عیدین کا خطبہ سننا کیسا ہے؟

جواب: عیدین کا خطبہ سننا واجب ہے۔ (۳۴)

سوال: عیدین کے خطبہ کے دوران بات کرنا چلنا پھرنا وغیرہ کیسا ہے؟

جواب: عیدین کے خطبہ کے درمیان کوئی بھی ایسا عمل جس سے خطبہ سننے میں خلل

ہو درست نہیں۔ (۳۵)

سوال: عید الفطر کی نماز تاخیر سے اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عید الفطر کی نماز تاخیر سے اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا بہتر ہے۔ (۳۶)



حوالہ جات

- (۱) ابو داؤد شریف: جلد ۱/۱۶۱۔
- (۲) بخاری: جلد ۱/۱۳۰، باب الاکل يوم الفطر قبل الخروج کتاب العیدین حدیث: ۹۵۳۔
- (۳) ترمذی: جلد ۱/۱۲۰، باب ماجاء فی الاکل يوم الفطر، کتاب العیدین۔ حدیث: ۵۴۳، مشکوٰۃ: ۱۲۶۔
- (۴) ترمذی: جلد ۱/۱۲۰، باب ماجاء فی خروج النبی ﷺ الى العيد، کتاب صلاة العیدین، حدیث: ۵۴۱۔
- (۵) کتاب المسائل: ۴۶۹/۱۔
- (۶) تفہیم الفقہ نماز کے احکام: ۲۵۲/۲۔
- (۷) فیض مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ عیدین کا بیان، صفحہ ۲۱۹۔
- (۸) تفہیم الفقہ: جلد دوم، ۲۰۳۔
- (۹) تفہیم الفقہ: حصہ دوم، ۲۰۳۔
- (۱۰) کتاب المسائل: ۴۷۰/۱۔
- (۱۱) کتاب المسائل: ۴۷۰/۱۔
- (۱۲) بخاری: جلد ۱/۱۳۱، باب الخطبة بعد العيد، کتاب العیدین، حدیث: ۹۶۴، کتاب المسائل: ۴۷۲/۱۔
- (۱۳) کتاب المسائل: ۴۷۳/۱۔
- (۱۴) کتاب المسائل: ۴۷۴/۱۔
- (۱۵) کتاب المسائل: ۴۷۴/۱۔
- (۱۶) کتاب المسائل: ۴۷۸/۱۔
- (۱۷) کتاب المسائل: ۴۷۸/۱۔
- (۱۸) کتاب المسائل: ۴۷۸/۱۔
- (۱۹) کتاب المسائل: ۴۷۹/۱۔
- (۲۰) کتاب المسائل: ۴۷۹/۱۔

- (۲۱) کتاب المسائل: ۳۳۴/۲۔
- (۲۲) کتاب المسائل: ۳۸۰/۱۔
- (۲۳) کتاب المسائل: ۳۸۰/۱۔
- (۲۴) مسلم: جلد ۱، ۳۹۰/۱، کتاب صلاة العیدین، حدیث: ۸۸۶، کتاب النوازل: ۳۲۴/۵۔
- (۲۵) کتاب النوازل: ۳۲۶/۵۔
- (۲۶) کتاب النوازل: ۳۳۰/۵۔
- (۲۷) کتاب النوازل: ۳۳۶/۵۔
- (۲۸) کتاب النوازل: ۳۴۱/۵۔
- (۲۹) کتاب النوازل: ۳۶۳/۵۔
- (۳۰) کتاب النوازل: ۳۷۱/۵۔
- (۳۱) کتاب النوازل: ۳۷۲/۵۔
- (۳۲) کتاب النوازل: ۳۷۳/۵۔
- (۳۳) کتاب المسائل: ۴۷۳/۱۔
- (۳۴) کتاب النوازل: ۳۷۶/۵۔
- (۳۵) کتاب المسائل: ۳۷۷/۵۔
- (۳۶) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ باب صلاة العیدین۔

عید الاضحیٰ کے احکام

○ قربانی دین اسلام کی اہم ترین عبادت ہے، قربانی کے دنوں میں لاکھوں مسلمان اس فریضہ کو انجام دیتے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے لاکھوں جانور اللہ کی رضا کی خاطر ذبح کیے جاتے ہیں، قربانی کی عبادت بندے کی اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت کا مظہر ہے۔

○ ہونا یہ چاہیے تھا کہ بندہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا؛ مگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ذبح کرنا اس کے قائم مقام قرار دے دیا۔

○ جس شخص کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہے وہ شخص قربانی کرنا اپنے لیے ایک اہم دینی فریضہ سمجھتا ہے اور بہت بد نصیب ہے وہ آدمی جو باوجود مالی وسعت کے اس عظیم عبادت سے محروم رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَمْحَرْ“ (۱)

ترجمہ: پھر (آپ ﷺ) اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

”يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا

تَوَمَّرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ“ (۲)

ترجمہ: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں تمہیں ذبح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس سلسلے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس (بیٹے) نے کہا ابا جان آپ کو جو حکم ربی ہوا ہے اسے کر گزریئے، آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُصَحِّحْ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّاتَنَا“

ترجمہ: جو آدمی قربانی کی گنجائش رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ہماری

عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ (۳)

قربانی کے واجب ہونے کی شرطیں

- (۱) آزاد شخص پر قربانی واجب ہے، غلام پر قربانی واجب نہیں ہے۔
- (۲) مسلمان شخص پر قربانی واجب ہے، غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں ہے۔
- (۳) بالغ شخص پر قربانی واجب ہے، نابالغ پر قربانی واجب نہیں ہے۔
- (۴) قربانی کے دنوں جو شخص مقیم ہے اس پر قربانی واجب ہے۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔
- (۵) ایام قربانی میں بقدر نصاب مال (روپیہ پیسہ، سونا چاندی یا مالی تجارت یا ضرورت سے زائد ساز و سامان) کا مالک ہونے والے شخص پر قربانی واجب ہے۔ (۴)

قربانی کے جانور

صرف درج ذیل جانوروں کی قربانی درست ہے:

- (۱) بکرا، بکری کی قربانی کرنا درست ہے (جس کے ضمن میں پالتو بھیڑ، دنبہ اور مینڈھے وغیرہ بھی شامل ہیں)
- (۲) اونٹ کی قربانی درست ہے۔
- (۳) گائے کی قربانی درست ہے، (جس کے ضمن میں بھینس اور کٹڑے بھی شامل ہیں)۔ (۵)

قربانی کے جانوروں کی عمریں

قربانی کے جانوروں کی عمریں کیا ہونی چاہیے؟ تو اس بارے میں درج ذیل تفصیل ہے:

- (۱) بکرا، بکری ایک سال کا مکمل ہو چکا ہو۔ (البتہ دنبہ یا بھیڑ اگر فرہ اور صحت مند ہو تو ایک سال سے کم بھی ان کی قربانی درست ہے، جب کہ چھ مہینہ سے زائد کے ہوں)۔ (۶)
- (۲) گائے، بھینس، کٹڑا: دو سال کے مکمل ہو چکے ہوں۔
- (۳) اونٹ: پانچ سال کا مکمل ہو چکا ہو۔ (۷)



متفرقات

سوال: قربانی کے ایام کتنے ہیں؟

جواب: قربانی کے ایام تین ہیں: یعنی ۱۰/۱۱/۱۲ ذی الحجہ اس سے پہلے یا بعد میں قربانی درست نہیں ہے۔ (۸)

سوال: کون سے دن قربانی کرنا افضل ہے؟

جواب: ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی کرنا سب سے افضل ہے۔ (۹)

سوال: عید گاہ کی نماز کے بعد قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر عید گاہ میں نماز عید ادا کر لی گئی ہو اور محلوں کی مساجد میں عید کی نماز میں تاخیر ہو، تو بھی قربانی کرنا درست ہے۔ (۱۰)

سوال: شہر میں کسی ایک جگہ عید کی نماز ہونے کے بعد قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: شہر میں کسی جگہ نماز عید الاضحیٰ پڑھ لی جائے تو پورے شہر والوں کے لیے قربانی کرنا درست ہو جاتا ہے۔ (۱۱)

سوال: کم قیمت کی بنا پر دوسری جگہ قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: سستی قیمت کی بنا پر دوسری جگہ قربانی کرانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے، لیکن مالی عبادات میں جتنا زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے ثواب اتنا ہی زیادہ ملتا ہے۔ (۱۲)

سوال: دکھاوے کے لیے زیادہ قیمت کا جانور خرید کر قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: دکھاوے کے لیے زیادہ قیمت کا جانور خریدنا اور پھر اس کا خوب چرچا کرنا یعنی ریاکاری کے ساتھ ثواب کی امید رکھنا محض فریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عمل مقبول ہے جو خالص اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے۔ (۱۳)

سوال: فقیر شخص اگر قربانی کی نیت سے جانور خریدے تو کیا اس شخص پر قربانی واجب ہے؟

جواب: فقیر شخص اگر قربانی کی نیت سے جانور خریدے تو اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ (۱۴)

سوال: جس شخص پر قربانی واجب نہیں تھی اس شخص کا جانور گم ہو گیا یا مر گیا تو کیا کرے؟

جواب: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اس کا جانور گم ہو گیا یا مر گیا تو دوسرے جانور کی

قربانی واجب نہیں ہے۔ (۱۵)

سوال: کیا نابالغ اور پاگل شخص پر قربانی واجب ہے؟

جواب: نابالغ اور پاگل شخص پر قربانی واجب نہیں ہے۔ (۱۶)

سوال: کیا قربانی گھر کے ہر صاحب نصاب پر الگ الگ واجب ہے؟

جواب: قربانی کرنا گھر کے ہر صاحب نصاب شخص پر الگ الگ لازم ہے۔ (۱۷)

سوال: قربانی نہ کر کے قربانی کا پیسہ غریب کو دینا کیسا ہے؟

جواب: قربانی کے دن ”۱۰/۱۱/۱۲ رذی الحجہ“ میں قربانی کا جانور یا اس کی قیمت صدقہ

کرنے سے قربانی ادا نہ ہوگی، بلکہ جس پر قربانی واجب ہے اس کو قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۱۸)

سوال: کیا نفلی قربانی دوسروں کی طرف سے کر سکتے ہیں؟

جواب: اپنی واجب قربانی کرنے کے بعد دوسرے لوگوں کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں۔ (۱۹)

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قربانی کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں،

بلکہ یہ سعادت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ (۲۰)

سوال: کیا مرحومین کی طرف سے ایصال ثواب کے خاطر قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: مرحومین کی طرف سے ایصال ثواب کے خاطر قربانی کرنا جائز ہے۔ (۲۱)

سوال: کیا پہلے والدین کی طرف سے قربانی کرنا یا کرنا ضروری ہے؟

جواب: قربانی اسی پر واجب ہوتی ہے جو مالک نصاب ہو، اگر لڑکا نصاب والا ہے تو

لڑکے کی طرف سے قربانی واجب ہے، باپ پر نہیں، اگر دونوں صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر

الگ الگ قربانی واجب ہے۔ (۲۲)

سوال: بڑے جانوروں میں کتنے حصے دار ہو سکتے ہیں؟

جواب: بڑے جانور اونٹ گائے بھینس وغیرہ میں سات حصے دار شریک ہو سکتے ہیں،

جب کہ بکرا بکری میں صرف ایک ہی فرد کی طرف سے قربانی جائز ہے۔ (۲۳)

سوال: قربانی کے ساتھ عقیقہ کا حصہ لینا کیسا ہے؟

جواب: بڑے جانور میں قربانی کے ساتھ عقیقہ کا حصہ رکھنا بھی درست ہے۔ (۲۴)

سوال: کیا عورت قربانی کے جانور ذبح کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کے لیے بھی جانور ذبح کرنے کی اجازت ہے، لہذا مسلمان عورت کا ذبیحہ بلاشبہ حلال ہے۔ (۲۵)

سوال: قربانی کے گوشت کو ولیمہ میں کھلایا جاسکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: قربانی کا گوشت دوست و احباب کو ولیمہ میں بھی کھلایا جاسکتا ہے۔ (۲۶)

سوال: قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا کیسا ہے؟

جواب: قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دینا جائز ہے۔ (۲۷)

سوال: قربانی کی کھال کو استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: بہتر یہی ہے کہ قربانی کی کھال صدقہ میں دے دی جائے، لیکن اگر کوئی ذاتی استعمال میں لانا چاہتا ہے تو جائز ہے، کسی کو ہدیہ بھی دے سکتا ہے۔ (۲۸)

سوال: اگر کسی نے کھال یا گوشت بیچ دیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی نے قربانی کی کھال یا گوشت بیچ دیا ہے تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (۲۹)

سوال: قربانی کے جانور پر سواری کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو جانور قربانی کے لیے متعین ہے اس پر سواری کرنا یا اس پر سامان لادنا یا اس سے گاڑی کھنچوانا وغیرہ جائز نہیں ہے۔ (۳۰)

سوال: جانور ذبح کرنے والے شخص کی اجرت جانور میں سے دینا کیسا ہے؟

جواب: جانور ذبح کرنے اور گوشت بنانے والے قصاب کی اجرت قربانی کی کھال یا گوشت وغیرہ کے ذریعہ ادا کرنی درست نہیں ہے، بلکہ اجرت الگ سے دینی چاہیے۔ (۳۱)

سوال: قربانی کے بعد کی دعا میں غلطی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کے بعد دعا پڑھنا اور نام لینا ضروری نہیں، مستحب ہے؛ لہذا دعا کی غلطی کی وجہ سے قربانی پر کوئی فرق نہیں پڑتا، قربانی درست ہو جاتی ہے۔ (۳۲)

سوال: کیا عورت قربانی کی دعا پڑھ سکتی ہے؟

جواب: عورت قربانی اور عقیقہ کی دعا پڑھ سکتی ہے۔ (۳۳)

حوالہ جات

- (۱) سورۃ کوثر: ۲۔
- (۲) الصافات: ۱۰۲۔
- (۳) سنن ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبة ہی ام لا، رقم الحدیث، ۳۱۲۳۔
- (۴) کتاب المسائل: ۳۰۰/۲۔
- (۵) کتاب المسائل: ۳۱۱/۲۔
- (۶) جامع الترمذی: جلد ۲/۲۶۷، باب ماجاء فی الجذع من الضان، کتاب الاضاحی، حدیث: ۱۴۹۹۔
- (۷) کتاب المسائل: ۳۱۳/۲۔
- (۸) مؤطا مالک، صفحہ ۲۸۸، باب الاضحیۃ عما فی بطن المرأة کتاب الضحایہ، حدیث: ۱۲۰ کتاب المسائل: ۲۹۴/۲۔
- (۹) کتاب المسائل: ۲۹۴/۲۔
- (۱۰) کتاب المسائل: ۲۹۶/۲۔
- (۱۱) کتاب المسائل: ۲۹۷/۲۔
- (۱۲) کتاب المسائل: ۲۹۹/۲۔
- (۱۳) الحج: ۳۷، کتاب المسائل: ۲۹۹/۲۔
- (۱۴) کتاب المسائل: ۳۰۴/۲۔
- (۱۵) کتاب المسائل: ۳۰۵/۲۔
- (۱۶) کتاب المسائل: ۳۰۶/۲۔
- (۱۷) کتاب النوازل: ۴۹۰/۱۳۔
- (۱۸) ترمذی: صفحہ ۱۵۸، باب ماجاء فی العمل، کتاب الصوم، حدیث: ۷۰۸، کتاب النوازل: ۵۰۸/۱۳۔
- (۱۹) ابو داؤد: جلد ۲/۳۸۵، باب الاضحیۃ عن المیت، کتاب الضحایہ، حدیث: ۲۷۹۰ کتاب النوازل: ۵۱۲/۱۳۔
- (۲۰) ابو داؤد: جلد ۲/۳۸۵، باب الاضحیۃ عن المیت، کتاب الضحایہ، حدیث: ۲۷۹۰، کتاب المسائل: ۳۰۹/۲۔
- (۲۱) ابو داؤد: جلد ۲/۳۸۵، باب الاضحیۃ عن المیت، کتاب الضحایہ، حدیث: ۲۷۹۰۔
- (۲۲) کتاب النوازل: ۵۱۷/۱۳۔
- (۲۳) ترمذی، جلد ۲/۲۷۶، باب ماجاء فی الاشتراک فی الاضحیۃ کتاب الاضاحی، حدیث: ۱۵۱، کتاب المسائل: ۳۱۳/۲۔
- (۲۴) کتاب المسائل: ۳۱۴/۲۔
- (۲۵) کتاب المسائل: ۳۲۷/۲۔
- (۲۶) کتاب المسائل: ۳۲۹/۲۔
- (۲۷) کتاب المسائل: ۳۲۹/۲۔
- (۲۸) کتاب المسائل: ۳۳۰/۲۔
- (۲۹) کتاب المسائل: ۳۳۱/۲۔
- (۳۰) کتاب المسائل: ۳۳۱/۲۔
- (۳۱) کتاب المسائل: ۳۳۳/۲۔
- (۳۲) الفتاویٰ الہندیۃ: ۲۹۴/۵۔
- (۳۳) صحیح البخاری: ۹۲/۷۔ الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین ”رد المحتار“ ۲۹۷/۶۔

عقیقہ کے احکام

❖ بچوں کی پیدائش پر کچھ اعمال ولادت کے وقت مستحب ہیں اور بعض اعمال ولادت کے ساتویں دن مستحب ہیں۔ انہیں اعمال کو یہاں لکھا جاتا ہے تاکہ بچہ یا بچی کے پیدائش کے بعد اپنے اپنے وقت میں ان پر عمل کر کے ان کے فضائل و برکات حاصل کر سکیں۔

❖ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى“ (۱)

ترجمہ: بچہ یا بچی کے لیے عقیقہ ہے، اس کی جانب سے تم جانور ذبح کرو اور اس سے گندگی (سر کے بال) کو دور کرو۔“

❖ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ، يُذَبِّحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ“

ترجمہ: ”ہر بچہ یا بچی اپنا عقیقہ ہونے تک گروی ہے۔ اس کی جانب سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے، اس دن اس کا نام رکھا جائے اور سر منڈوا یا جائے۔“ (۲)

کان میں اذان و اقامت کہنا

جب بچہ پیدا ہو، تو اس کو نہلاؤ، دھلا کر، اور کپڑے پہنا کر سب سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان کہہ دیں، اور بائیں کان میں اقامت یعنی تکبیر کہہ دیں۔ (۳)

تحنیک کرانا

جب بچہ پیدا ہو، اس وقت کوئی بزرگ قریب ہوں اور موقع ہو تو ان سے تحنیک کرائیں، کیونکہ یہ سنت ہے۔ تحنیک یہ ہے کہ ان کی خدمت میں ایک دو کھجور پیش کریں اور وہ اپنے منہ میں اس کو چبا کر بچہ کے منہ میں ڈال دیں (اور کچھ بچہ کے تالو میں لگائیں) اور بچہ کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔ (۴)

(آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر شہد پر دم کر کے) تھوڑا سا شہد بچہ کو چٹانا بھی جائز

ہے۔ اس سے بھی تحنیک (کی سنت ادا) ہو جاتی ہے۔ (۵)

ولادت کے ساتویں دن مستحب اعمال

عقیقہ کرنا

❖ جب کسی کے یہاں لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو بہتر ہے ساتویں دن اس کا عقیقہ کر دیں، لڑکا ہو تو دو بکرے یا دو بکری یا دو دُنبے یا دو بھیڑ ذبح کر دیں، اور لڑکی ہو تو ایک بکرا یا ایک بکری وغیرہ ذبح کر دیں، یا گائے میں لڑکے کے دو حصے اور لڑکی کا ایک حصہ لے لیں یا پوری گائے سے عقیقہ کر لیں، سب جائز ہے۔

❖ اگر کسی کو زیادہ توفیق نہ ہو اور وہ لڑکے کی طرف سے ایک بکرا یا ایک بکری ذبح کر دے تو بھی کچھ حرج نہیں۔ (۶)

❖ اور اگر کوئی بالکل ہی عقیقہ نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں، کیونکہ عقیقہ کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ (۷)

❖ ولادت سے پہلے عقیقہ کرنا جائز نہیں، اگر کوئی کرے گا تو وہ عقیقہ نہ ہوگا، بلکہ یہ ذبیحہ گوشت کھانے کے لیے ہوگا۔ (۸)

متفرقات

سوال: عقیقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچہ کی پیدائش پر شکرانہ کے طور پر جو قربانی کی جاتی ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔ (۹)

سوال: عقیقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ (۱۰)

سوال: بچہ کی طرف سے عقیقہ کون کرے؟

جواب: بچہ کی طرف سے عقیقہ کا انتظام والد کرے، لیکن اگر نانیہال والے عقیقہ کر دیں تو

بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ (۱۱)

سوال: عقیقہ میں کتنے جانور ذبح کرنا ضروری ہے؟

جواب: عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا

یا ایک بکری ذبح کرنے کا حکم ہے۔ (۱۲)

سوال: اگر دو بکرے کی گنجائش نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر لڑکے کی طرف سے دو بکرے کی گنجائش نہ ہو، تو ایک بکرا یا ایک بکری بھی ذبح

کرنا درست ہے۔ (۱۳)

سوال: کیا عقیقہ سے بلائیں ٹلتی ہیں؟

جواب: عقیقہ سے بچہ سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ (۱۴)

سوال: عقیقہ کا مستحب وقت کب ہے؟

جواب: افضل یہ ہے کہ عقیقہ پیدائش کے ساتویں دن کر دیا جائے، اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو ۱۴ روپیہ دن، یا ۲۱ روپیہ دن کر دیں، اس کے بعد عقیقہ کرنا مباح ہے، اگر کر لے تو ادا ہو جاتا ہے، تاہم جب بھی عقیقہ کرے بہتر یہ ہے کہ پیدائش کے دن کے حساب سے ساتویں دن کرے۔ (۱۵)

سوال: کیا بڑے لوگوں کی طرف سے عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر کسی کا عقیقہ بچپن میں نہ کیا گیا ہو تو بڑے ہونے کے بعد بھی عقیقہ کیا جاسکتا ہے، مگر وقتِ مستحب کی فضیلت اسے حاصل نہ ہوگی۔ (۱۶)

سوال: عقیقہ کے دن سر کے بال مونڈنا کیا ہے؟

جواب: بچپن میں اگر عقیقہ کیا جائے تو مستحب ہے کہ بچہ رنجی کے سر کے بال مونڈ کر اس کے وزن کے اندازے سے سونا چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کر دیں۔ اور اگر بڑے ہونے کے بعد عقیقہ ہو تو سر کے بال مونڈنا ضروری نہیں ہے۔ (۱۷)

سوال: اگر ساتویں دن عقیقہ کسی مجبوری کی وجہ سے نہ کر سکیں، مثلاً بچہ جمعرات کو پیدا ہو تو

بدھ کو عقیقہ کرنا چاہیے، مگر بدھ کے بجائے اتوار کو کر دیا تو کیا عقیقہ ہو جائے گا؟

جواب: اتوار کو کرنے سے عقیقہ تو ہو جائے گا، مگر وقت کی سنت یہی ہے کہ بدھ ہی کے

دن کیا جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے، اور اگر ساتویں دن کو نہ

کر سکے تو چودھویں کو، اس دن نہ کر سکے تو اکیسویں کو کرنا چاہیے۔ (۱۸)

سوال: رات میں بچہ کی پیدائش ہوئی تو دونوں کا حساب کب سے لگے گا؟

جواب: اگر رات کے وقت بچہ کی پیدائش ہوئی تو یہ رات گزرے ہوئے دن میں شامل نہ ہوگی، لہذا اگلے دن سے عقیقہ کے دنوں کا حساب لگایا جائے گا، مثلاً بدھ کا دن گذار کر رات میں بچہ پیدا ہوا ہو، تو عقیقہ کے دن کے لیے دنوں کی گنتی بدھ سے نہیں، بلکہ جمعرات سے شروع ہوگی، اور اگلے بدھ کو عقیقہ کرنا مستحب ہوگا۔ (۱۹)

سوال: بچہ کے کان میں اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: نومولود بچہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنت ہے۔ (۲۰)

سوال: کیا مرحوم بچہ کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر عقیقہ سے پہلے بچہ کی وفات ہو جائے تو بعد میں اس کی طرف سے عقیقہ کا حکم نہیں ہے۔ (۲۱)

سوال: بچہ کا نام کب رکھا جائے؟

جواب: بہتر ہے کہ جس دن عقیقہ کیا جائے اسی دن بچہ کا اچھا سا نام بھی رکھ دیا جائے۔ (۲۲)

سوال: ختنہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: ختنہ اسلام کا شعار ہے اور سنت مؤکدہ ہے، بچہ کی صحت اور حالت دیکھ کر بچپن میں ہی جتنا جلدی ہو سکے بچوں کا ختنہ کر دینا چاہیے۔ (۲۳)

سوال: کیا عقیقہ میں دعوت ضروری ہے؟

جواب: عقیقہ میں قربانی کر کے دعوت ضروری نہیں ہے، بلکہ چاہیں تو کچا گوشت تقسیم کر دیں یا غریب کو کھلا دیں یا پکا کر گھروں میں بھجوا دیں، اور چاہیں تو مختصر دعوت کر دیں، نام و نمود اور ریاکاری کی نیت نہ ہو۔ (۲۴)

سوال: کیا بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ لے سکتے ہیں؟

جواب: بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ لینا جائز ہے۔ (۲۵)

سوال: شادی کی دعوت میں عقیقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: شادی کی دعوت میں عقیقہ کرنا درست ہے۔ (۲۶)

سوال: کیا عورت جانور ذبح کر سکتی ہے؟

جواب: عورت اگر ذبح کرنا جانتی ہو تو اس کے لیے قربانی، عقیقہ، یا صدقہ کا جانور یا کسی

اور غرض سے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے۔ (۲۷)

سوال: کیا ذبح کرنے والے کے لیے ”بسم اللہ“ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: ذبح کرنے والے کے لیے ”بسم اللہ“ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲۸)



حوالہ جات

- (۱) صحیح البخاری، کتاب العقیقة، جلد ۲/۸۲۲، حدیث: ۵۴۷۲۔
- (۲) ترمذی شریف، باب ماجاء فی العقیقة: ۱۵۲۲۔
- (۳) مشکوٰۃ شریف مع حاشیہ، ج: ۲، ص: ۳۵۹۔
- (۴) مشکوٰۃ ج: ۲، ص: ۳۶۲، وتکملة فتح الملهم، ج: ۴، ص: ۲۰۰۔
- (۵) تکملة فتح الملهم، ج: ۴، ص: ۲۰۰۔
- (۶) تنقیح الحامدیه، ج: ۲، ص: ۲۳۳۔
- (۷) مشکوٰۃ ج: ۲، ص: ۳۶۳، وبهشتی زیور، ج: ۳، ص: ۳۳۔
- (۸) المجموع شرح التهذیب، ج: ۹، ص: ۲۴۵۔
- (۹) کتاب المسائل: ۳۳۸/۲۔
- (۱۰) المستدرک علی الصحیحین للحاکم (۲۶۶/۳) رقم الحدیث: ۷۵۹۵، کتاب الذبائح، ط: دار الکتب العلمیة-بیروت۔
- (۱۱) کتاب المسائل: ۳۳۹/۲۔
- (۱۲) کتاب المسائل: ۳۳۹/۲۔
- (۱۳) کتاب المسائل: ۳۳۹/۲۔
- (۱۴) کتاب المسائل: ۳۴۱/۲۔
- (۱۵) کتاب المسائل: ۳۴۱/۲، فتاویٰ قاسمیہ: ۵۲۹/۲۲۔
- (۱۶) المستدرک علی الصحیحین للحاکم (۲۶۶/۳) رقم الحدیث: ۷۵۹۵، کتاب الذبائح۔
- (۱۷) کتاب المسائل: ۳۴۲/۲، فتاویٰ قاسمیہ: ۵۲۹/۲۲۔
- (۱۸) کتاب المسائل: ۳۴۳/۲۔
- (۱۹) سنن ترمذی باب من العقیقة النسخة الهندیة ۲/۸۲۲، رقم: ۱۵۲۲، فتاویٰ قاسمیہ: ۵۳۰/۲۲۔
- (۲۰) الموسوعة الفقهیة: ۲/۸۲۳، کتاب المسائل: ۳۴۱/۲۔
- (۲۱) مشکوٰۃ شریف مع حاشیہ، ج: ۲، ص: ۳۵۹، کتاب النوازل: ۶۷۴۔
- (۲۲) کتاب المسائل: ۳۴۴/۲۔
- (۲۳) ابوداؤد: ۲۸۳۷، کتاب المسائل: ۳۴۴/۲۔
- (۲۴) کتاب المسائل: ۳۴۵/۲۔
- (۲۵) اعلاء السنن: ۱/۲۰۱، کتاب المسائل: ۳۴۲/۲۔
- (۲۶) کتاب النوازل: ۶۸۱/۱۳۔
- (۲۷) کتاب النوازل: ۶۹۱/۱۳۔
- (۲۸) صحیح البخاری: ۹۲/۷، الدر المختار وحاشیة ابن عابدين ”رد المحتار“ ۲۹۷/۶۔
- (۲۹) فتاویٰ قاسمیہ: ۱۱۷/۲۲۔

میت کے احکام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

❖ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ، رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ“ (۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کا حال پوچھنا (۳) جنازہ کے ساتھ چلنا (۴) دعوت (بلاوے) کا قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کا جواب دینا۔

❖ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا آخری کلام ”لا الہ الا اللہ“ ہو وہ

جنت میں داخل ہوگا۔ (۲)

جب موت کے آثار ظاہر ہو جائیں

❖ جس شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں؛ تو اسے اس طرح چت لٹا دینا چاہیے کہ قبلہ

اس کی دائیں طرف ہو۔

❖ جس شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں اس کے سر کو تھوڑا سا قبلہ کے جانب گھما دینا چاہیے۔

❖ جس شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اس کے پاؤں قبلہ کی جانب کر کے سر کے

نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر اونچا کر دینا چاہیے اس طرح سے بھی سر قبلہ رخ ہو جائے گا۔

❖ لیکن اگر مریض کو قبلہ رخ کرنے سے تکلیف ہو تو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔

❖ جس شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اس کے پاس قدرے بلند آواز سے کلمہ

شہادت یا کلمہ طیبہ پڑھا جائے، مگر اس سے کلمہ طیبہ پڑھنے پر اصرار نہ کیا جائے۔

❖ جس شخص پر موت کے آثار ظاہر ہوں اس کے قریب ”سورہ یٰس اور سورہ رعد“ پڑھنا

بھی مستحب ہے، اس سے روح کا نکلنا آسان ہو جاتا ہے۔ (۳)

❖ جب ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جانا چاہیے کیونکہ مقصود صرف اتنا ہے کہ سب

سے آخری بات جو اس کے منہ سے نکلے وہ کلمہ طیبہ ہو۔ (۴)

❖ جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی ہو جائیں کہ کھڑی نہ ہو سکیں، ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھو کہ اس کی موت کا وقت آ گیا ہے، اس وقت زور زور سے کلمہ پڑھنا چاہیے۔

❖ جب موت واقع ہو جائے تو اہل تعلق اور اعزہ احباب یہ دعا پڑھیں:

”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَ اَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا“ (۵)

ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے عوض مجھے اچھا بدلہ عنایت فرمایا۔

❖ جب موت واقع ہو جائے تو کپڑے کی ایک چوڑی پٹی لے کر میت کی ٹھوڑی کے نیچے

سے نکال کر، سر پر لا کر گرہ لگا دیں اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں اور اس وقت یہ دعا پڑھیں:

”بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَیْهِ اَمْرَهُ وَ سَهِّلْ عَلَیْهِ مَا بَعْدَهُ وَ اَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَ اجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّنْ خَرَجَ عَنْهُ“۔

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر، اے اللہ اس میت پر اس کا کام آسان فرما، اس پر بعد کے حالات آسان فرما، اور اس کو اپنے دیدار مبارک سے مشرف فرما، اور جہاں گیا ہے اُس کو بہتر کر دے اُس جگہ سے جہاں سے گیا ہے۔ (۶)

❖ مستحب یہ ہے کہ موت کی وفات کا اعلان کر دیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست،

احباب نماز جنازہ میں شریک ہوں اور اس کے لیے دعا کریں۔ (۷)

❖ میت کے انتقال کے اعلان کے بعد اس کی تجہیز و تکفین اور قبر کی تیاری میں جلدی کرنا

چاہیے۔ تجہیز و تکفین میں سب سے پہلا مرحلہ میت کو غسل دینا ہے۔ (۸)

میت کو غسل دینا کب فرض ہوتا ہے

درج ذیل تمام شرائط کی موجودگی میں میت کو غسل دینا فرض ہوتا ہے:

○ مسلمان کو غسل دینا فرض ہے، کافر کو غسل دینا واجب نہیں ہے۔

○ میت کے سر کے ساتھ اس کے بدن کا اکثر حصہ یا کم از کم نصف دھڑ موجود ہو۔

- میت ایسا شہید نہ ہو جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے لڑتا ہوا شہید ہو گیا ہو، اس لیے کہ شہید کو غسل نہیں دیا جاتا بلکہ اس کے خون اور اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جاتا ہے۔
- میت ایسا حمل نہ ہو جو مردہ حالت میں پیدا ہوا ہو، اور اس کے اعضاء کے حصے مکمل نہ ہوں۔
- نومولود بچے کی اگر آواز سنی گئی یا زندگی کی اس میں کوئی علامت محسوس کی گئی تو اسے غسل دینا واجب ہے، خواہ مدت حمل مکمل ہونے پر پیدا ہوا ہو، یا مدت حمل مکمل ہونے سے پہلے۔
- اسی طرح وہ بچہ جو ماں کے پیٹ سے مرا ہوا پیدا ہو، یعنی پیدا ہوتے وقت اس میں زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی، اس کو بھی غسل دینا ضروری ہے۔ (۹)

میت کو نہلانے کا زیادہ حقدار کون ہے

- میت کو نہلانے کا حق سب سے پہلے اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو ہے، بہتر یہ ہے کہ مرد میت کے قریبی رشتہ دار مرد کو نہلائیں اور عورت میت کے قریبی رشتہ دار عورت کو نہلائیں کیونکہ یہ اپنے عزیز کی آخری خدمت ہے۔
- کوئی دوسرا شخص بھی نہلا سکتا ہے، لیکن مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے جو ضروری مسائل سے واقف اور دیندار ہو۔
- کسی کو اجرت دے کر بھی میت کو غسل دلانا جائز ہے، لیکن اجرت لے کر غسل دینے والا ثواب کا مستحق نہیں ہوتا اگرچہ اجرت لینا جائز ہے۔
- نابالغ میت (لڑکا یا لڑکی) کو کون غسل دے؟
- اگر کسی نابالغ لڑکے کا انتقال ہو جائے اور وہ ابھی اتنا چھوٹا ہے کہ اسے دیکھنے سے شہوت نہیں ہوتی تو مردوں کی طرح عورتیں بھی ایسے لڑکے کو غسل دے سکتی ہیں۔
- اگر نابالغ لڑکی کا انتقال ہو جائے اور وہ اتنی کم عمر ہے کہ اسے دیکھنے سے شہوت نہیں ہوتی تو ایسی کم عمر لڑکی کو عورتوں کی طرح مرد بھی غسل دے سکتے ہیں۔
- البتہ نابالغ لڑکا اور لڑکی اتنے بڑے ہوں کہ انہیں دیکھنے سے شہوت ہوتی ہے تو لڑکے کو صرف مرد اور لڑکی کو صرف عورتیں ہی غسل دیں گی۔ (۱۰)

غسل دینے والوں کے لیے چند ہدایات

- میت کو اتنے گرم پانی سے نہ نہلایا جائے جس سے زندہ آدمی کو تکلیف ہوتی ہے، بلکہ اس کو نہلانے کے لیے صرف نیم گرم یا سادہ پانی ہی استعمال کیا جائے، اس لیے کہ جس چیز سے زندہ آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اسی چیز سے مردے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (۱۱)
- غسل دینے والا اپنے قریب کوئی خوشبو (اگر بتی وغیرہ جلا کر) رکھ لے۔ (۱۲)
- جس جگہ غسل دیا جائے وہاں پردہ ہونا چاہیے اور زائد آدمیوں کو وہاں بالکل نہ رہنا چاہیے۔ (۱۳)

- میت کے بالوں میں نہ کنگھی کی جائے نہ ناخن کاٹے جائیں نہ کسی جگہ کے بال کاٹے جائیں، بلکہ جس طرح بھی ہوں اسی حال پر چھوڑ دیا جائے۔ (۱۴)
- اگر نہلاتے وقت کوئی عیب دیکھیں مثلاً چہرہ بگڑ گیا ہو، یا کالا ہو گیا وغیرہ، تو کسی سے اس کا تذکرہ نہ کریں، ہاں اگر کوئی اچھی علامت دیکھیں مثلاً چہرہ کی نورانیت یا جسم کی خوشبو وغیرہ تو اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا چاہیے۔ (۱۵)

میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ

- میت کو سنت کے مطابق غسل دینے کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے:
- میت کو جس تختہ پر غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ لوبان کی دھونی دینی چاہیے پھر میت کو اس پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ اس کی دائیں طرف ہو، لیکن اگر اس طرح کرنے میں دشواری ہو، تو پھر جس طرف چاہیں لٹا دیا جائے۔
- پھر میت کے بدن کے کپڑے (کرتہ، شیروانی، بنیان وغیرہ) چاک کر لیں اور تہبند اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر وہ کپڑے اتار لیں، یہ تہبند لمبائی میں ناف سے پنڈلی تک اور موٹے کپڑے کا ہونا چاہیے کہ گھیلا ہونے کے بعد اندر کا بدن نظر نہ آئے۔
- ناف سے لے کر زانوں تک میت کا بدن دیکھنا جائز نہیں ایسی جگہ ہاتھ لگانا بھی ناجائز ہے، میت کو استنجاء کرانے اور غسل دینے میں اس جگہ کے لیے دستانے پہننا چاہیے یا کپڑا ہاتھ

میں لپیٹ لینا چاہیے کیونکہ جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی دستانوں کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں، اور نگاہ ڈالنا بھی ناجائز ہے۔

○ غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر میت کو استنجاء کرائیں۔

○ اس کے بعد وضو کرائیں اور وضو میں نہ کلی کرائیں نہ ناک میں پانی ڈالا جائے اور نہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے جائیں، ہاں البتہ کوئی کپڑا یا روئی وغیرہ انگلی پر لپیٹ کر تر کر کے ہونٹوں دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیں اسی طرح یہ عمل تین دفعہ کریں۔

○ پھر اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی کے پھائے سے صاف کریں۔

○ یاد رہے کہ اگر انتقال ایسی حالت میں ہوا ہو کہ میت پر غسل فرض ہو (مثلاً کسی شخص کا جنابت کی حالت میں، یا کسی عورت کا حیض و نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے) تو بھی منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا پھیرنے کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

○ پھر ناک منہ اور کانوں میں روئی رکھ دیں تاکہ وضو اور غسل کے دوران پانی اندر نہ رہ جائے۔

○ پھر منہ دھلائیں، پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھلائیں پھر سر کا مسح کرائیں، پھر تین دفعہ

دونوں پیر دھلائیں۔

○ وضو کرانے کے بعد ڈاڑھی و سر کے بالوں کو صابن وغیرہ سے خوب اچھی طرح دھو دیں۔

○ پھر اسے بائیں کروٹ لٹائیں اور بیری کے پتوں میں پکایا ہوا نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پاؤں تک اتنا ڈالیں کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

○ پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔ اور اگر صابن وغیرہ موجود ہو، تو اس کو بھی استعمال کر لیں۔

○ اس کے بعد میت کو اپنے بدن سے ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کر دیں اور اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں، اگر کچھ فضلہ (پیشاب، پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھو دیں وضو اور غسل دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس ناپاکی کے نکلنے سے میت کے وضو اور غسل میں کوئی نقصان نہیں آتا۔

○ پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کا فور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ

خوب بہا دیں کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے۔

○ پھر دوسرا دستانہ پہن کر یا کسی کپڑے وغیرہ سے سارا بدن پونچھ دیا جائے۔ (۱۶)

متفرقات

سوال: میت کو غسل دینا کیا ہے؟

جواب: میت کو غسل دینا زندوں پر فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر بعض لوگ میت کو غسل دے دیں باقی تمام لوگوں کی طرف سے فریضہ ساقط ہو جائے گا، اور اگر کسی شخص نے بھی اسے غسل نہ دیا تو تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔ (۱۷)

سوال: زوجین میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو کیا ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں؟

جواب: کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو بیوی کو اس کا چہرہ دیکھنا اور ضرورۃً نہلانا اور کفنانا درست ہے۔ اور اگر کسی شخص کی بیوی مر جائے تو شوہر کو اسے نہلانا، اس کا بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں ہے، البتہ دیکھنا درست ہے، اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا اور جنازہ اٹھانا بھی جائز ہے۔ (۱۸)

سوال: کون لوگ غسل نہیں دے سکتے ہیں؟

جواب: جو شخص حالت جنابت میں ہو یا جو عورت حیض یا نفاس میں ہو، وہ میت کو غسل نہ دے کیونکہ اس کا غسل دینا مکروہ ہے۔ (۱۹)

سوال: اگر میت پر ایک مرتبہ پانی ڈال دیا جائے تو غسل ہو جائے گا؟

جواب: اگر کوئی سنت کے طریقہ پر غسل نہ دے، بلکہ سارے بدن پر صرف ایک مرتبہ پانی بہا دے تب بھی غسل ہو جائے گا۔ (۲۰)

سوال: کیا غسل دینے والے کے لیے بعد میں غسل کرنا ضروری ہے؟

جواب: میت کو غسل دینے والے کے لیے مستحب ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد خود بھی غسل کر لے، البتہ اگر پہلے سے غسل کر رکھا ہے تو اس کے لیے غسل کرنا واجب اور ضروری نہیں ہے، البتہ اگر گندگی وغیرہ لگی ہے تو دھونا ضروری ہے۔ (۲۱)

سوال: خنثی کو غسل کون دے گا؟

جواب: اگر خنثی مشکل میت بالغ یا مراہق ہو، تو اس کو غسل نہیں دیں گے، بلکہ صرف تیمم کرائیں گے، البتہ اگر نابالغ ہو تو اس کا حکم چھوٹے بچے اور بچی کے مانند ہے یعنی اس کو

مرد یا عورت کوئی بھی غسل دے سکتا ہے۔ (۲۲)

سوال: منخت میت کو تیمم کون کرائے؟

جواب: ایسا منخت شخص جس کے مرد و عورت ہونے کا کچھ پتہ نہ چل سکے اسے کوئی بھی قریبی رشتہ دار مرد و عورت تیمم کرا سکتا ہے۔ (۲۳)

سوال: بچہ پیدا ہونے کے بعد مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی بچہ پیدا ہوا اور اس میں زندگی کے آثار پائے گئے تو اس پر انتقال کے بعد زندوں کے احکام جاری ہوں گے، یعنی اس کا نام رکھا جائے گا، غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ (۲۴)

سوال: اگر کسی میت کے بدن کا نصف سے زائد حصہ ملا تو کیا غسل اور نماز جنازہ کا اہتمام کیا جائے گا؟

جواب: اگر کسی میت کے بدن کا نصف سے زائد حصہ چاہے سر سمیت ہو، یا سر کے بغیر ملا ہو تو اس کو باقاعدہ غسل دے کر کفن پہنا کر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

سوال: کسی میت کے بدن کا نصف حصہ ملا تو کیا غسل اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: اگر کسی میت کا صرف آدھا حصہ ملا تو دیکھا جائے گا کہ اس کے ساتھ سر ہے یا نہیں؟ اگر سر ہے تو اسے غسل دے کر تجہیز و تکفین کی جائے گی۔ (۲۵)

سوال: کیا پوسٹ مارٹم کے بعد میت کو غسل اور کفن دیا جائے گا؟

جواب: جس میت کا مجبوری میں پوسٹ مارٹم کرانا پڑے اس کو بعد میں غسل اور کفن عام مردوں کی طرح ہی دیا جائے گا، غسل کی وجہ سے اگرچہ بدن کے اندر پانی چلا جانے کا خطرہ ہو پھر بھی غسل دیا جائے گا۔ (۲۶)

سوال: پوسٹ مارٹم کے لیے قبر کھود کر نکالنا کیسا ہے؟

جواب: پوسٹ مارٹم کے لیے قبر کھود کر لاش نکالنا جائز نہیں ہے، اور اگر مجبوراً لاش نکالی جائے اور لاش پھولی پھٹی نہ ہو تو اسے دوبارہ مسنون کفن دے کر دفن کر دینا چاہیے۔ (۲۷)

سوال: اگر کسی شخص کے بدن پر پلاسٹر تھا یا زخم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں تو کھولنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کسی شخص کے بدن پر پلاسٹر تھا یا زخم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور اسی حالت میں انتقال ہو گیا تو اس کی پٹیاں اور پلاسٹر وغیرہ کھولنے کے بعد غسل دیا جائے گا۔ (۲۸)

سوال: زندہ انسان کے کٹے ہوئے حصے کا کیا کرے؟

جواب: اگر کسی حادثہ یا مرض کی وجہ سے زندہ انسان کا کوئی حصہ کٹ کر الگ ہو جائے تو اس حصہ کو کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے۔ (۲۹)

سوال: میت کی صفائی اور غسل و کفن کے بعد میت کو گھر میں کتنی دیر رکھنا چاہیے؟

جواب: انتقال کے بعد میت کو جلد از جلد کفن و دفن کا انتظام کرنا چاہیے، کچھ دیر انتظار کی گنجائش ہے، لیکن بہت زیادہ تاخیر کرنا منع اور خلاف سنت ہے۔ (۳۰)

سوال: کیا سڑ، گل جانے کے بعد نعش کو غسل دینا ضروری ہے؟

جواب: سڑ، گل جانے کے بعد میت پر اوپر سے پانی بہا دیا جائے اور کفن دے کر نماز جنازہ کا اہتمام کیا جائے، بلا تجہیز و تکفین اور بلا نماز جنازہ اس کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳۱)

سوال: کیا میت سے زیورات وغیرہ کو نکالنا ضروری ہے؟

جواب: میت کے پہنے ہوئے لباس اور زیورات کو جس طرح سہولت ہو نکال لینا چاہیے۔ (۳۲)



حوالہ جات

- (۱) بخاری شریف: ۲۵۳/۱۔
- (۲) شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث: ۸۱۲۹۔
- (۳) کتاب المسائل: ۴۴/۲۔
- (۴) تفہیم الفقہ: ۲۲۳/۲۔
- (۵) مشکوٰۃ المصابیح: ۱۴۰، کتاب الجنائز باب ما یقال عند من حضرہ الموت، صحیح المسلم،
- (۶) تفہیم الفقہ: ۲۲۳/۲، کتاب المسائل: ۴۷/۲۔
- (۷) تفہیم الفقہ: ۲۲۳/۲۔
- (۸) تفہیم الفقہ: ۲۲۳/۲، کتاب المسائل: ۴۷/۲۔
- (۹) ماخوذ از بہشتی زیور، حصہ دوم، ص: ۱۳۱، ط: دار الاشاعت، تفہیم الفقہ: ۲۶۰/۲۔
- (۱۰) تفہیم الفقہ: ۲۲۶/۲۔
- (۱۱) شامی زکریا: ۸۷/۳۔
- (۱۲) فتح القدیر: ۱۰۸/۲۔
- (۱۳) درمختار بیروت: ۱۳۶/۳۔
- (۱۴) ہندیہ: ۱۵۸/۱۔
- (۱۵) شامی زکریا: ۹۵/۳، کتاب المسائل: ۵۲/۲۔

- (۱۶) تفہیم الفقہ: ۲۲۸/۲، کتاب المسائل: ۵۲/۲۔
- (۱۷) تفہیم الفقہ: ۲۲۵/۲۔
- (۱۸) تفہیم الفقہ: ۲۲۶/۲۔
- (۱۹) تفہیم الفقہ: ۲۲۷/۲۔
- (۲۰) کتاب المسائل: ۵۲/۲۔
- (۲۱) فتح القدیر: ۱۱۲/۲، کتاب المسائل: ۵۴/۲، کتاب النوازل: ۸۱/۶۔
- (۲۲) کتاب المسائل: ۵۴/۲۔
- (۲۳) کتاب النوازل: ۸۵/۶۔
- (۲۴) کتاب المسائل: ۵۴/۲۔
- (۲۵) کتاب المسائل: ۶۰/۲۔
- (۲۶) کتاب المسائل: ۶۳/۲۔
- (۲۷) کتاب المسائل: ۶۳/۲۔
- (۲۸) کتاب المسائل: ۶۵/۲۔
- (۲۹) فتاویٰ دارالعلوم: ۴۳۵/۵، کتاب المسائل: ۶۶/۲۔
- (۳۰) کتاب النوازل: ۸۴/۶۔
- (۳۱) کتاب النوازل: ۸۶/۶، کتاب المسائل: ۵۰/۱۔
- (۳۲) کتاب النوازل: ۱۰۰/۶۔

تکفین کے احکام

❖ اسلام کے ممتاز احکام میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے نہایت باوقار انداز میں مردوں کو کفن دینے کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفْنَهُ“ (۱)

ترجمہ: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کا ذمہ دار ہوا سے چاہیے کہ اس کے کفن کا بہتر انتظام کرے۔

❖ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ فِي الْجَنَّةِ“ (۲)

ترجمہ: جو شخص کسی مردے کو کفن پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں گاڑھے اور باریک ریشم کا جوڑا پہنائیں گے۔

تکفین کا حکم

○ میت کو ”کفن“ پہنانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر بعض مسلمان میت کو کفن پہنادیں تو تمام مسلمانوں سے فریضہ ساقط ہو جاتا ہے، اگر کوئی شخص بھی کفن نہ پہنائے تو تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔

کفن کی ذمہ داری کس پر ہے؟

○ میت کے کفن کا سب سے پہلے اس کے ترکہ میں سے انتظام کیا جائے، مردہ اپنی زندگی میں عموماً جس قسم کا اور جتنا قیمتی کپڑا پہنا کرتا تھا کفن بھی اسی حیثیت کا ہونا چاہیے، جو نہ بہت گھٹیا کپڑے کا ہو کہ اس سے بخل ٹپکتا ہو اور نہ اس قدر قیمتی ہو کہ وہ اسراف کی حدوں کو چھو رہا ہو۔ ہاں! اگر کوئی عزیز اپنی خوشی سے کفن کا انتظام کر دے تو پھر میت کے ترکہ سے کفن خریدنا ضروری نہیں ہے۔

○ اگر میت نے اپنے ترکہ میں کوئی مال نہ چھوڑا ہو، تو اس شخص کے ذمہ کفن خریدنا ہے جس کے ذمہ اس کی زندگی میں میت کا نان و نفقہ تھا۔

○ اگر کوئی ایسا شخص بھی نہ ہو جس کے ذمہ میت کی حیات میں اس کا نان و نفقہ تھا تو بیت المال سے کفن کا انتظام کیا جائے گا۔

○ لیکن اگر مسلمانوں کا کوئی بیت المال نہ ہو، یا بیت المال تو ہو، لیکن کفن حاصل کرنا ممکن نہ ہو، تو ایسے چند مسلمانوں پر اس کا کفن واجب ہے، جو صاحب حیثیت ہوں۔

مرد کا مسنون کفن

مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں:

(۱) ازار: سر سے پاؤں تک لمبی چادر۔

(۲) لفافہ: اسے چادر بھی کہتے ہیں جو ازار سے لمبائی میں تقریباً ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ ہو۔

(۳) کرتہ: (بغیر آستین اور بغیر گلی کے) اسے قمیص یا کفن بھی کہتے ہیں یہ گردن سے پاؤں تک ہو۔

مرد کو کفن دینے کا مسنون طریقہ:

○ مرد کو کفن دینے کا طریقہ یہ ہے کہ چار پائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ (قمیص) کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس کے بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں، اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں۔

○ جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو غسل کے بعد جو تہ بند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال لیں اس کے سر، داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں، پھر پیشانی ناک دونوں ہتھیلیوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (یعنی جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کا فورٹل دیں۔

○ اس کے بعد ازار کا بایاں کنارہ میت کے اوپر لپیٹ دیں پھر اس کے اوپر دایاں کنارہ لپیٹ دیں، تاکہ دایاں کنارہ اوپر رہے پھر اسی طرح لفافہ لپیٹ دیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لیکر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دیں تاکہ ہوا سے یا ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔ (۳)

عورت کا مسنون کفن

عورت کے کفن کے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

(۱) ازار: سر سے پاؤں تک (مردوں کی طرح)

(۲) لفافہ: ازار سے لمبائی میں ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ۔

(۳) کرتہ: بغیر آستین اور گلی کا کرتہ جو پاؤں سے گردن تک ہو۔

(۴) سینہ بند: بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک بھی درست ہے اور

چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

(۵) سر بند: اسے خمار اوڑھنی بھی کہتے ہیں، یہ تین ہاتھ لمبا ہونا چاہیے۔

عورت کو کفن دینے کا مسنون طریقہ

○ عورت کے لیے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھائیں، پھر قمیص کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی نصف حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو اس طرح سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گربیان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو جو تہ بند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

○ پھر اعضائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں) پر کافور مل دیں، پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینے کی طرف ڈال دیں، ایک حصہ دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف، پھر سر بند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دیں ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہیے۔

○ اس کے بعد میت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے سر بند اس کے اندر آجائے گا اس کے بعد سینہ بند سینوں کے اوپر بغلوں سے نکال کر

گھٹنوں تک دائیں بائیں باندھیں پھر لفافہ اس طرح لپیٹیں کہ بایاں پہلے نیچے اور دایاں اوپر رہے اس کے بعد (دھجی) کتر سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور پیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دیں تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔ (۴)

نابالغ لڑکے اور لڑکی کا کفن

○ قریب البلوغ لڑکا اور لڑکی بڑے مرد اور عورت کی طرح ہیں یعنی قریب البلوغ لڑکے کو مرد کی طرح تین کپڑوں میں اور قریب البلوغ لڑکی کو عورت کی طرح پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

○ چھوٹے لڑکے اور لڑکی کو بھی اسی طرح کفن دیا جائے گا، ہاں البتہ چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑے میں اور لڑکی کو دو کپڑوں میں کفن دینا بھی جائز ہے۔ (۵)

متفرقات

سوال: مرد اور عورت دونوں کے لیے سب سے اچھا کفن کونسا ہے؟

جواب: مرد اور عورت دونوں کے لیے سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے۔ (۶)

سوال: اپنے لیے پہلے سے کفن تیار کر کے رکھنا کیسا ہے؟

جواب: اپنے لیے پہلے سے کفن تیار کر کے رکھنا درست ہے، البتہ قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔

سوال: میت کو سلا ہوا یا عجامہ پہننا یا سلا ہوا کرتا پہننا کیسا ہے؟

جواب: میت کو سلا ہوا کپڑا پہننا سنت کے خلاف ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (۷)

سوال: تبرک کے طور پر آب زم زم میں تر کیا ہوا کفن دینا کیسا ہے؟

جواب: تبرک کے طور پر آب زم زم میں تر کیا ہوا کفن دینا درست ہے، بلکہ باعثِ

برکت ہے۔ (۸)

سوال: جس تخت یا چارپائی پر میت کو غسل دیا جاتا ہے اس تخت یا چارپائی اور کفن کو کتنی

مرتبہ دھونی دینا چاہیے؟

جواب: جس تخت یا چارپائی پر میت کو غسل دیا جاتا ہے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ لوہان وغیرہ

سے دھونی دینا درست ہے، لیکن یہ عمل ضروری اور واجب نہیں ہے۔ (۹)

سوال: جو حمل ساقط ہو جائے (گر جائے) یا جو بچہ مردہ پیدا ہو، اسے کس طرح کفن دیا جائے گا؟

جواب: جو حمل ساقط ہو جائے (گر جائے) یا جو بچہ مردہ پیدا ہو، اسے سنت کے مطابق کفن دینا ضروری نہیں ہے، بلکہ کسی بھی کپڑے میں لپیٹ کر دفن دیا جائے تو بھی کافی ہے، ایسے بچہ کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی۔ (۱۰)

سوال: پیدا ہوتے ہی مرجانے والے بچہ پر نماز جنازہ اور غسل دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر بچہ زندہ پیدا ہوا، اور رونے کی آواز نکالنے کے بعد مر گیا تو اس کو غسل دیا جائے گا، نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور نام بھی رکھا جائے گا، اور باقاعدہ کفن بھی دیا جائے گا۔ (۱۱)

سوال: جنازہ پر کلمہ والی چادر ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: میت پر کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ آیت الکرسی یا سورہ ”یس“، لکھی ہوئی چادر ڈالنا احترام کے خلاف اور ناجائز ہے۔ (۱۲)



حوالہ جات

- (۱) جامع الترمذی: ۱۹۴/۱۔
- (۲) رواہ الحاکم: ۳۵۴/۱۔
- (۳) تفہیم الفقہ: ۲۳۳/۲، کتاب المسائل: ۵۵/۲۔
- (۴) تفہیم الفقہ: ۲۳۴/۲، کتاب المسائل: ۵۸/۲۔
- (۵) کتاب المسائل: ۵۹/۲۔
- (۶) ابوداؤد: ۵۶۲/۲، باب فی البیاض کتاب اللباس حدیث: ۴۰۶۱۔
- (۷) کتاب النوازل: ۹۳/۶۔
- (۸) امداد الفتاویٰ، تفہیم الفقہ: ۲۳۵/۲۔
- (۹) کتاب المسائل: ۵۷/۲، کتاب النوازل: ۶۹/۶۔
- (۱۰) ترمذی: جلد ۱، ۲۰۰/۱، باب ماجاء فی ترک الصلاة علی الطفل حتی یستہل، حدیث: ۱۰۳۲، کتاب المسائل: ۶۰/۲۔
- (۱۱) کتاب النوازل: ۵۲/۳۔
- (۱۲) کتاب المسائل: ۲۶۰۔

جنازہ اٹھانے کا بیان

اسلام کی ایک اہم تعلیم یہ بھی ہے کہ جنازہ کے ساتھ چل کر قبرستان تک جایا جائے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا جن میں سے ایک جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم بھی تھا۔ (۱)

○ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى يُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ، قِيلَ مَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ“۔ (۲)

ترجمہ: جو شخص جنازہ میں حاضر ہو یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھی جائے تو اسے ایک قیراط کا اجر ملتا ہے، اور جو دفن تک شریک ہو، تو اس کے لیے دو قیراط کا اجر ملتا ہے، تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے بڑے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔

میت اگر بچہ ہو:

○ میت اگر شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیے کہ اسے دست بدست لے جائیں، یعنی ایک آدمی اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے، پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے۔

میت اگر بڑی ہو:

○ اگر میت بڑی (مرد یا عورت) ہو تو اس کو کسی چار پائی وغیرہ پر لٹا کر لے جائیں سر ہانا آگے رکھیں، اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے، میت کی چار پائی ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہیے، ہاتھوں سے اٹھائے بغیر مال و اسباب کی طرح گردن پر لادنا مکروہ ہے، پیٹھ پر لادنا بھی مکروہ ہے۔

○ اسی طرح بلا عذر اس کا کسی جانور یا میت گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا بھی مکروہ ہے، اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔

جنازہ اٹھانے کا مستحب اور مسنون طریقہ:

- جنازہ اٹھانے کا مستحب اور سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کے داہنی طرف کا اگلا پایا (جو کہ چار پائی کا بایاں پایا ہے) اسے دائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے، اس کے بعد میت کی دائیں طرف کا پچھلا پایا اپنے داہنے کندھے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے۔
- اس کے بعد میت کے بائیں طرف کا اگلا پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر پچھلا بایاں پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے، تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں۔ (۳)

جنازہ کے ہمراہ چلنے کے آداب:

- جنازہ کو تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر اتنا بھی نہ چلے کہ نعرش کو حرکت ہونے لگے۔
- جنازہ کے ہمراہ پیدل چلنا افضل ہے، اور اگر کسی سواری پر چلنا چاہے تو پھر جنازہ کے پیچھے چلے۔
- جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں انہیں جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے اگرچہ جنازے کے آگے بھی چلنا جائز ہے، ہاں جنازے سے آگے بہت دور چلنا یا سب لوگوں کا جنازے سے آگے ہو جانا مکروہ ہے۔
- اسی طرح جنازے سے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔
- جو لوگ جنازے کے ساتھ ہوں انہیں جنازے کے دائیں بائیں نہیں چلنا چاہیے۔
- جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کا اونچی آواز سے دعا کرنا، ذکر کرنا، یا کلمہ شہادت پڑھنا مکروہ ہے۔ (۴)

- جنازے کے ہمراہ چلنے والے لوگوں کا جنازہ کندھوں سے اتارنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے، ہاں! اگر کوئی مجبوری ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (۵)



متفرقات

سوال: کیا عورت جنازہ کے ساتھ جاسکتی ہے؟

جواب: عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا مکروہ تحریمی ہے۔ (۶)

سوال: جنازہ لیجاتے ہوئے بلند آواز سے ذکر کرنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ لیجاتے ہوئے بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ ہے، البتہ آہستہ بلا آواز ذکر و فکر

میں مشغول رہنا بہتر ہے۔ (۷)

سوال: کیا عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے، اور عورتوں کو بھی مردوں کی طرح ثواب ملے گا؟

جواب: جنازہ کی نماز مردوں کو پڑھنی چاہیے عورتوں کو نہیں، تاہم اگر عورتیں جماعت کی

نماز میں مردوں کے پیچھے کھڑی ہو جائیں تو ان کی نماز بھی ہو جائے گی، اور ان کو وہی ثواب ملے گا

جو مردوں کو ملتا ہے۔ (۸)

سوال: جنازہ کا دوسرے شہر میں منتقل کرنا کیسا ہے؟

جواب: اولیٰ اور افضل یہ ہے کہ میت کا جس شہر میں انتقال ہو، وہیں تدفین کا انتظام کیا جائے،

البتہ اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ (۹)



حوالہ جات

(۱) صحیح البخاری: ۱۶۶/۱۔

(۲) صحیح البخاری: ۱۷۷/۱۔

(۳) تفہیم الفقہ: ۲۳۷/۲، کتاب المسائل: ۳۷۲۔

(۴) فتاویٰ شامی، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، دفن المیت، ج: ۲، صفحہ: ۲۳۳۔

(۵) تفہیم الفقہ: ۲۷۴/۲۔

(۶) درمختار مع الشامی زکریا: ۱۳۷/۳، کتاب المسائل: ۲۷۲۔

(۷) البحر الرائق: ۲۰۷/۲، کتاب المسائل: ۲۷۲۔

(۸) الفتاویٰ الہندیہ، ۱۶۲/۱۶۳۔ کتاب النوازل: ۱۶۹/۶۔

(۹) کفایت المفتی، ۶۴/۴ ط: دار الاشاعت۔ کتاب النوازل: ۷۴/۲۔

نماز جنازہ کا بیان

○ نماز جنازہ درحقیقت اہل ایمان کی طرف سے اپنے مؤمن بھائی کے لیے بارگاہ خداوندی میں مغفرت کی سفارش کی ایک باوقار شکل ہے، اور اس سفارش کی قبولیت کا منجانب اللہ اللہ وعدہ کیا گیا ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَمْنُ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ“ (۱)

ترجمہ: جس میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اس کے حق میں سفارش کریں تو ان کی سفارش ان کے حق میں یقیناً قبول ہوتی ہے۔

نماز جنازہ کا حکم

○ میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے یعنی اگر کسی نے بھی اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی، تو جن جن لوگوں کو اس کے فوت ہونے کا علم تھا، وہ سب گنہگار ہوں گے اور اگر صرف ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو فرض کفایہ ادا ہو گیا، کیونکہ جماعت نماز جنازہ کے لیے شرط یا واجب نہیں ہے۔

نماز جنازہ ادا کرنے کا وقت

○ جس طرح پنج وقتہ نمازوں کے لیے اوقات مقرر ہیں، نماز جنازہ کے لیے اس طرح کا کوئی خاص وقت متعین نہیں ہے۔

○ نماز جنازہ صرف ممنوع اوقات (عین طلوع آفتاب، عین زوال کے وقت اور عین غروب آفتاب کے وقت) میں ادا کرنا ممنوع ہے، لیکن یہ ممنوع بھی اس وقت ہے جب جنازہ پہلے تیار تھا، لیکن اگر کوئی جنازہ خاص طلوع زوال یا غروب ہی کے وقت آیا تو اس پر نماز جنازہ اس وقت بھی جائز ہے۔

○ عین طلوع آفتاب، عین زوال کے وقت اور عین غروب آفتاب کے وقت کے علاوہ

نماز جنازہ ہر وقت بغیر کسی کراہت کے جائز ہے، خواہ وہ وقت عام نمازوں کے لیے مکروہ ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ بغیر کراہت کے جائز ہے۔ (۲)

مسلمان پر نماز جنازہ فرض ہونے کی شرائط

- (۱) جو شخص عقلمند ہے اس پر نماز جنازہ فرض ہے۔
- (۲) جو شخص بالغ ہے اس پر نماز جنازہ فرض ہے۔
- (۳) جو شخص مسلمان ہے اس پر نماز جنازہ فرض ہے۔
- (۴) جو شخص جنازہ پڑھنے پر قادر ہے اس پر نماز جنازہ فرض ہے۔
- (۵) جس شخص کو موت کا علم ہو، تو اس شخص پر نماز جنازہ فرض ہے۔
- (۶) جس شخص کو موت کا علم نہ ہو، تو اس شخص پر نماز جنازہ فرض نہیں ہے۔ (۳)

نماز جنازہ کے صحیح ہونے کی شرائط

نماز جنازہ کے صحیح ہونے کے لیے دو قسم کی شرطیں ہیں:

- (۱) وہ شرطیں جن کا نمازیوں میں پایا جانا ضروری ہے۔
 - (۲) وہ شرطیں جن کا میت میں پایا جانا ضروری ہے۔
- وہ شرطیں جن کا نمازیوں میں پایا جانا ضروری ہے وہ چھ ہیں:

- (۱) بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- (۲) کپڑے کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- (۳) جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- (۴) ستر کا چھپانا ضروری ہے۔ (یعنی وہ حصہ جن کا عام حالات اور نمازوں میں چھپانا ضروری ہے۔) (۴)
- (۵) قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔
- (۶) نیت کرنا ضروری ہے۔ (۵)

وہ شرطیں جن کا میت میں پایا جانا ضروری ہے، یہ چھ شرطیں ہیں:

- (۱) میت کا مسلمان ہونا، لہذا کافر اور مرتد پر نماز جنازہ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔
- مسلمان اگر چہ فاسق اور بدعتی ہو اس پر نماز جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔
- جس شخص نے خودکشی کی ہو تو صحیح یہ ہے کہ اس کو غسل بھی دیا جائے گا اور جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔
- (۲) میت کا نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے پاک ہونا، لہذا اگر میت پر نجاست لگی ہو تو اس پر نماز جنازہ صحیح نہ ہوگی۔

○ ہاں اگر کفن آنے کے بعد نجاست حقیقیہ اس کے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن یا کفن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۳) میت کا وہاں موجود ہونا، اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز جنازہ صحیح نہ ہوگی، چونکہ غائبانہ نماز جنازہ میں یہ شرط نہیں پائی جاتی، لہذا غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔

(۴) میت کے ستر کا چھپا ہونا اگر میت برہنہ ہو، تو اس پر نماز جنازہ صحیح نہیں۔

(۵) میت کا نماز جنازہ پڑھنے والوں سے آگے ہونا، اگر میت نماز جنازہ پڑھنے والوں کے پیچھے ہو، تو نماز جنازہ درست نہیں ہے۔

(۶) میت کا یا جس چار پائی یا تخت پر میت ہو، اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا، اگر میت کو لوگ ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں بغیر عذر کے نماز پڑھی جائے تو نماز جنازہ صحیح نہ ہوگی۔ (۶)

نماز جنازہ کے فرائض

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں:

(۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا: یہاں تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام سمجھی جاتی ہے، یعنی جیسے دوسری نمازوں میں رکعت ضروری ہے ویسے ہی نماز جنازہ میں تکبیر ضروری ہے۔

(۲) قیام: یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بغیر عذر کے اس کا ترک جائز نہیں اسی طرح نماز جنازہ بھی بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی۔ (۷)

نماز جنازہ میں مسنون چیزیں

نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں:

- (۱) پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا۔ (یعنی ثناء پڑھنا)۔
- (۲) دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا۔
- (۳) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کرنا۔ (۸)

نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ:

- میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو جائے۔
- اور سب لوگ دل میں یا دل کے ساتھ زبان سے بھی یہ نیت کریں کہ ”میں اللہ کی رضا اور میت کے حق میں دعا کرنے کے لیے نماز جنازہ پڑھ رہا ہوں۔“
- اس کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں کی لوتک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں۔
- پھر ثناء پڑھیں۔
- اس کے بعد دوسری تکبیر کہیں، پھر نماز والا درود شریف پڑھیں۔
- اس کے بعد تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لیے دعائیں کریں۔
- اسکے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔ (۹)

نماز جنازہ کی دعا

○ اگر میت بالغ مرد اور عورت ہو تو یہ دعا پڑھیں:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا، وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا، وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا، وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا
وَأُنْثَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى
الْإِيمَانِ“۔

○ اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا، وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا
وَمُشَفَّعًا۔ (۱۰)

○ اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا، وَاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا، وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً
وَمُشَفَّعَةً“۔ (۱۱)

وہ جگہیں جہاں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

- (۱) وہ مسجد جس میں بیچ وقت نماز ہوتی ہو اس میں بلا عذر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔
- (۲) عام راستہ پر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے (جب کہ اس کی وجہ سے گزرنے والوں کو پریشانی ہو)
- (۳) دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱۲)



متفرقات

سوال: اگر نماز جنازہ چھوٹنے کا ڈر ہو، تو کیا وضو کی جگہ تیمم کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر نماز جنازہ چھوٹنے کا ڈر ہو، تو وضو کی جگہ تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ (۱۳)

سوال: نماز جنازہ کی دعائیں سرّاً پڑھی جائیں گی یا جہراً؟

جواب: نماز جنازہ میں صرف تکبیر اور سلام بلند آواز کے ساتھ کہی جائیں گی، تکبیرات

کے درمیان ثناء، درود شریف اور دعا، یہ سب آہستہ آواز سے پڑھنا مسنون ہے۔ (۱۴)

سوال: جس شخص کو نماز جنازہ کی دعاء یاد نہ ہو، تو وہ شخص کیا پڑھے؟

جواب: جس شخص کو نماز جنازہ کی دعاء یاد نہ ہو، تو وہ صرف:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَلِوَالِدَيْنَا وَلَهُ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ“ پڑھتا رہے، اور اگر

یہ بھی یاد نہ ہو تو صرف چار تکبیر کہنے سے نماز ہو جاتی ہے۔

سوال: عید گاہ میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عید گاہ میں نماز جنازہ پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔ (۱۵)

سوال: نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے، قرآن و سنت اور صحابہ کرامؓ،

تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین و مفسرین سے ثابت نہیں ہے، لہذا اس فعل سے بچنا چاہیے۔ (۱۶)

سوال: رافضی کے جنازہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو شیعہ اپنے عقائد کی بنا پر کافر ہو، اس کی نماز جنازہ میں شرکت ناجائز ہے، اور اس میں شرکت کرنے والے گنہگار ہیں۔ (۱۷)

سوال: کیا منٹ (ہیجرہ) اگر انتقال کر جائیں تو ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

جواب: منٹ ہیجرہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اگر بالغ ہے تو بالغ کی دعا اور اگر نابالغ ہے تو لڑکے کی دعا پڑھنی چاہیے، اگر لڑکی کی دعا پڑھ دے تب بھی جائز ہے۔ (۱۸)

سوال: مختلف قسم کے جنازے جمع ہو جائیں تو نماز جنازہ کس طرح پڑھیں؟

جواب: جب مختلف قسم کے جنازے جمع ہو جائیں تو ہر ایک کی الگ الگ طور پر نماز جنازہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے، لیکن اگر سب کی نماز ایک ساتھ پڑھی جائے تو بھی درست ہے۔ (۱۹)

سوال: بالغ و نابالغ دونوں طرح کی اموات جمع ہو جائیں تو نماز جنازہ میں کیا دعا پڑھیں؟

جواب: اگر بالغ اور نابالغ دونوں طرح کی اموات جمع ہو جائیں تو ایسی صورت میں بالغوں کی دعا کے بعد نابالغوں کی دعا بھی پڑھی جائے گی۔ (۲۰)

سوال: نماز جنازہ پڑھتے یا پڑھاتے وقت جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نماز جنازہ پڑھنے کے لیے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ (۲۱)

سوال: جوتے چپل پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جوتے چپل اگر اوپر سے پاک ہوں، تو ان پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا درست ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ نکال دیں۔ (۲۲)

سوال: نماز جنازہ کی صفیں قائم کرتے وقت طاق عدد کا خیال رکھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں طاق عدد کی صفوں کا لحاظ رکھنا مستحب ہے، لہذا جس قدر آسانی سے ممکن ہو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (۲۳)

سوال: جنازہ کی نماز میں تکبیریں کہتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ کی نماز میں تکبیریں کہتے ہوئے تکبیر اولیٰ کے علاوہ دوسری تکبیروں میں

ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے۔ (۲۴)

سوال: نماز جنازہ میں ہاتھ کب چھوڑیں جائیں؟

جواب: نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے اور سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ چھوڑنا دونوں صورتیں ثابت ہے، البتہ چوتھی تکبیر کہتے ہی ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرنا بہتر ہے۔ (۲۵)

سوال: اگر میت کو غسل دیئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھادی گئی تو کیا کرے؟

جواب: اگر میت کو غسل دیئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھادی گئی تو دوبارہ اسے غسل دے کر نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے، اور اگر میت کو دفن کرنے کے بعد پتہ چلا تو قبر کے اوپر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ (۲۶)

سوال: کسی میت پر نماز جنازہ بغیر وضو کے پڑھادی گئی تو کیا کرے؟

جواب: ایسی میت پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور اگر دفن کے بعد اس بات کا پتہ چلا ہو تو قبر کے اوپر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی (جب کہ نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو)۔ (۲۷)

سوال: اگر کسی شخص نے وصیت کی کہ میری نماز جنازہ فلاں شخص پڑھائے تو کیا وصیت کا پورا کرنا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی شخص نے وصیت کی کہ میری نماز جنازہ فلاں شخص پڑھائے تو اس وصیت کا پورا کرنا لازم نہیں ہے، ہاں اگر میت کے اولیاء نماز پڑھوانا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲۸)

سوال: نماز جنازہ میں ایک طرف سلام پھیرنا ضروری ہے یا دونوں طرف؟

جواب: نماز جنازہ میں حنفیہ کے نزدیک دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے۔ (۲۹)

سوال: میت کے جنازہ کی نماز میں شرکت کے لئے سفر کرنا کیسا ہے؟

جواب: کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے سے متعلق احادیث میں بہت فضیلت وارد ہوئی ہے، جیسے کسی قریبی عزیز سے اس کی زندگی میں ملاقات کیلئے سفر کرنا جائز ہے، اسی طرح کسی قریبی عزیز کے جنازہ میں (اس سے قلبی تعلق کی وجہ سے) شرکت کرنے کیلئے سفر کرنے میں بھی شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ (۳۰)

سوال: نماز جنازہ میں چار تکبیرات فرض کفایہ ہیں، اگر کوئی مقتدی تکبیرات ادا نہیں کرتا تو کیا اس کی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی؟

جواب: نماز جنازہ بے شک فرض کفایہ ہے، لیکن نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا امام اور مقتدی دونوں کے لیے فرض ہے، اگر مقتدی تکبیرات نہ کہے؛ تو اس کی نماز جنازہ نہیں ہوگی۔ (۳۱)

سوال: جنازہ پڑھنے کے بعد کیا میت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے؟

جواب: نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اعزہ و اقرباء کو میت کا چہرہ دکھانا جائز ہے، مگر اسے رسم بنا کر لازم نہ سمجھا جائے، بلکہ اتفاقاً یا ضرورتاً دیکھنا ہو تو اس میں حرج نہیں ہے، البتہ میت کا چہرہ دیکھنے اور دکھانے کے لیے نماز جنازہ یا تدفین میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳۲)



حوالہ جات

- (۱) مسلم شریف بلال: ۳۰۸، کتاب المسائل: ۷۴/۲۔
- (۲) الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار)، ۳۷۰/۱، تفہیم الفقہ: ۲۴۰/۲۔
- (۳) تفہیم الفقہ: ۲۴۱/۲۔
- (۴) فتاویٰ شامی، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الأمر، ۴۰۸/۱۔
- (۵) کتاب المسائل: ۷۴/۲۔
- (۶) فتاویٰ شامی، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الأمر، ۴۰۸/۱، تفہیم الفقہ: ۲۴۲/۲۔
- (۷) تفہیم الفقہ: ۲۴۳/۲۔
- (۸) کتاب المسائل: ۷۸/۲۔
- (۹) کتاب المسائل: ۸۰/۲۔
- (۱۰) بہشتی زیور: حصہ ۱، ۵۹۰/۱، کتاب المسائل: ۸۰۔
- (۱۱) بہشتی زیور: حصہ ۱، ۵۹۰/۱، کتاب المسائل: ۸۰۔
- (۱۲) کتاب المسائل: ۸۳/۲۔
- (۱۳) تفہیم الفقہ: ۲۴۱/۲۔
- (۱۴) کتاب المسائل: ۸۱/۲۔
- (۱۵) کتاب المسائل: ۸۴/۲۔
- (۱۶) رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ۱۰۶، ط: مکتبۃ ذکر یاد یونند، تفہیم الفقہ: ۲۴۴/۲۔
- (۱۷) کتاب النوازل: ۱۰۷/۶۔
- (۱۸) فتاویٰ دارالعلوم: ۳۶۸/۵، کتاب النوازل: ۱۰۹/۲۔
- (۱۹) کتاب النوازل: ۱۲۲/۶۔
- (۲۰) کتاب النوازل: ۱۲۳/۶۔
- (۲۱) کتاب النوازل: ۱۲۸/۶۔
- (۲۲) کتاب النوازل: ۱۲۹/۶۔
- (۲۳) کتاب النوازل: ۱۴۳/۶۔
- (۲۴) کتاب النوازل: ۱۴۷/۶۔
- (۲۵) کتاب المسائل: ۹۲/۲، کتاب النوازل: ۱۶۲/۶۔
- (۲۶) کتاب المسائل: ۹۱/۲۔
- (۲۷) کتاب المسائل: ۹۲/۲۔
- (۲۸) کتاب المسائل: ۹۲/۲۔
- (۲۹) السنن الكبرى للبيهقي: ۱/۳۔
- (۳۰) مشکاة المصابيح، ۱/۵۲۳، کتاب الجنائز، باب غسل الميت وتكفينه، الفضل الأول۔
- (۳۱) الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار)، ۲۰۹/۲۔
- (۳۲) فتاویٰ شامی: ۱۹۳/۲۔

تدفین کے احکام

تدفین کا حکم:

○ میت کے غسل، کفن اور نماز جنازہ کی طرح دفن کرنا بھی فرض کفایہ ہے، اگر کسی نے بھی یہ فرض ادا نہیں کیا تو وہ سب لوگ گنہگار ہوں گے جنہیں اس کی وفات کی خبر تھی۔

قبر کی اقسام:

(۱) لحد۔ (۲) شق

○ ”لحد“ یا بغلی قبر: کم از کم میت کے نصف قد کے برابر (اور افضل یہ ہے کہ میت کے قد کے برابر گہری) قبر کھود کر اس کے اندر قبلے کی جانب گڈھا کھودا جائے جس میں میت کو رکھا جاسکے، یہ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی کی طرح ہوتا ہے، اسے ”لحد“ قبر کہتے ہیں اور اسے بغلی قبر بھی کہتے ہیں۔

○ ”شق“ یا صندوقی قبر: اس کا طریقہ یہ ہے کہ تقریباً ایک فٹ قبر کھود کر اس کے بیچوں بیچ ایک گڈھا میت کے نصف قد یا پورے قد کے برابر کھودا جائے، جس کا طول میت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی زیادہ سے زیادہ نصف قد کے برابر ہو، اسے صندوقی قبر بھی کہتے ہیں۔ (۱)

کوئی قبر کھودنا افضل ہے؟

○ ائمہ احناف کے نزدیک ”لحد“ (بغلی قبر) کھودنا افضل اور بہتر ہے۔

○ ہاں اگر کسی جگہ زمین بہت نرم ہو اور بغلی قبر کھودنے سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو، تو

پھر شق (صندوقی قبر) کھودی جائے۔ (۲)

تدفین کا مسنون طریقہ:

○ جنازہ کو پہلے قبلے کی طرف قبر کے کنارے اس طرح رکھیں کہ قبلہ میت کے دائیں طرف

ہو، پھر اتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو احتیاط سے اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

○ قبر میں رکھتے وقت: ”بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ“ کہنا مستحب ہے۔

○ میت کو قبر میں رکھ دینے کے بعد داہنے پہلو پر اس کو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے، صرف منہ قبلہ کی طرف کر دینا کافی نہیں بلکہ پورے بدن کو اچھی طرح کروٹ دینا چاہیے۔ بلکہ ڈھیلہ وغیرہ سے ٹیک لگا دینا چاہیے تاکہ چہرہ اور جسم قبلہ کی طرف ہو جائے۔ (۳)

○ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔ (۴)

قبر کو بند کرنا:

○ جب میت کو قبر میں رکھ دیں تو اگر لحد ہے تو اسے کچی اینٹوں سے بند کیا جائے اور اگر قبر ”شق“ ہو تو اس کے اوپر لکڑی کے تختے یا سیمنٹ کے سلیب رکھ کر بند کر دیا جائے تختوں وغیرہ کے درمیان جو سوراخ اور جھریاں رہ جائیں ان کو کچے ڈھیلوں، پتھروں، یا گارے سے بند کر دیا جائے اس کے بعد مٹی ڈالنا شروع کریں۔ (۵)

قبر پر مٹی ڈالنا:

○ مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص تین دفعہ اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے۔

○ پہلی مرتبہ مٹی ڈالتے وقت کہے: ”مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ“

○ دوسری مرتبہ مٹی ڈالتے وقت کہے: ”وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ“

○ تیسری مرتبہ مٹی ڈالتے وقت کہے: ”وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى“ (۶)

○ جس قدر مٹی اس قبر سے نکلی سب اس پر ڈال دیں اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے، جبکہ بہت زیادہ مٹی ہو جس کی وجہ سے قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہو جائے اور اگر باہر کی مٹی تھوڑی ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

تدفین کے بعد دعا کا حکم:

○ میت کے دفن سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ اس قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کے لیے منکر نکیر کے سوال و جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا خود بھی فرماتے

اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو۔
 ○ دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لیے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا سنت ہے۔
 ○ دفن کے بعد قبر کے سرہانے ”سورة البقرة“ کی ابتدائی آیات ”مُفْلِحُونَ“ تک اور پاؤں کی جانب سورة البقرة کی آخری آیات ”أَمَّنَ الرَّسُولُ“ سے ختم سورت تک پڑھنا سنت ہے۔ (۷)



متفرقات

سوال: اگر کسی جگہ زمین نرم ہو یا سیلاب زدہ ہو اور بغلی قبر نہ کھود سکے تو کیا کرے؟
جواب: اگر کسی جگہ زمین نرم ہو یا سیلاب زدہ ہو اور بغلی قبر نہ کھود سکے تو میت کو کسی تابوت (صندوق) میں رکھ کر دفن کر دیں، صندوق خواہ لکڑی کا ہو یا پتھر کا ہو یا لوہے کا البتہ صندوق میں مٹی بچھالینا بہتر ہے۔ (۸)

سوال: میت عورت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کرنا کیسا ہے؟
جواب: عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے، اور عورت کو محرم ہی لوگ قبر میں اتاریں نا محرم وہاں سے ہٹ جائیں۔ (۹)

سوال: قبر کو اوپر سے کس طرح بنانا چاہیے؟
جواب: قبر کو اوپر سے اونٹ کی کوہان کے مشابہ بنانا چاہیے، چوکور اور پختہ بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱۰)

سوال: قبر کو پختہ بنانا یا اس پر تعمیر کرنا کیسا ہے؟
جواب: قبر کو پختہ بنانا یا اس پر تعمیر کرنا قبہ وغیرہ بنانا شرعاً جائز نہیں ہے۔ (۱۱)
سوال: میت کے جسم کو گلانے کے لیے قبر میں کیمیکل یا پاؤڈر ڈالنا کیسا ہے؟
جواب: دفن کے بعد نعش پر کوئی کیمیکل یا پاؤڈر چھڑکنا جس سے میت کا گوشت پوست

جلدی ختم ہو جائے ایسا کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ (۱۲)

سوال: قبر میں بیری کے پتے اور شاخیں رکھنا کیسا ہے؟

جواب: قبر میں بیری کے پتے اور شاخوں کے رکھنے کی شرعاً کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ یہ بدعت اور روافض کا شعار ہے، ہاں اگر جانور سے بچنے کی غرض سے رکھا جا رہا ہے تو درست ہے اور بغیر ضرورت نہیں رکھنا چاہیے۔ (۱۳)

سوال: قبر کے اوپر پھول وغیرہ ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر پھول وغیرہ ڈالنا شریعت اور سنت سے ثابت نہیں، یہ عمل نہیں کرنا چاہیے۔ (۱۴)

سوال: قبر کے اندر خوشبو وغیرہ ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: قبر کے اندر خوشبو ڈالنا درست ہے اور اگر کیوڑا پسندیدہ خوشبو ہے تو خوشبو کی جگہ اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۱۵)

سوال: قبر میں تختے کس طرف سے شروع کرنے چاہیے؟

جواب: بہتر ہے کہ سرہانے کی جانب سے تختے لگائے جائیں۔ (۱۶)

سوال: میت کو قبر میں اتارنے کے بعد تختوں پر چٹائی یا بوریا رکھنا کیسا ہے؟

جواب: میت کو قبر میں اتار کر تختوں پر چٹائی یا بوریا وغیرہ رکھنا ضروری نہیں ہے، لیکن میت پر مٹی گرنے سے حفاظت کی غرض سے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱۷)

سوال: قبر پر مٹی دینا اور پانی چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر مٹی دینا اور پانی چھڑکنا سنت ہے۔ (۱۸)

سوال: قبر بیٹھ جانے پر دوبارہ مٹی ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: اگر قبر بیٹھ جائے تو اس پر دوبارہ مٹی ڈالنا درست ہے۔ (۱۹)

سوال: پرانی قبروں کو منہدم کر کے ان پر نئی قبریں تعمیر کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو قبریں انتہائی پرانی ہو چکی ہیں ضرورت کے وقت انہیں برابر کر کے ان جگہوں پر نئی قبریں بنا کر مردوں کو دفن کرنا درست ہے۔ (۲۰)

سوال: تدفین کے بعد قبر پر ”سورہ بقرہ“ کی ابتدائی اور آخری آیات سر اُڑھنا چاہیے یا جہراً؟

جواب: تدفین کے بعد قبر پر ”سورہ بقرہ“ کی ابتدائی اور آخری آیات سرّاً پڑھنا بہتر اور پسندیدہ ہے، سبھی حاضرین خود سرّاً یہ آیات پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں۔ (۲۱)

سوال: قبرستان میں دفن کے بعد انفرادی یا اجتماعی دعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں دفن کے بعد انفرادی یا اجتماعی دعا میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس عمل کو ضروری سمجھنا درست نہیں ہے۔ (۲۲)

سوال: اگر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا چاہے تو کس طرف رخ کر کے کرے؟

جواب: اگر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ہے تو قبلہ کی طرف ہو کر کرے، تاکہ غیر اللہ سے مانگنے کا شبہ نہ ہو۔ (۲۳)

سوال: تدفین سے پہلے قبرستان میں کچھ دیر فکر آخرت کی بات کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں بلا کسی التزام کے وعظ و تذکیر اور فکر آخرت کی انفرادی یا اجتماعی گفتگو کرنا جائز اور پسندیدہ ہے۔ (۲۴)

سوال: قبر میں سوالات کے وقت میت کو شیطان سے بچانے کے لیے قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر اذان دینا بدعت ہے، قبر پر اذان دینا حدیث و سنت سے ثابت نہیں ہے۔ (۲۵)

سوال: نام اور تاریخ وفات لکھ کر قبر پر کتبہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: علامت کے طور پر پتھر لگانا اور اس پر صرف نام تاریخ لکھنے کی گنجائش ہے، البتہ کتبہ کے لیے قبر کے ارد گرد کو پختہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ (۲۶)

سوال: عورتوں کو مزارات پر جانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کا مزارات پر جانا درست نہیں ہے۔ (۲۷)

سوال: بلا اجازت غیر کی زمین میں میت کو دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: بغیر اجازت کسی کی زمین میں مردے کو دفن کرنا درست نہیں ہے۔ (۲۸)

سوال: قبرستان کی بے حرمتی کرنا اور لہو لعب کا اڈا بنانا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان کی بے حرمتی سخت گناہ ہے اور لہو لعب کا اڈا بنانے کی شریعت میں بالکل

اجازت نہیں ہے، جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کو اپنی حرکت سے باز آنا چاہیے۔ (۲۹)

سوال: قبرستان کی زمین پر جوتے، چپل پہن کر چلنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان کی زمین پر جوتے، چپل پہن کر جانے میں گنجائش ہے، البتہ قبروں پر جوتے، چپل پہن کر یا بغیر پہنے ہر حال میں چلنا مکروہ اور سخت ممنوع ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (۳۰)

سوال: قبرستان میں راستہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان کے اندر راستہ بنانا جائز نہیں ہے۔ (۳۱)

سوال: قبرستان میں قرآن کھول کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں قرآن کریم دیکھ کر تلاوت کرنا درست ہے، لیکن اس کا التزام مناسب نہیں ہے، بہتر ہے کہ گھریا مسجد میں قرآن کریم پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جائے۔ (۳۲)

سوال: قبروں کو کھود کر کھیتی کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر وہ قبرستان عام مسلمانوں کی ہے تو ان میں کھیتی جائز نہیں ہے، اور اگر کسی کی ملکیت ہے اور قبریں پرانی ہو گئی ہیں، تو مالک کے لیے کھیتی کی اجازت ہے، مگر احتیاط ضروری ہے۔ (۳۳)

سوال: قبرستان کی خالی جگہوں سے گھاس وغیرہ کاٹنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان کے اوپر کی گھاس کو نہیں کاٹنا چاہیے، البتہ قبرستان کے علاوہ گھاس اور درخت کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳۴)

سوال: قبرستان کے فائدہ کے لیے قبرستان کی خالی جگہوں میں درخت وغیرہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان کی خالی جگہوں میں قبرستان کے فائدہ کے لیے درخت وغیرہ لگا سکتے ہیں۔ (۳۵)

سوال: کیا حکومت کے فنڈ سے قبرستان کی چہاردیواری لگا سکتے ہیں؟

جواب: اگر مصلحت کے خلاف نہ ہو تو حکومت کے فنڈ سے قبرستان کی چہاردیواری بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳۶)

سوال: قبرستان میں مذہبی یا سیاسی جلسہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں قبروں کی جگہ پر کسی طرح کا جلسہ کرنا درست نہیں ہے۔ (۳۷)

سوال: مملوکہ قبرستان میں مالکوں کی اجازت کے بغیر میت دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: مالکین کے اجازت کے بغیر میت کو دفن کرنا درست نہیں ہے۔ (۳۸)

سوال: وقف کی ہوئی قبرستان کو بیچنا کیسا ہے؟

جواب: جو قبرستان مسلمانوں کے لیے وقف ہے اس کو بیچنا جائز نہیں ہے۔ (۳۹)

سوال: قبرستان کے خالی حصہ میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان کے خالی حصہ میں نماز جنازہ پڑھنا درست ہے۔ (۴۰)

سوال: قبرستان میں میت کے دفن کے لیے رقم لینا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں میت کے دفن کے لیے رقم لینا درست نہیں ہے۔ (۴۱)



حوالہ جات

(۱) تفہیم الفقہ: ۲۴۸/۲، کتاب المسائل: ۹۴/۲۔

(۲) تفہیم الفقہ: ۲۴۹/۲، کتاب المسائل: ۹۵/۲۔

(۳) کتاب المسائل: ۹۷/۲، تفہیم الفقہ: ۲۴۹/۲، کتاب النوازل: ۲۰۲/۶۔

(۴) تفہیم الفقہ: ۲۴۹/۲۔

(۵) تفہیم الفقہ: ۲۴۹/۲۔

(۶) کتاب المسائل: ۹۷/۲، مسند احمد: ۲۵۴/۵۔

(۷) تفہیم الفقہ: ۲۵۰/۲، کتاب النوازل: ۲۱۷/۶۔

(۸) تفہیم الفقہ: ۲۴۹/۲۔

(۹) کتاب المسائل: ۹۸/۲۔

(۱۰) کتاب المسائل: ۹۷/۲۔

(۱۱) کتاب المسائل: ۹۸/۲۔

(۱۲) کتاب النوازل: ۱۹۸/۶۔

(۱۳) کتاب النوازل: ۲۰۴/۶۔

(۱۴) کتاب النوازل: ۲۰۶/۶۔

(۱۵) کتاب النوازل: ۲۰۵/۲۔

(۱۶) کتاب النوازل: ۲۰۵/۶۔

(۱۷) کتاب النوازل: ۲۲۰/۹۔

(۱۸) کتاب النوازل: ۲۱۰/۶۔

(۱۹) کتاب النوازل: ۲۱۲/۶۔

(۲۰) کتاب النوازل: ۲۱۲/۶۔

(۲۱) کتاب النوازل: ۲۱۸/۶۔

(۲۲) کتاب النوازل: ۲۲۲/۶۔

(۲۳) کتاب النوازل: ۲۲۱/۶۔

(۲۴) کتاب النوازل: ۲۲۶/۶۔

(۲۵) کتاب النوازل: ۲۲۸/۶۔

- (۲۶) کتاب النوازل: ۶/۲۳۳۔
 (۲۷) کتاب النوازل: ۶/۲۳۳۔
 (۲۸) کتاب النوازل: ۶/۲۳۸۔
 (۲۹) کتاب النوازل: ۱۳/۲۸۸۔
 (۳۰) کتاب النوازل: ۱۳/۲۹۰۔
 (۳۱) کتاب النوازل: ۱۳/۲۹۲۔
 (۳۲) کتاب النوازل: ۱۳/۲۹۵۔
 (۳۳) کتاب النوازل: ۱۳/۲۹۶۔
 (۳۴) کتاب النوازل: ۱۳/۲۹۹۔
 (۳۵) کتاب النوازل: ۱۳/۲۹۹۔
 (۳۶) کتاب النوازل: ۱۳/۳۰۵۔
 (۳۷) کتاب النوازل: ۱۳/۳۳۷۔
 (۳۸) کتاب النوازل: ۱۳/۳۴۴۔
 (۳۹) کتاب النوازل: ۱۳/۳۴۵۔
 (۴۰) کتاب النوازل: ۱۳/۳۵۴۔
 (۴۱) کتاب النوازل: ۱۳/۳۷۱۔

جماعت سے نماز پڑھنے کی اہمیت

○ اسلام ایک اجتماعی مذہب ہے، اسی لیے اس کی بہت سی عبادات اجتماعی طور پر ادا کی جاتی ہیں، انہی میں سے نماز باجماعت بھی ہے، جو امت کے مردوں پر سنت مؤکدہ (واجب کے قریب) ہے۔ احادیث شریف میں نماز باجماعت کی نہایت تاکید اور فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، چند احادیث ذیل میں پیش خدمت ہیں:

○ حضور ﷺ نے فرمایا:

”صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً“ (۱)

ترجمہ: جماعت سے نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

○ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکیلے اور بازار میں نماز پڑھنے کے مقابلہ میں جماعت سے نماز پڑھنے میں ۲۵ گنا زیادہ ثواب ہے، اس لیے کہ کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے صرف نماز پڑھنے کی غرض سے جب مسجد جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر نیکی کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک برائی اس سے معاف کی جاتی ہے۔

○ پھر جب وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوتا ہے تو جب تک وہ مصلیٰ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھے گا نماز ہی میں سمجھا جائے گا۔ (۲)

○ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس طرح جاتا ہے کہ نماز کے سوا کوئی دوسری چیز اسے نہیں لے جاتی تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ (کا بوجھ) ہلکا کیا جاتا ہے، پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک سلامتی بھیجتے رہتے ہیں، جب تک وہ با وضو رہتا ہے اور اس کے لیے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس پر سلامتی بھیج، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے ہر ایک جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔“ (۳)

○ حضور ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے لیے چالیس دن نماز جماعت سے ادا کرے اور تکبیر

اولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک دوزخ سے دوسری نفاق سے۔ (۴)
 ○ جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی، تو گویا اس نے آدھی رات عبادت میں گذاری
 اور جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا وہ پوری رات عبادت میں مشغول رہا۔ (۵)

نماز باجماعت ترک کرنے پر وعیدیں

○ نبی اکرم ﷺ نے جماعت کی نماز چھوڑنے والوں کے لیے سخت ترین وعیدیں
 ارشاد فرمائیں ہیں۔

○ حضور ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
 ہے! میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں تو وہ اکٹھی کی جائیں۔
 ○ پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے، پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی
 امامت کرے پھر ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے
 گھروں کو آگ لگا دوں۔ (۶)

○ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے
 گھروں کو ضرور جلوادوں گا۔ (۷)
 ○ جو شخص اذان سنے اور پھر بلا عذر نماز کے لیے نہ آئے تو اس کی پڑھی گئی نماز (جو اکیلے
 پڑھے گا) قبول نہیں کی جائے گی۔ (۸)

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر
 مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے تو اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر
 اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“ (۹)

○ نہایت بے مروتی اور کفر و نفاق کی علامت ہے کہ آدمی اذان سن کر نماز کے لیے حاضر نہ ہو۔ (۱۰)
 ○ مؤمن کی بد نصیبی اور محرومی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مؤذن کو اذان کہتے ہوئے
 سنے اور اس کی دعوت پر لبیک نہ کہے (یعنی جماعت میں شریک نہ ہو)۔ (۱۱)

نماز باجماعت ادا کرنے کی حکمتیں

نماز پنج گانہ مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی درج ذیل حکمتیں ہیں:

○ نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے سے مسلمانوں کو دن میں پانچ مرتبہ یکجا ہونے کے مواقع ملتے ہیں۔ اس طرح انہیں اہل محلہ کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ کون کس حال میں ہے قرب و جوار میں کوئی ایسا تو نہیں جو پریشان اور تنگدست ہے، یا بیمار ہے۔

○ نماز باجماعت کی پابندی سے انسان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے گھر کے اندر رہ کر انفرادی سطح پر نماز جیسے فریضے کی ادائیگی ممکن نہیں، تو معاشرہ کا ہر فرد ایک دوسرے سے الگ تھلگ کیسے رہ سکتا ہے؟

○ باجماعت نماز سے امیر کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

○ جماعت سے نماز پڑھنے سے معاشرے کے اندر اتحاد، ہمدردی، بھائی چارگی کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

○ جماعت سے نماز پڑھنے سے، وقت کی پابندی کا درس ملتا ہے۔

○ جماعت سے نماز پڑھنے سے، عملاً مساوات کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

○ جماعت سے نماز پڑھنے سے، اتحاد، نظم اور یقین محکم کا درس ملتا ہے اور تربیت ہوتی ہے۔

○ جماعت سے نماز پڑھنے سے، نیکیوں میں سبقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

○ جماعت سے نماز پڑھنے سے، غرور اور تکبر کے بت ٹوٹتے ہیں۔



حوالہ جات

- (۱) صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، ۲۳۱/۱، رقم: ۲۱۹
- (۲) بخاری شریف: ۸۹۱/۱۔
- (۳) صحیح بخاری کتاب الجماعة والإمامة، باب فضل صلاة الجماعة، ۲۳۲/۱، رقم: ۲۲۰۔
- (۴) سنن ترمذی ابواب الصلاة، باب فی فضل التکبیر الاولی، ۲۸۱/۱، رقم: ۲۳۱۔
- (۵) الترغیب والترہیب: ۱۶۳/۱۔
- (۶) آخر جہ صحیح بخاری کتاب الجماعة والإمامة، باب وجوب صلاة الجماعة، ۲۳۱/۱، رقم: ۲۱۸ (۶)
- (۷) الترغیب والترہیب: ۱۷۷/۱۔
- (۸) ابوداؤد شریف: ۱۸۱، الترغیب والترہیب: ۱۶۶/۱۔
- (۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الہدی، ۳۵۲/۱، رقم: ۲۵۴
- (۱۰) الترغیب والترہیب: ۱۶۷/۱۔
- (۱۱) الترغیب والترہیب: ۱۶۷/۱۔

دعا کی اہمیت

دُعا ایک عظیم الشان عبادت ہے جس کی عظمت و فضیلت قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں کثرت سے بیان کی گئی ہے۔ (۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ”أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ“ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ (۲)

اللہ تعالیٰ سے ہی دعا اور مدد مانگنی چاہیے، غیر اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو منع فرمایا ہے۔ (۳)

اللہ تعالیٰ کے سامنے جو کوئی سوال کرتا ہے اور اپنی ضرورت اللہ کے حضور پیش کرتا ہے تو اللہ رب العالمین بہت خوش ہوتے ہیں۔ (۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جو شخص اپنی حاجت کا سوال نہیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ (۵)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہی چیز عطا فرماتا ہے جو بندے کے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھ کر دعا مانگنا چاہئے، جو شخص خیر کی امید رکھ کر دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل و کرم فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ و برتر نہیں ہے۔ (۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مصیبت و بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ (۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ (۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔ (۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور

آسمان وزمین کا نور ہے۔ (۱۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے لیے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے

اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (۱۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر شخص کی دعا قبول کرتا ہے، بس تم دعا کرنے میں جلد بازی نہ کرو۔ (۱۳)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ مت کہو کہ میں نے بہت دعاء کی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی؛ بلکہ دعا کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے۔ (۱۴)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا مانگتے وقت دل و دماغ اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے کوئی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (۱۵)



مسنون دعائیں

رسول اللہ ﷺ نے جو دعائیں مانگیں اور امت کو سکھائیں ان کو مسنون دعائیں کہتے ہیں۔

حصول استقامت کی بہترین دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا، بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ۔ (۱۶)

ترجمہ: اے ہمارے رب! جب آپ ہمیں ہدایت دے دیں تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی مت پیدا کر اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک تو بہت دینے والا ہے۔

دین اور دنیا کی لیے خیر و برکت کی دُعا

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (۱۷)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

رحم اور مغفرت کی دُعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا، وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا، وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔
ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ کو خود تباہ کیا، اور اگر تو ہم کو معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے۔ (۱۸)

طلبِ صبر اور انجامِ بخیر ہونے کی دُعا

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ۔
ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے، اور (اپنی) فرماں برداری کی حالت میں ہم کو موت دے۔ (۱۹)

ظالموں سے نجات پانے کی دُعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ، وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔
ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کے ظلم کا تختہ مشق نہ بنا، اور اپنی رحمت سے ہم کو ان لوگوں (کے پنجہ) سے نجات دے جو کافر ہیں۔ (۲۰)

اسلام پر خاتمہ ہونے کی دُعا

فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔
ترجمہ: اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا رفیق ہے، تو مجھ کو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں (دنیا سے) اٹھالے، اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں داخل کر۔ (۲۱)

راہِ حق پہ چلتے رہنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی، وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغٰی۔
ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور تقویٰ اور پاکدامنی اور مخلوق کی نامحتاجی۔ (۲۲)

تندرستی اور اچھے اخلاق کے حصول کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ، وَالْاَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدْرِ۔
ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں صحت و تندرستی اور عفت و پاکدامنی، اور امانت کی صفت اور اچھے اخلاق اور راضی بہ تقدیر رہنا۔ (۲۳)

اپنی نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ شُكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا، وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا، وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔
ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنا شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا بندہ بنا، اور مجھے اپنی نگاہ میں چھوٹا اور دوسرے لوگوں کی نگاہ میں بڑا بنا۔ (۲۴)

ایمان، کامیابی اور مغفرت کا سوال

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ، وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاةً یَّتَّبَعُهَا فَلَاحٌ وَرَحْمَةٌ مِّنْكَ وَعَافِیَّةٌ، وَمَغْفِرَةٌ مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔
ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں صحت و تندرستی ایمان کے ساتھ، اور استدعا کرتا ہوں ایمان کی حسن اخلاق کے ساتھ اور سوال کرتا ہوں تجھ سے مقاصد میں کامیابی کا آخرت کی فلاح کے ساتھ اور سائل ہوں تجھ سے رحمت اور عافیت کا اور تیری مغفرت اور رضامندی کا۔ (۲۵)

ایمان اور یقین صادق کی طلب

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاسِطُ قَلْبِیْ، وَیَقِیْنًا صَادِقًا، حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ۔
ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں پیوست ہو جائے، ایسا یقین صادق جس کے بعد یہ حقیقت میرا علم بن جائے کہ مجھ پر صرف وہی تکلیف آئے گی جو تو نے میرے لیے لکھ دی ہے، اور میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں کہ میرا یہ حال کر دے کہ زندگی کا جو سامان تو مجھے دے میں اس پر دل سے راضی رہوں۔ (۲۶)

بہتر انجام اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْر كُلِّهَا، وَاجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔
ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سارے کاموں کا انجام بہتر کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچا اور ہماری حفاظت فرما۔ (۲۷)

مغفرت، گھر اور رزق میں برکت کی طلب

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ قِيَمَارَ رِزْقَتِيْ۔
ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دے اور میرے لیے گھر میں وسعت فرما، اور تو نے جو رزق مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت دے۔ (۲۸)

علم نافع کی طلب اور دوزخ سے پناہ

اَللّٰهُمَّ اَنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔
ترجمہ: اے اللہ! جو کچھ علم تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس کو میرے لیے نفع مند بنا دے (یعنی مجھے اس پر عمل کرنے کی توفیق دے) اور مجھے وہ علم عطا فرما جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اللہ کے لیے حمد و ستائش ہے ہر حال میں اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔ (۲۹)

کفار کے لیے محل آزمائش بننے سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔
ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافر لوگوں کا ہدفِ ستم نہ بنا، اور ہمیں اے پروردگار! بخش دے، بیشک تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ (۳۰)

امت کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے پڑھی جانے والی دعا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ، وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہمارے پیشرو ہیں بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کدورت نہ ہونے دے، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفیق و مہربان ہے۔ (۳۱)



حوالہ جات

- (۱) معارف القرآن: غافر: ۶۰۔
- (۲) معارف القرآن: سورۃ غافر: ۶۰۔
- (۳) سورۃ جن: ۱۸ ترمذی، کتاب صفۃ القيامة والرقائق والورع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۲۵۱۶۔
- (۴) أخرجه الطبراني في الدعاء، ۲۸/۱، الرقم: ۲۱۔
- (۵) جامع الترمذی: ۱۷۵/۲، ابواب الدعوات باب ماجاء في فضل الدعاء۔
- (۶) جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب ماجاء في فضل الدعاء: ۳۳۷۰۔
- (۷) مستدرک: ۱۲۲/۲، ۱۸۵۶۔
- (۸) جامع الترمذی، جلد ۵/۳۱۸: حدیث ۳۵۵۱۔
- (۹) مسلم، باب فضلی الذکر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى: حدیث: ۲۶۷۵۔
- (۱۰) کنز العمال: حدیث ۳۱۲۱، مستدرک، ج ۲، ص ۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۶۔
- (۱۱) معارف القرآن: غافر: ۶۰ حاکم فی المستدرع عن ابی ہریرۃ۔
- (۱۲) معارف القرآن: غافر: ۶۰، حاکم فی المستدرع عن ابی ہریرۃ۔
- (۱۳) صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب یستجاب للعبید ما لم یعجل: ۶۳۳۰۔
- (۱۴) صحیح مسلم: باب بیان أنه یتستجاب للداعی ما لم یعجل فیقول دعوت فلم یتستجب لی: ۶۹۳۶۔
- (۱۵) جامع الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۷۷۹۔
- (۱۶) سورۃ آل عمران: ۸۔
- (۱۷) سورۃ البقرۃ: ۲۰۱۔
- (۱۸) سورۃ الاعراف: ۲۳۔
- (۱۹) سورۃ الاعراف: ۱۲۶۔
- (۲۰) سورۃ یونس: ۸۵/۸۶۔
- (۲۱) سورۃ یوسف: ۱۰۱۔
- (۲۲) صحیح مسلم، حدیث: ۶۹۰۴۔
- (۲۳) المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹/۱۳، قاہرۃ۔
- (۲۴) مسند البزار، ۳۱۵/۱۰، مدينۃ مجمع الزوائد، ۱۸۱/۱۰، قاہرۃ۔
- (۲۵) المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۱۳۲، قاہرۃ۔
- (۲۶) المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۱۸/۶، قاہرۃ۔
- (۲۷) المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳/۲، قاہرۃ۔
- (۲۸) سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، حدیث: ۳۵۰۰۔
- (۲۹) سنن الترمذی، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ ﷺ، حدیث: ۳۸۳۳۔
- (۳۰) سورۃ الممتحنۃ: ۵۔
- (۳۱) سورۃ الحش: ۱۰۔

حدیث رسول ﷺ

سوال: حدیث کسے کہتے ہیں۔

جواب: رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں کو ”احادیث“ کہتے ہیں۔

سوال: نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حدیث کی حفاظت کے کتنے طریقے تھے؟

جواب: حضور ﷺ کے زمانہ میں حدیث کی حفاظت کے تین طریقے تھے۔
(۱) صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین احادیث حفظ یاد کر لیتے تھے اور کلمات میں کسی جگہ ایک حرف ایک نقطہ کی اور ایک شوشہ کی بھی تبدیلی نہیں کرتے تھے۔

(۲) بہت سے صحابہؓ اپنے اپنے طریقہ سے حدیثیں لکھ کر صحیفہ کی شکل میں رکھ لیتے تھے۔

(۳) جو کچھ حضور ﷺ سے سنتے یاد دیکھتے اس پر اہتمام سے عمل کرنے لگتے تھے۔ (۱)

سوال: کیا سنت پر عمل کرنا ضروری ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے خود سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (۲)

سوال: کس سنت پر عمل ضروری ہے اور کس سنت پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا وہ کام جو آپ ﷺ نے عبادت کے طور پر کیا ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے، اور جو کام آپ ﷺ نے عادت کے طور پر کیا ہے اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے اگر اس پر عمل کریں گے تو ثواب ملے گا اور اگر عمل نہیں کریں گے تو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ (۳)

سوال: کیا حضور ﷺ سے محبت کرنا ضروری ہے؟

جواب: حضور ﷺ سے محبت کرنا ضروری ہے اگر کوئی شخص حضور ﷺ سے محبت نہیں کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہے۔ (۴)

سوال: چالیس احادیث حفظ کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں تو اسے

قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (۵)

چہل حدیث ترجمہ کے ساتھ

(۱) مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ“ (۶)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگا کرو۔

(۲) قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“ (۷)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور اس کو سکھائے۔

(۳) جنت کی چابی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ“ (۸)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی (چابی) نماز ہے۔

(۴) حیاء ایمان کا ایک جزء ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ“ (۹)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا ایک جزء ہے اور ایمان والے

جنت میں جائیں گے۔

(۵) زنا کرنے سے ایمان نکل جاتا ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ“ (۱۰)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل

جاتا ہے۔

(۶) صلہ رحمی کا حکم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”صِلُوا الْأَرْحَامَ“ (۱۱)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتے داروں کے ساتھ تعلق جوڑے رکھو۔

(۷) کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا تَبِلُ قَائِمًا“ (۱۲)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔

(۸) ظلم کی ممانعت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”اتَّقُوا الظُّلْمَ“ (۱۳)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم کرنے سے بچو۔

(۹) چغل خوری کی ممانعت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ“ (۱۴)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۱۰) مریض کی عیادت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعَوِّدُوا الْمَرِيضَ“ (۱۵)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، اور بیمار کی عیادت کرو۔

(۱۱) بیماری مؤمن کے گناہوں کا کفارہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ“ (۱۶)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: بیماری کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(۱۲) دعا کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ“ (۱۷)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(۱۳) ختم نبوت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ (۱۸)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۱۴) قرآن کریم کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”فَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ“ (۱۹)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

(۱۵) عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْبُرْءُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجْتَ اسْتَشِرْ فَهِيَ الشَّيْطَانُ“ (۲۰)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے کیوں کہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا ہے۔

(۱۶) رحم کرنا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ لَا يُرْحَمُ لَا يُرْحَمْ“ (۲۱)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو (دوسروں پر) رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا (اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے)۔

(۱۷) اچھے اخلاق کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا“ (۲۲)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے میرے پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہوں۔

(۱۸) پڑوسی کو تکلیف دینے کا نقصان

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنْ جَارَهُ بِوَأَيْقَهُ“ (۲۳)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شرفساد سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(۱۹) رشوت کا وبال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ“ (۲۴)

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۰) مسلمان کے ساتھ جھگڑنے کی ممانعت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا تُمَارِ أَخَاكَ“ (۲۵)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ جھگڑا نہ کرو۔

(۲۱) مسلمان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ“ (۲۶)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

(۲۲) گانے کا نقصان

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”إِنَّ الْغِنَاءَ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ“ (۲۷)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

(۲۳) جس گھر میں کتا رہتا ہو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ أَوْ تَصَاوِيرُ“ (۲۸)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کتا یا تصویر ہوتا ہے، اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(۲۴) جو شخص مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (۲۹)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔

(۲۵) جو شخص اسلام لایا کامیاب ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَعَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ“ (۳۰)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہے جو اسلام لایا اور جس کو بقدر کفایت رزق مل گیا اور اللہ نے اس کو اپنی روزی پر قناعت دیدی۔

(۲۶) ایمان لا کر اس پر ثابت قدم رہو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ“ (۳۱)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اسی پر ثابت قدم رہو، یعنی ایمان سے مت پھرو۔

(۲۷) قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ“ (۳۲)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔

(۲۸) جو شخص درود شریف پڑھتا ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا“ (۳۳)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۲۹) جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْنَحَى وَلَا يُبَدَّلُ“

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر عذر کے جمعہ کو چھوڑتا ہے اس کا نام ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو نہ مٹایا جاسکتا ہے، اور نہ بدلا جاسکتا ہے۔ (۳۴)

(۳۰) حج کرنا فرض ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا“ (۳۵)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے سو تم حج کرو۔

(۳۱) عمرہ کرنے کا ثواب

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا“ (۳۶)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں۔

(۳۲) اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ“ (۳۷)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے میرے بندے میرے راستے میں خرچ کر میں تجھے مال عطا کروں گا۔

(۳۳) اذان دینے والے کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْمُؤَذِّنُ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ (۳۸)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مؤذن کی گردن سب سے اونچی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤذن کو قیامت کے دن بہت اونچا مقام عطا کریں گے)۔

(۳۴) مسجد بنانے کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ (۳۹)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ کے لیے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مکان بنا دیتا ہے۔

(۳۵) مُردوں کی نیکیاں بیان کرو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”أَذْكُرُوا فَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ“ (۴۰)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ مر چکے ہیں ان کی نیکیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں مت بیان کرو۔

(۳۶) قریب المرگ کے پاس اچھی بات کہو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”إِذَا حَضَرْتُكَ الْمَرِيضُ أَوْ الْمَيِّتُ فَقُولُوا خَيْرًا“ (۴۱)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی مریض یا قریب المرگ کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو۔

(۳۷) جس کا آخری کلام ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ“ (۴۲)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا آخری کلام یہ ہو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۳۸) قبر کی طرف رخ کر کے نماز مت پڑھو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا“ (۴۳)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں کے اوپر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو۔

(۳۹) غصہ مت کیا کرو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا تَغْضَبْ“ (۴۴)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ مت کیا کرو۔

(۴۰) چھینا جھپٹی کا نقصان

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا“ (۴۵)

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہے۔



حوالہ جات

- (۱) کتاب النوازل: جلد: ۱/ ۹۴ - عمدة المغیث: ۲۳۔
- (۲) مشکوٰۃ: کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۲۹، رقم الحدیث: ۱۶۵۔
- (۳) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: جواب نمبر: ۱۵۸۸۲۹۔
- (۴) آل عمران: ۳۱، مشکوٰۃ: کتاب الایمان فص اول، رقم الحدیث: ۱۲، ۷۔
- (۵) شعب الایمان للبیہقی، باب فی طلب العلم، فضل العلم وشرفه: ۲/ ۲۷۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
- (۶) جامع الترمذی: صفة القيامة: رقم الحدیث: ۲۵۱۶۔
- (۷) صحیح البخاری، فضائل القرآن رقم الحدیث: ۵۰۲۷۔
- (۸) مسند امام احمد: جلد ۲/ ۲۴۱، رقم الحدیث: ۱۴۲۵۲۔
- (۹) جامع الترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی الخیاء رقم الحدیث: ۲۰۰۹۔
- (۱۰) ابوداؤد، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانیہ: رقم الحدیث: ۴۶۹۰۔
- (۱۱) سنن ابن ماجہ: ابواب الاطعمة، باب اطعام الطعام، رقم الحدیث: ۳۲۵۱، الدر المنسور: ۲/ ۲۹۷۔
- (۱۲) جامع الترمذی: الطهارة۔ باب النهی عن البول قائماً: رقم الحدیث: ۱۲۔
- (۱۳) الأدب المفرد - الإمام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، کتاب باب الظلم ظلمات ۳۸۳۔
- (۱۴) سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی القنات: ۳۸۷۱۔
- (۱۵) صحیح البخاری، کتاب الاطعمة: ۲/ ۱۲۵۰، رقم الحدیث: ۵۱۶۳۔
- (۱۶) سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، صفحہ ۴۴۱: حدیث ۳۰۹۲۔
- (۱۷) سنن ترمذی: الدعوات باب منه، باب ماجاء فی فضل الدعاء، جلد ۲/ ۱۷۵، رقم الحدیث: ۲۳۷۱۔
- (۱۸) سنن ابوداؤد: الفتن باب ذکر الفتن ودلائلها: رقم الحدیث: ۲۳۵۲، ترمذی: ۳/ رقم ۲۲۱۹۔
- (۱۹) جامع ترمذی، جلد ۲/ ۱۲۰، باب فضائل القرآن، رقم الحدیث: ۲۹۲۶۔
- (۲۰) سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۱۷۳۔
- (۲۱) صحیح البخاری، جلد ۱/ ۱۳۷، الادب، باب رحمة الناس والبهائم، رقم الحدیث: ۵۷۷۹۔
- (۲۲) صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، الرقم: ۲۷۵۹۔
- (۲۳) صحیح المسلم، جلد ۱/ ۵۰، الایمان، باب بیان تحریم ایذاء الجار: الرقم: ۱۷۲۔
- (۲۴) جامع الترمذی، جلد ۱/ ۲۴۸، الاحکام، باب ماجاء الراشی والمرتشی، الرقم: ۱۲۳۶۔
- (۲۵) جامع الترمذی البر والصلة، الرقم: ۱۹۹۵۔
- (۲۶) صحیح البخاری، الادب باب ما یهنی من السباب، جلد ۲/ ۱۳۸۰، رقم الحدیث: ۵۸۰۹۔
- (۲۷) سنن ابوداؤد، کتاب الاداب، باب کراهیة الغناء والزمر، رقم الحدیث: ۴۹۲۷۔

- (۲۸) صحیح البخاری، جلد ۱/۱۹۹، بدء الخلق باب ذکر الملائکہ، رقم الحديث: ۳۱۲۱۔
- (۲۹) جامع الترمذی، باب ما جاء فی الشَّعرِ علی المُسلم، ترمذی: ۱۲۲۶۔
- (۳۰) صحیح مسلم، باب فی الکُفَّافِ وَالْقَنَاعَةِ، رقم الحديث: ۱۰۵۴۔
- (۳۱) مسلم، باب جامع أوْ صافٍ الإسلام، رقم الحديث: ۳۸۔
- (۳۲) مشکوٰۃ: باب المساجد ومواضع الصلاة - الفصل الأول، ۶۹۔
- (۳۳) صحیح مسلم، باب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَدِ الثَّشْتِ، رقم الحديث: ۴۰۸۔
- (۳۴) مشکوٰۃ المصابیح، باب وجوبها، ۱/۲۱۱، رقم الحديث: ۱۳۷۴۔
- (۳۵) أخرجه صحیح مسلم، جلد ۱/۳۳۲، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر۔
- (۳۶) أخرجه صحیح البخاری، أبواب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، رقم الحديث: ۱۷۳۹۔
- (۳۷) أخرجه صحیح البخاری، جلد ۲/۱۰۲۶، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله: وعرشه على الماء، رقم الحديث: ۴۴۹۷۔
- (۳۸) صحیح مسلم، جلد ۱/۱۶۷، الصلاة، باب فضل الأذان، النسخة الهندية۔
- (۳۹) صحیح المسلم، جلد ۱/۲۰۱، باب فضل بناء المساجد والحجَّ عَلَيْهَا، ۵۳۳۔
- (۴۰) جامع الترمذی، ۱/۹۸، ابواب الجنائز۔
- (۴۱) صحیح المسلم، کتاب الجنائز: جلد ۱/۳۰۰۔
- (۴۲) سنن أبي داود، کتاب الجنائز باب فی التلقين صفحہ ۴۴۴۔
- (۴۳) صحیح المسلم: ۱/۳۱۲، کتاب الجنائز باب ما يقال عند المريض والميت۔
- (۴۴) صحیح البخاری، جلد ۲/۱۳۹۵، کتاب الادب باب الحذر من الغضب، رقم الحديث: ۶۱۱۶۔
- (۴۵) جامع الترمذی، جلد ۱/۲۱۳، باب ما جاء فی النهی عن النکاح الشغار: رقم الحديث: ۲۲۳۔ ابن ماجه: ۲۸۲۔



پردہ کی اہمیت و فضیلت

○ اسلام کے اندر پردے کی بہت اہمیت اور فضیلت ہے، قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے کئی جگہوں پر پردے سے متعلق ارشاد فرمایا ہے، احادیث مبارکہ میں بھی کئی جگہوں پر پردے سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے چند آیتیں اور کچھ احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

○ قرآن کے احکام پر عمل پیرا ہونا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ پردہ کرنے کا حکم دیتے ہیں اس لیے اللہ کے حکم کو ماننا ہمارے لیے ضروری ہے۔
○ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِئِبِهِنَّ“

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (جب گھر سے باہر نکلیں تو) اپنے (چہروں) پر چادر لٹکا لیا کریں۔ (۱)
○ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ“

ترجمہ: اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو۔ یعنی جب کسی اجنبی سے کوئی چیز لین دین کرو تو پردہ کے ذریعہ سے کرو، ان کے سامنے مت آؤ۔ (۲)
○ اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن کریم میں عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے، وہیں مردوں کو بھی اپنی نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغْضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ“

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) آپ مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔ یعنی کسی اجنبی عورت کی طرف دیکھنے سے پرہیز کریں۔ (۳)
○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ“

ترجمہ: عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے کیوں کہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا ہے۔ (۴)

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اچانک کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے تو اپنی نظر کو پھیر لو، اچانک کسی نامحرم عورت پر نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے؛ لیکن اگر دوبارہ جان بوجھ کر اس کی طرف دیکھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (۵)

○ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو دوسروں کو اپنی طرف لبھاتی ہیں، یعنی بے پردہ کھومتی پھرتی ہیں اور لوگ ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ (۶)

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود نکلی ہوں گی، غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی، ان کے سر موٹی اونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ یہ نہ جنت میں جائیں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی۔ (۷)



پردہ کے فوائد

○ اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔

○ ہمیشہ اللہ پاک سے پاکدامنی کی دعا کرنی چاہیے۔

○ بے پردگی سے اللہ جل شانہ ناراض ہوتے ہیں۔

○ بے پردہ رہنے سے گناہ کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے۔

○ عورتوں کا بے پردہ رہنا مردوں کی بد نظری کا سبب بنتا ہے۔

○ اجنبی عورتوں کی طرف تاک جھانک کرنے سے بچنا چاہئے۔

○ عورتوں کو غیر محرم مردوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے۔ (۸)

○ پردہ اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے اللہ تعالیٰ نے پردہ کو عورتوں کے لیے پسند فرمایا ہے۔ (۹)

○ جو عورت پردہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی بے شمار نعمتیں عطا کرتا ہے۔

- ہر غیر محرم سے پردہ کرنا واجب ہے چاہے وہ دنیا کی کتنی بھی معزز شخصیت کیوں نہ ہو۔
- پردے کی برکت سے دل کو پاکیزگی اور تقویٰ جیسی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔
- پردے سے حیا و غیرت جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔
- پردہ عفت و پاکدامنی کی نشانی ہے۔
- پردے کی برکت سے شیطانی وسوسے دور ہوتے ہیں جس کی وجہ سے تہمت، بہتان اور بدگمانی سے حفاظت رہتی ہے۔
- پردہ حیا پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (۱۰)
- پردہ دراصل پرہیزگاری کی علامت ہے۔
- پردے کی برکت سے معاشرے کو بدکاری کی آفت سے نجات ملتی ہے۔
- پردے کی برکت سے عبادت میں لذت حاصل ہوتی ہے۔
- بے پردگی سے بدننگاہی میں اضافہ ہوتا ہے اور بدننگاہی حافظے کی کمزوری اور محتاجی و تنگدستی کا سب سے بڑا سبب ہے۔
- بے پردگی کی وجہ سے انسان بدکاری جیسے بدترین گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
- جس نے نامحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اس کی آنکھ میں آگ کی سلائی پھیری جائے گی۔ (۱۱)



حوالہ جات

- (۱) معارف القرآن: احزاب: ۵۹۔
- (۲) ابن کثیر: الاحزاب: ۵۳۔
- (۳) معارف القرآن النور: ۳۰۔
- (۴) سنن الترمذی، کتاب الرضاع، رقم الحدیث: ۱۱۷۳۔
- (۵) مشکوٰۃ: ۳۱۰۴، صفحہ ۲۹۲، سنن ابوداؤد، کتاب النکاح باب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ۔
- (۶) صحیح مسلم، جلد ۲/۲۰۵، رقم الحدیث: ۲۱۲۸۔ بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْقَارِيَّاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ۔
- (۷) مسلم، کتاب اللباس والزین، باب النساء الكاسيات الخ، جلد ۲/۲۰۵، رقم الحدیث: ۲۱۲۸۔
- (۸) ماخوذ از سنن ابوداؤد: رقم الحدیث: ۲۰۷۲، ریاض الصالحین: ۲۲۸/۲۔
- (۹) معارف القرآن: احزاب: ۵۹۔
- (۱۰) صحیح مسلم، جلد ۱/۲۷۱، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان وفضلها وادناها وفضيلة الحياء الخ: رقم الحدیث: ۱۵۲۔
- (۱۱) بحر الدموع، ص ۲۷۱۔



ڈاکٹر طاہر الحق قاسمی صاحب مقیم حال جامعہ نگردہلی

● اس بات پر تمام ماہرین تعلیم اور علم نفسیات کا اتفاق ہے کہ بچوں کے حصول علم کا سب سے عمدہ وقت بچپن کا وقت ہے یہی وہ زمانہ ہے جس میں بچہ کی جسمانی عضو کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی ذہن کی بھی تیزی سے افزائش ہوتی ہے اور بچے کا ذہن تمام آلودگی سے پاک ہوتا ہے، چنانچہ اس کے ذہن میں جو چیز بھی ڈالی جائے اس کا ذہن اسے قبول کر لیتا ہے، اس عمر میں پڑھی، لکھی اور سنی جانے والی ساری چیزیں لفظ بلفظ ذہن نشین ہو جاتی ہیں۔

● علم نفسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے رفیق محترم مولانا ”محمد انس رضا قاسمی بستوی صاحب“ نے ایک رسالہ مرتب کیا ”آسان نصاب“ کے نام سے جو بہت ہی قلیل مدت میں ہر خاص و عام کے درمیان بہت مقبولیت حاصل کی۔ زیر نظر کتاب ”آسان نصاب“ کا دوسرا حصہ جو مبتدی طلباء کے ساتھ ساتھ بڑی عمر اور اہل علم کے لیے مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔

● اس کتاب کے اندر موصوف نے بہت ہی انوکھے انداز سے عقائد، نماز، فرائض، واجبات، سنن و مستحبات اور ضروری مسائل کو مدلل اور آسان زبان میں مرتب کیا ہے اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ یہ کتاب مکاتب و مدارس کے طلباء کے لیے اسلام کے تئیں بیداری پیدا کرنے اور دینی تعلیم میں پختگی پیدا کرنے کے لیے کافی مؤثر ثابت ہوگی۔

● اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد بندہ کو اندازہ ہوا کہ یہ ابتدائی طلباء کی بنیادی و ضروری دینی تعلیم کے نصاب کو مکمل طریقے سے احاطہ کیے ہوئے ہے، اور یہ کتاب اپنی ذات میں اتنا مکمل ہے کہ اس کتاب کے دونوں حصوں کو پڑھنے کے بعد قاری دوسری کتابوں سے کافی حد تک بے نیاز ہو جائے گا، نیز مدارس و مکاتب اور پرائمری اسکول ہر سہ نوعیت کے اداروں کے مبتدی طلبہ کے لیے یکساں مفید ثابت ہوگی۔ ذمہ داران مکاتب و مدارس اس کتاب کے مطالعہ کے بعد نصاب میں شامل فرما کر اس کتاب کا فائدہ خود ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

● اللہ جل شانہ رفیق محترم کی تمام علمی کاوشوں اور سرگرمیوں کو اپنے بارگاہ میں قبول فرما کر دارین میں نجات کا ذریعہ بنائے۔

طاہر الحق قاسمی

۱۸ جولائی ۲۰۲۳ء

